نام نیک رفتگاں ضائع مکن

زبان شناسی

اردو/فارسی

از
قاضی عبدالودود
(م ۱۹۸۴ء)

خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

نامِ نیکِ رفتگاں ضائع مکن

زبان شناسی

اردو/فارسی

قاضی عبدالودود

(م ۱۹۸۴ء)

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

تقسیم کار : مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی ۔ ۱۱۰۰۲۵

صدر دفتر:

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی ۔ ۱۱۰۰۲۵

شاخیں :

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، اردو بازار، دہلی ۔ ۱۱۰۰۰۶
مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، پرنسس بلڈنگ، بمبئی ۔ ۴۰۰۰۰۳
مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، یونیورسٹی مارکیٹ، علیگڑھ ۔ ۲۰۲۰۰۲

اشاعت : ۱۹۹۵ء

پاکیزہ آفسیٹ، شاہ گنج، محمد پور روڈ، پٹنہ ۔۶ میں طبع ہوئی ۔

حرفے چند

قاضی صاحب کے کارناموں کو ان کی خواہش کے مطابق یکے بعد دیگرے پیش کرنے کا منصوبہ بن گیا، جس میں اولیت مختصر/مستقل بالذات تحریروں کو دی جانی تھی۔ ان میں بحیثیت محقق محمد حسین آزاد، عبدالحق اور غالب کا جائزہ تھا؛ کلام دلدار اور دیوان رضا عظیم آبادی کی تدوینات تھیں؛ اور ایک منتخب مجموعہ 'اثبات بہار' کی ترتیب تھی جس میں انکی ہر نوع کی ایک تحریر شامل رہے۔ بحیثیت محقق محمد حسین آزاد والا جائزہ اور دیوان رضا کی تدوین، مکتبہ جامعہ کے لائق سربراہ شاہد صاحب کی جانسوزی سے جنوری ۸۴ء میں قاضی صاحب کے ہاتھوں میں پہنچ چکی تھیں۔ 'اثبات بہار' کی وہ صرف پہلی کاپی دیکھ پائے (کہ یہ ابھی کتابت کی منزلوں سے گزر رہی تھی)۔ رہے نام ذات حق کا! اور رہے نام حق کی جستجو کرنے والے بے لاگ محقق کا جس نے سچ کی تلاش میں سچ سننے، سچ دیکھنے اور سچ کہنے کی ایک بار قسم کھائی تو موت تک اس کو نبھادیا!! سچ، صرف سچ اور سچ کے سوا کچھ بھی نہیں!!

○

۱۹۸۴ء میں اوپر کی چند سطریں لکھی گئی تھیں۔ اس کے بعد قاضی صاحب کی تحریروں کی ترتیب کا کام چلتا رہا۔

پیش نظر ترتیب اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

قاضی صاحب کے مضامین کے اس مجموعے میں لسانیات، لفظیات اور لغات کے بارے میں ان کی تحقیقات کے نتائج ملاحظہ کے لیے پیش ہیں۔

—— • عرب

فہرست

○

○

○

زبان شناسی

کلیاتِ قائمؔ، حسرت و جرأت کے نسخے، پروفیسر اقتدار حسین اور دیوانِ قائمؔ کا نسخہ ڈاکٹر خورشید الاسلام نے عنایت کیا ہے، دونوں کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ کچھ الفاظ مشتبہ ہیں، ان سے آئندہ بحث کی جائے گی۔ ان کے ساتھ علامت استفہامیہ [illegible]

ق = قافیہ   دیوانِ قائمؔ مرتبہ ڈاکٹر خورشید الاسلام

ادنا اور سروہی   "ہو جور پیشہ ضعیفی میں زیادہ مائل ظلم
کہ کاٹتا ہے سروہی سے بیشتر ادنا" ۲۸

ڈھبانا   "تک چلی ہی سے ہے ابھی تو خیال
ڈھب چڑھے گا تو کچھ ڈھبا لے گا" ۲۹

سمودینا   "گرمیِ نالہ واں رہی ویسی ہی ناگوار
میں گرچہ آہِ سرد سے اس کو سمو دیا" ۳۴

زیادہ بوزن بادہ، اور شرنگ   "ہوئے نہ مول شہد سے زیادہ شرنگ کا" ۳۷

پھڑوانا   "کیوں گریباں مہر کے پنجے سے پھڑواتی ہے صبح" ۴۸

معتقاد   "کیونکر جیتے ہیں وہ لوگ کے معتقاد ہیں شیخ" ۵۰

گھور، قافیۂ جور   "جس کو پیشانی کا آیا ہے تری گھور پسند" ۵۳

کھنگ   "سجادٹ اور اس داڑھی کے اور بگڑی کی اس کھنگ پر" ۵۵

کاڑھنا   "ایک قطرہ کوئی کاڑھے تو جگر سے باہر" ۵۸

ششں دپنج میں رکھنا ستیاناس ۔ "مت شش دپنج میں رکھا ہم کو
چاہئے ان پہ فلک کا ستیاناس" ۶۵

تغیر "کام اپنا تو تھا تغیر لباس" ۶۵

اونچی دکان رکھنا "مرفروشی کے مخترع ہم ہیں
گو اب اونچی دکان رکھتی ہے شمع" ۷۳

تھونی "رکھا ہے جس نے فلک کو بغیر تھونی تھام" ۸۶

جزکشی، تکرار ندکر "وہ جزکش دانش ہیں کہ جبرئیل کو بس سے
خدمت میں ایک استاد کو تکرار رہے ہیں" ۹۲

ٹھیرے "گرم کردے تو تک آغوش میں آ
مارے جاڑے کے ٹھرے بیٹھے ہیں" ۹۹

سکھات "لیک نظروں میں وہ آگے کی سی سکھات نہیں" ۱۰۶

ٹھیک ٹھاک "ابھی کچھ بات ٹھیک ٹھیک نہیں" ۱۱۱

دخت "میں دی یہ دخت ان کو جنہیں باہ ہی نہیں" ۱۱۶

ڈھونا "کیونکہ بیگانوں کے یاں بوجھ کو خر ڈھوتے ہیں" ۱۱۷

ڈنڈ بیلنا مگدر بھانا "نہ ڈنڈ بیلیں نہ مگدر سہلاتے ہیں" ۱۱۹

گرد اتنا "ہم اپنے پیرا سے گرد انتے رہیں۔" ۱۱۹

گنہر نکالے دینا "منتق میں دینے پڑے کیا کیا گھنکالے ہمیں" قی تالے دغیرہ ۱۲۳

جیب "خاموشی پر قفا سے نکالیں ہیں جیب کو" ۱۳۳

نہا "جانے ہو گر خواہ مخواہ :. نہا بہتر بسم اللہ" ۱۴۰

کڈھنگ "خدا کرے کہ یہ ڈھنگ اس کڈھنگ سے چھوٹے" ۱۴۱

جد = حب "مال ہے سرکار کا جد چاہئے" تی کد دغیرہ ۱۴۳

عید کا چاند ہونا، بھاگ لگنا "عید کا چاند ہوئے نام پہ سُن جاہ کا تم
دیکھیں اب اور کوئی روز میں کیا بھاگ لگے" ۱۷۱

کھاگ لگنا "خدمتے گینڈے ہیں جو پیشانی میں اک کھاگ لگے" ۱۷۱

ڈاگ لگنا "کوئی بھی ڈھنگ ہے اس خستہ کے جینے کا سجن
جس کے پیچھے کہ محبت کا تری ڈاگ لگے" ۱۷۱

تلوار بگنا "شاید کبھو اس کھیت میں تلوار بگی ہے" ۱۷۴

کان میں جیسے تیل ڈالا "سوز پروانہ یوں سنتے ہے چراغ
کان میں جیسے تیل ڈالا ہے" ۱۸۱

تلی اکھڑنا "کیا ہی کھڑا ہے وہ کہ جس کے حضور
آئینے کی تلی اکھڑتی ہے" ۱۸۵

دھوواں = دھواں "تو تو تا آتش کہ جس کے گرد اس خوبی سے دھوواں ہے" ۱۸۷

رودواں یعنی دھوواں "تجھے اک پیچ و خم کے ساتھ اس عارض پہ رودواں ہے" ۱۸۷

تسنجی جھڑ، ڈول بندھا "زاہد خشک کا مرے ڈول بندھا تھا ایک آنگ
سو وہ بیان کشف میں تسنجی تمام جھڑ گئی" ۱۹۰

لک ہنسائی کرنا "دو کر عبث کیجئے کیوں لک ہنسائی" ۱۹۷

راڑ جگانا "سوتی ہوئی یہ راڑ تو ناحق کو جگائی" ۱۹۷

گھنا "وہ باطن تو تجھ بن طرح سے نکڑی کی گھنتا ہے" ۲۰۲

شاے (جمع) "گل ہی وہ گلشن میں باقی ہیں نہ وہ شاے رہے" ۲۰۲

چڑچڑا "چڑچڑا بعد مٹھائی کے مزا دیتا ہے" ۲۰۷

ڈھنا "قائم اغیار کے اغوانے بگاڑی سب بات
ورنہ کچھ کچھ تو وہ دن روزوں لگا تھا ڈھنے" ۲۰۸

گھونا — "مگر ستا نہیں بدذات ہڑی ہے گھونا" ۲۳۸

مواہیر — "بدرِ چند کو گرد اس کے مواہیر کریں" ۲۵۹

بانجھا، تحقی، پاتی — "بانجوں سو کس طرح سے اب میں تحقی کی پاتی" ۲۶۰

کلیات قائم جلد ۲ مرتبہ پروفیسر اقتدار حسین

گرلیوے — "ہر کام میں سیکڑوں گرلیوے مجھ کو
گر لطف ترا نہ تھام لیوے مجھ کو" ۳

کنے ڈھیلے ہونا — "کبھی تھی جو کشش ہیں نہ چھوڑوں کی قدم
اس کے بھی ہو گئے ہیں کنے ڈھیلے" ۶

بیندی عید — "پانی کے تئیں بیندی کرلیتی ہیں" ۷

بادشاہی تی گدائی — "یا بیٹھ کے تخت بادشاہی کرتے" ۸

رنگترا — "جو کہا نکسہ ہے رنگترے کی یاں کے قائم" ۱۵

لیکھ، کمی، شیشی خیز — "مادہ شیشی خیز تری مٹی ہے
جو لیکھ تری ہے جوں سے بھی کمٹی ہے" ۱۸

پھبسے میں پڑنا، پھولا — "اس چیت میں اب کے یہ نیا گل پھولا
پھبسے میں پڑے میاں سے تا مقبولا
یہ چیچک کے ہیں آبلے نہیں یہ تارے
ہے ماہ سے چشم میں فلک کی پھولا" ۱۹

تدبیر کاڑھنا — "تدبیر یہ اور ہم نے کاڑھی تیری" ۲۱

دلیان، دارائی — "دارائی کی دلیان میں دو پیسے ہیں" ۲۳

تکھونٹی — "اصحاب ثلاثہ کی محبت یہ ہے
داڑھی بھی جو نکلی تکھونٹی نکلی" ۲۴

کھچم کھانچا — "سمجھا تا ہے کہ وہ کھچم کھاچا (کذا) ۲۲، تو انی دیگر سانچا جانچا

انند کرنا — "آپ اب خوش رہیں کرتا ہے یہ بندہ بھی انند" ۳۰

برس گانٹھ — "یہ برس گانٹھ اے امیر دہر تحفہ ہے تری" ۳۵

ژفت — "دیکھو درانیوں کے چہرۂ ژفت" ۴۰

بتال، اکاس تی قیاس، بنیوں (کذا) "نزدیک ہے کچھ بنیوں سے اس کی بتال
چنداں نہیں دور اس کی چوٹی سے اکاس" ۴۲

ہلاس — "جی ہے، نہ رہا سیر ارم کا بھی ہلاس" ۴۳

بھرٹنگ — "بھرڑوں میں ہے جہاں کی تو بھرڑے بڑا بھرٹنگ" ۵۷

مظلمہ، رعفا، — "کس پر پڑا یہ مظلمہ لوٹا کہنوں نے زر" ۵۷

ستاپ — "حاصل تو کیا ہے اس سے مگر خلق کا ستاپ" ۵۸

گردکا کرواہ ہونا — "کہتے ہیں عنقریب گرد کا کرواہ ہے" ۵۸

کراانکھ — "مردوں کی جو کراانکھ سے پر ہونہ تا بلب
ایسی نہ بادلی ہے نہ چشمہ نہ چاہ ہے" ۵۸

لگائی — "ڈھولک پہ بدلے بیٹھیں ہیں سینہ لگائیاں" ۶۲

شادی کرنا — "اندیشہ کرکے بعضوں نے شادی اٹھائیاں ۶۲

چھدام — "لیکن وہ کون ہے جو خریدے چھدام سیر" ۶۳

سٹر پٹر، کسی کے یہاں کرواکے ہونا، "ہے چودھری کے گھر میں ہمیشہ سٹر پٹر
تاشی کے یاں یہی ہیں تو کرواکے کہے ہے بہ
اللہ جس طرح سے رکھے واہ واہ ہے" ۶۳

ڈاہ — "جس سے سنو تو رشک سے بیٹی کے ماں ہے تنگ
دیکھو جدھر تو باپ کو بیٹے کا ڈاہ ہے" ۶۳

چھان ؟ — "چھبر کسی کا چھینے ہے لے ہے کسی کا چھان" ۶۳

قراں بوزن جہاں — "اور اس کتاب پر کو اٹھاتا ہے سو قراں" ۶۴

زوبی — "پیشہ ہے ترا کذب و دغل مکر و فریبی" ۶۷

تطہیر دینا کسی کو — "تا نہ دے آب گہر سے وہ زباں کو تطہیر" ۹۵

باشن — "معین کہیں ہوئی یک جائی باشن" ۱۲۰

اوت — "اسے بین کبھی کہتے ہیں بعضے اوت" ۱۵۱

سِبّا، ماسخن فیہ — "سِبّا اس گروہ کا سردار ؛ جس کا ماسخن فیہ ہے تکرار" ۸۲

لیکھا — "جھوٹ کا اس کے کیا کروں لیکھا ؛ ایسا جھوٹا تو میں نہیں دیکھا" ۱۵۵

کان کسی کے کاٹنا — "ان نے کاٹے مرے کبھی جھوٹ کے کان" ۱۵۵

کھونٹ، جھونٹ، چڈو — "تھی وہ مشہور جگ میں چاروں کھونٹ
کہ وہ چڈو ہے سب جہاں کی جھونٹ" ۱۵۷

کلابتوں — "ہے وہ جھوٹا کلابتوں یکسر" ۱۵۸

ارگجا — "مونڈھوں پہ ارگجا ملے ہے جب" ۱۵۹

دوباز — "زرد اس کو دوباز کہتے ہیں سب" ۱۵۹

لنگوٹیا یار — "اس کو سمجھے ہے یہ لنگوٹیا یار" ۱۶۱

گھستے کھانا — "خوب کھاتا ہے جس سے یہ گھستے" ۱۶۱

سیولیا — "ہے بڑا ہی سیولیا یہ میاں" ۱۶۱

بھربھرا ہونا دل کا — "دل پہ پتھر کا بھربھرا اس پر" ۱۶۲

لکھاؤ، اتار چڑھاؤ — "اس کی باتوں کا کیا کہوں میں لکھاؤ
سیکڑوں یاد ہیں اتار چڑھاؤ" ۱۶۳

ٹھنا — "ہم غریبوں سے کس طرح یہ ٹھنے

جال یاں وہ نہیں کہ جس میں پھنسے" ۱۶۳

بلشت — "خاک ہی اڑ جاہے واں کی یک دو بلشت" ۱۶۶

گذشت ہونا — "پھر جو کچھ دن یونہی گذشت ہوئے" ۱۶۶

چیکارا دینا — "گاہ طوطی کا دے ہے چیکارا" ۱۶۸

کسی کے پترے کھولنا، قینچی، گذریا، سکوتانی "اس کی قینچی کے کھولن کیا پترے
گذریا جیسے بھیڑ کو کترے" ۱۷۰

بن کھنڈی — "جوں سگ بھیرے بن کھنڈی میں کہیں" ۱۷۱

بچر ہوں بولنا، دمڑی کی چوں چوں "دو دو کے دم بولتا تھا بچر ہوں
جیسے دمڑی کے لڑکے کی چوں چوں" ۱۷۱

میٹ دینا — "سرنوشت ازل کو میٹ دیا" ۱۷۳

فشار دینا — "آنسو گرتے تھے جب وہ دے تھا فشار" ۱۷۳

چیکیا — "ہر جگہ ہر چیکیا ان نے دی" ۱۷۳

بھبکتا — "کہ وہ کافر تو بہر سا بھبکا" ۱۷۴

پھپسنا، اپسنا — "جو تر نہ فقط پھپس رہے ہیں
چھڑے بھی تمام اپس رہے ہیں" ۱۷۶

ہول آنا آتش کو — "آیا ہے گویا آتش کو ہول" ۱۷۶

سیج چڑھنا — "سیج چڑھی ہے زبسکہ ساری" ۱۷۶

ذکر داذکار کرنا — "کرتے ہیں یہی وہ ذکر داذکار" ۱۷۶

لے سر باندھنا — "پیڑوں پہ زبسکہ باندھے ہیں لیسر" ۱۷۶

کبوج پتر — "ہانا منقوش سبوج پتر" ۱۷۷

کھیوں بدون ترش رہنا — "کھیوں کے ہجوم سے ہے مضطرب + جوں کبھی سراسیمہ پھرتے ہے مضطر" ۱۷۷

ڈنگارسے	"جیسے کہ ہونٹ شہد سے لڈ نگارسے" ۱۷۷
پچھی چھوٹنا، بھانت	"الٹی پچھی چھوٹے ہے سو اس بھانت" ۱۷۸
دانت جانا	"جوں ستے ہیں کوئی چاہے بت دانت" ۱۷۸
پساری	"گھبرا کے کہیں ہیں اب پساری" ۱۷۹
پکارا، نیاؤ کرنا	"حاکم کے تو ہم جائیں پکارا ؛ شاید کرے نیاؤ ہمارا" ۱۷۹
کوڑھ میں کھاج	"ہیں سب سے زیادہ وہ محتاج ؛ مشکل ہے جو ہوئے کوڑھ میں کھاج" ۱۷۹
بوتا	"تھوڑا سا ہو جو اونٹ کا سا بوتا" ۱۸۲
ممیانا	"بکری کی طرح شیر ممیائے" ۱۸۲
کانگڑی	"گود میں کانگڑی رکھے ہے سپہر" ۱۸۴
لنڈ، منڈ، ڈنڈ	"بات جب راستا نہیں ہو گئیں لنڈ منڈ وہ گئے اینٹھ اینٹھ ڈنڈ کے ڈنڈ" ۱۸۵
ناشپاتی	"جس طرح ناشپاتی و انگور" ۱۸۹

بھوک کی جھانجھ، انتڑی کا قل ھو اللہ پڑھنا "یا بھوک کی جھانجھ ہوئے ہر گاہ
ہر انتڑی پڑھے ہے قل ہو اللہ" ۱۹۱

کھجلا	جو کھجلوں کا آیا بنارس کے ذکر ۱۹۶، کھلجاتے ایضاً

چھیپے کی چوٹ کرنا، تیں دینی کر "کی حلوائی نے ان پہ چھیپے کی چوٹ
یہ تیں دینی کر ہو گئے لوٹ پوٹ" ۱۹۷

خنجری	"بجاتا ہے مریخ بھی خنجری" ۲۰۰
کتوال	"ہے کتوال شہر اس قدر بے وقار" ۲۰۱
غلو	"لیے ہاتھ پچکاریں خوبرو ؛ رکھیں ہیں ہر اک سمت چندیں غلو" ۲۰۱
یادگاری	"رہا اک نقش بہر یادگار" ۲۰۳

من کے چیٹے — "تو کیسے ہوئیں ان کے من کے چیٹے" ۲۰۳

ڈانٹ دینا دہن کو — "خموشی سے دہن کو دیجئے اب ڈانٹ" ۲۱۰

جوہر کرنا — "یاں ان نے کیا چھری سے جوہر" ۲۱۶

مزابل — "کہ اک وقت آ دیں مزابل میں کام" ۲۲۰

آرڈو — "اک آرڈو کی گٹھلی یہ کہتی تھی رات" ۲۲۴

منہ زور — "کہ میں ناتواں اور وہ منہ زور ہے" ۲۲۷

سحق — "کہ بے سحق رنگیں نہ ہووے گا رات" ۲۳۱

اصول — "کچھ اس کی کہ تھیں سب بدن سے اصول" ۲۵۴

سبھاؤ، بھاؤ بتانا — "ہے جیسے کہ رقصندگاں کا سبھاؤ بجاتی تھی گھنگرو بتاتی تھی بھاؤ" ۲۵۶

واچھڑے — "کہیں تھے یہی واچھڑے واچھڑے" ۲۵۶

دھرم سکون را — "جو کہتے ہیں عالم میں کچھ دین دھرم" ۲۶۳

دھڑکی، جگنی — "پہر جگنی اور باندھ کر دھڑکی" ۲۷۲

رگیدلینا — "جو پیل دماں کو تو لیتا رگید" ۲۷۵

ترہات — "نہ مجلس میں وہ ترہات نجوم" ۲۸۲

بھگت ہونا — "کہیں بزم میں ہو رہی تھی بھگت" ۲۸۹

دھندق تند — "ہوئی باد چلنے سے ولیسی ہی دھند" ۲۸۶

نٹ کھٹ — "یہ نٹ کیا اک عیار و نٹ کھٹ پتن میں" ۲۸۹

سانگ آنا — "نہ جانے کوئی پل میں کیا آئے سانگ" ۲۸۹

بازی اٹھانا — "قضا نے اس میں یہ بازی اٹھائی" ۳۰۳

کونج — "وہ کافر [illegible] میں آنکھ کی کونج" ۳۰۴

چیچو ندھ لگنا — "کئی خورشید کو چیچوندھ لا گے" ۳۰۴

سانس مذکر شرط صحت متن "کہ جی میں خار سا کھٹکے ہے پر سانس" ۳۰۷
تجہیز و تکفین مذکر "کیا اس مرد کا تجہیز و تکفین" ۳۰۹
سلیا مونث "اگر بالفرض تھی وہ عید کی سلخ" ۳۱۷
آگ کی بڑھیا "ضعیفی سے کہوں اس کی میں کیا بات
کہ جن نے کی تھی بڑھیا آگ کی بات" ۳۲۱
مرکوز "وہ نیش غم جو تھا خاطر میں مرکوز" ۳۲۷
نس دن "یہی اب سوچ ہے خاطر میں نس دن" ۳۳۵
رومال بوزن جمال "تھا سرخ برگ گل سے زیادہ پر اک رومال" ۳۴۵
کلیات (حیدر علی خاں) حسرت مرتبہ ڈاکٹر نورالحسن ہاشمی
کظیم "حلم تیرا ہی نہ ہو غیظ کا تیرے جو کظیم" ۱۲
خصیم "سر بسر خاک برابر ہوں عدو اور خصیم" ۱۶
میر تزک معنوم الزا "در کے نزدیک کھڑا رہے بنے میر تزک" ۲۲، صفحہ ۲۵ میں بھی
تزک معنوم الزا
کتک "اور وہ سردار جو تھے لے کے سبھی فوج و کتک" ۲۲
کلیجا دھک دھک کرے "رنگ اڑ جائے کلیجے کریں ان کے دھک دھک" ۲۲
ندھڑک "جا کے لڑنے کو تئیں لاکھ جواں میں ندھڑک" ۲۶
کک "کہے یوں کوہ کمر میں مرے آگئی ہے کک" ۲۶
ارتک "دیدہ یوں فرض کرے جلوہ پری کا دیکھا
اس پہ جب ندی کو ٹی ڈال دے لاکر ارتک" ۲۷
تحت خنک "استواری کے تئیں باندھے گی تحت خنک" ۲۷
اتھک "کہے میں جگ میں اپنی نہیں دیکھا یہ اتھک" ۲۷

اسپک — "کرلے جائیں برابر تو نے اک اسپک" ۲۸

دار و مدار کرنا — "یا تو ہمیشہ جنگ تھا یا کہتے زور سے
کرتے ہیں عندلیب سے دار و مدار گل" ۳۰

چکابو — "ہزاروں آدمی دریائے عشق میں ڈوبے
مری بھی کشتی ہوئی غرق اس چکابو سے" ۴۵

مزبل — "ہوا ہے اس جگہ مزبل جہاں تھا عطر و گلاب" ۵۵

کریاں کرنا — "کئی دہ شاخ ہی کرتے تھے جس پہ سب کریاں" ۵۶

پھتل بیگڈ نبر — "یہ بیگڈ نبر اب اس رتھنی لگڑای پر ہے رواں
کہ جس پہ جنگ کے دن لادتے تھے اک پھتال" ۵۶

پیکداں، رومال بوزن جمال بر دوالخانہ "دوالخانے میں ہو پیکداں اور رومال" ۵۷

سئیس — "سیس ہیں کوچ کے دن وہ سئیس کی سوبات" ۵۷

خوراک بوزن نمناک — "ہوئی ہے لب کہ حلال اور حرام سب خوراک" ۵۸

مولودی — "پھیریں ہیں مرد شعر مولودیوں میں با اقبال" ۵۹

درندر — "بنے درندر ہیں بیٹھے بر میں شیر کی کھال" ۵۹

کوھل دینا — "گھوروں میں کو ھلیں دیں کچھ نہ چھوڑیں خاک اور گرد" ۵۹

دنا خرچ کرنا کسی کے ساتھ — "یہ کون ادا تھی کہ جو کی خرچ مرے ساتھ" ۶۶

جنگ (مذکر) مچانا — "ہر ایک سے جا ہل ہو کبھی جنگ مچایا" ۷۰

آلبشار بمعنی — "کرتی ہیں جو شور آلبشاریں" ۸۷

بکھیڑا چال چلنا — "چلے یہ زلبس بکھیڑا چال خلق" ۸۹

ملنے جلنے ماندے سے کام — "بلا سے انھیں کی جو کوئی مرے تمام : انہیں اپنے کھانے ماندے سے ہے کام" ۹۱

خرچینا — "روپے خرچیے تو تو یہ دور ہو" ۹۲

عنقریب — "اس غم سے آکے مرنے کو پہنچا ہوں عنقریب" ۹۸

تشریف فرمانا — "عزیز و عشق نے جب سے یہاں تشریف فرمائی" ۹۹

عدول کرنا — "ہرگز نہ تیرے کہنے کو میں نے کیا عدول" ۱۰۱

بل کرنا — "ہزار بل کئے اور دو دو آپ کو کھینچا
جو اس کی زلف پہ میں ہاتھ کو دراز کیا" ۱۱۶

دماغ بڑھانا — "کیا ہے عجب اگر یہ بڑھا دے دماغ یار" ۱۱۸

چھاتی کا جم — "مجھے ٹک چین یہ چھاتی کا جم لینے نہیں دیتا" ۱۱۲

بلوا کرنا — "کریں ظلم بتاں مجھ پہ تو بلوا نہ کروں" ۱۲۳

بنا — "کس کو نوش آئے اس بنا دید گل بہار کا" ۱۲۳ ایضاً ۲۷۲ وغیرہ

منٹ بازی — "منٹ بازی تو کرے ہے سو ہم جلتے رہیں جان" ۱۲۷

جور و جفا مذکر — "اتنا بھی تو میاں نہیں جور و جفا بھلا" ۱۲۹

کھیون بہان — "دکھا ہے میں نے لخت جگر اپنا کھیون بہان" ۱۵۲

فیلسوفی — "فیلسوفی تری اے شیخ سمجھتے ہیں ہم" ۱۶۱

تنقیح کرنا — "جو جھوٹ بولے ہے حسرت تو کر لو تم تنقیح" ۱۷۱

بہبہا — "یہ طفل اشک کے تئیں تربیت کیا دل نے
کہ بہبہا ہو یہ پھرتا ہے کو بکو گستاخ" ۱۷۶

آپ بیتی — "آپ بیتی مجھ سے پوچھو قیس کا کیا ذکر ہے" ۱۹۰

روزی کی باندھ کی — "ہمارے قتل کئے اے شوخ تجھ کو روزی ہو" ۲۰۳

راج کرنا — "بیٹھے کرو تم اپنے میاں گھر میں راج بشش" ۲۰۴

یاد فراموشی ہونا — "دیکھیں بھلا آپس میں ہونا یاد فراموشی" ۲۰۷

نیل بگڑنا — "یہ افترا ہے تجھ کو کہیں ہے بگڑا نیل" ۲۴۹

جھلائیاں کرنا "کیوں کر نہ تو غرور سے جھلائیاں کرے" ۲۴۰

کسی سے عشق اللہ کرنا "حرم کے رہنے والو تم سے عشق اللہ کرتے ہیں" ۲۵۶

دو دو بچن سے کرنا "اگر ہووے رستم مرے سامنے تو کروں اس سے دو دو بچن دو بدو" ۲۶۱

الاماں رکھ لینا "غضب سے اپنے مجھے الاماں رکھ لیجو" ۲۶۴

حیاندار، حتی الباب "ساتھ جانا رسم حیاندار حتی الباب ہے" ۲۸۳

اسباب بطور واحد "ملنے کا اس بت کے ہم سے یہ ہی اک اسباب ہے" ۲۸۳

گھر گئی = خانہ خراب "یہ بلبل گھر گئی سارا گلی و گلزار لے ڈوبی" ۳۰۱

غور کرنا کو کے ساتھ "دمبدم کرتے ہو اپس کو غور کس کے واسطے" ۳۰۱

جالو "شعلہ جالو نے کیسا آگ لگائی ہے" ۳۰۵

سانسا "جلنے کا سامان نہیں نت اٹھ کھانے کا سانسا ہے" ۳۰۴

"نہ بہشت سے ہے کچھ کام مجھے نہ دوزخ کا کچھ سانسا ہے" ۳۰۷

"کہ آئینہ نہ دیکھو ورنہ مارے گا مجھے سانسا" ۳۰۸

باسا "پھرتا ہے کدھر ڈھونڈتا کھٹ ہی یار کا باسا ہے" ۳۰۶

مال اموال "مت کھول تو او نچے محلوں پر اور مال اموال پہ دھیان کے" ۳۰۶

دلیشب، پرلیشب "دلیشب پرلیشب یوں کئی امروز فردا دیکھئے" ۳۰۹

لا "وہ دن کبھی دیر کرنے نہ پاسے کہ لا چلے" ۳۱۶

پرلے "کھڑے تھے اس کنارے پرلے پار جا پہنچے" ۳۲۱

قلم مونث "قلم سرگرم تھی کل رات لکھنے میں شکایت کے" ۳۲۲، ایضاً ۳۴۷

پرتوہ "جس پر توہ نور نے آ اپنی جگہ کی" ۳۲۴

سنگین، رکٹ "آنکھیں ہیں فرنگیوں کی خونخوار ست
کرتے ہیں اس پر مارتے ہیں چٹ پٹ"
سنگیں چڑھائے ہوئے ہیں مژگاں کی

اے دل مت جا تو ان میں پھرا ہے بکٹا" ۳۴۴-۳۴۳

نیم رخ تصویر — "کچھ اس کی ادا لکھ نہیں سکتی ہے قلم
پر سمجھیں ہوں میں کہ نیم رخ ہے تصویر" ۳۴۷

سار — "جو سر کی میں سار جانوں پاسا جو پھرے" ۳۴۸

دانگ تانگ — "حاکل ہوئے کچھ دم نہیں دیتے، دانگ : دو دن کی حکایت یہ کریہ یار او تو دانگ" ۳۵۴

کسی سے سنجوگ ہونا — "اک دم تجھ سے نہ ہوا نہ میرا سنجوگ
نت نئی تری جدائی میں رہا مجھ کو سوگ" ۳۵۳

کسی کے توتے اڑنا — "حسرت نے رباعی جو پڑھی گلشن میں
بس اڑ گئے وہیں بلبلوں کے توتے" ۳۶۰

ہف نظر کو — "ہف تیری نظر کو کیوں مجھے ٹوکے ہے" ۳۶۳

آنکھ مچول — "گر شوق تجھے آنکھ مچول سے ہے" ۳۶۳

منخرین — "یہی تو الف ہے منخرین اس کے ہی کیا" ۳۶۵

بینا، چند نہار — "ٹیکا بینا یہ نور تن چند نہار" ۳۶۸

جگنو، کرن، پھول — "جگنو چمپا کلی کرن پھول اے یار" ۳۶۸

نوگری — "تعویز کر دے یہ نوگری اور غلمان" ۳۶۸

پہناوا — "پر کیا کروں نازکا جو پہناوا ہے" ۳۶۸

قصد کرنا — "باندھے گا تو کیوں نہ باندھوں کرکے قصد" ۳۶۸

رسیلی چشم — "کچھ باک نہیں ہے ٹک رسیلی ہووے" ۳۶۹

چھنگا — "چھنگا کو رکھی ہے حسن میں آج کمال" ۳۷۱

اٹھارہ گنڈے — "میں نے کہا دل کو مول لے تو تو کہا
آتے ہیں یہاں تجھ سے اٹھارہ گنڈے" ۳۸۳

جیب تن شکیب "میں رکھتا ہوں چاک اس سے دامن الجیب" ۳۸۴

غوطہ خوری "غواصی بسر کی غوطہ خوری شش کر" ۳۸۴

دھڑ دھڑی کروٹا "اک چونہ تھا دھڑی دھڑی کر دوٹا" ۳۸۴

موٹا، کوڑی کرنا "مفلس بیزر کتنے کب آتے ہے وہ موٹی کنے پھرتا ہے وہ کوڑی کرتا" ۳۸۴

زبان قینچی کی طرح چلنا "قینچی کی طرح چلے ہے تو اس کی زبان" ۳۸۵

بھڑبھونجا، چناں چنیں کرنا، ڈپل "بھڑبھونجے کا طفل گرم دیکھا ایسے

کھنتا ہے دل اس سے اور جی جاتا ہے جل

نت ہم سے چنا چنیں ہی وہ کرتا ہے

بیٹھا ہے وہ بن اپنی دکان پہ ڈپل" ۳۸۵

پوبی، بین نواز "یہ بین نواز ہے قیامت پہ بین" ۳۸۵

کھٹک، بیرج باڑ "وہ طفل کھٹک کا ہے آشنا سیانا جب میں نے کیا لک بیرادھر کبھی آتا" ۳۸۶

سہنا، من خبتا، زری کپڑ، سہنا "وہ لڑکا پر اچھے کا ایک سہنا ہے

پیارا پیارا ہے اور من خبتا ہے

میں نے مال تازہ رکھا ہے

کہنے لگا نہیں کرکے زری کپڑ ہے" ۳۸۶

اچار ڈالنا "لیتا ہے ترشروئی سے عشاق کے دل

اور جمع کرے ہے کیا یہ ڈالے گا اچار" ۳۸۶

دانت کھٹے کرنا "کھٹے کئے دانت اس نے سب کے یکبار" ۳۸۶

رفو چکر ہونا "کہنے لگا یاں سے اب رفو چکر ہو" ۳۸۶

گاڈیل، تکاتک کرنا "جب جاؤں تو تک تک کو سہے گا ڈیل" ۳۸۷

پڑا ہنا، کندی کرنا "دھوبن کے تئیں دیکھ ہو پڑا انسان

کندی کرے خوب دل جگر کو بیر آن" ۳۸۹

بساطن — "کیا بات بساطن کی ہے نیکوئی کی" ۳۸۹

تنبولن بنون غنہ — "پوچھا میں تنبولن سے دکان پہ یہ جا" ۳۸۹

تن دیکھ تیل کی دھار دیکھ — "چکنی تیلن نظر جو آئی اک بار
میں نے کہا اک تول تو مجھ کو بھی کر پیار
کہنے لگی بس عرق عرق ہو کے وہیں
تک تیل تو دیکھ حسرت اور تیل کی دھار" ۳۹۰

کمہارن — "آیا ہے نظر جب سے کمہارن کا بدن" ۳۹۰

بدھنا — "جب دم وہ پکارے ہے گھڑا بدھنا لو" ۳۹۰

گھوسن — "گھوسن کی صدا سن میں بہت ساد دیا" ۳۹۰

موچن — "موچن لگی نرم چرم جب دکھلانے" ۳۹۰

تکا، پکا، لگ جائے تو تیر ورنہ تکا — "دشمن کو نہیں تیغ تو تکا تو ہے
یہ بھی نہیں تو خاک کا پکا تو ہے
حسرت پھینک اس طرف کو تو نالہ و آہ
لگ جائے تو تیر ورنہ تکا تو ہے" ۳۹۳

تحقیق — "اس بت کی گلی میں دل چلا تو تحقیق" ۳۹۶

من مانتا — "ہو ہو نگا تجھ سے تو من مانتا میں کام دل ہو نگا" ۴۰۴

دھانسا دینا — "چرا لیتے ہیں مرا دل اور مجھی کو دیتے ہیں دھانسا" ۴۰۷

تانسنا — "بہت تو ناصحوں نے طعنے دے دے کر مجھے تانسا" ۴۰۷

بیابانسا — "نکلتے ہیں جو ہم بیلا تو نکلے ہے بیابانسا" ۴۰۷

ٹھانسنا — "دیا بڑھنے نہ آگے بس وہیں اک بات میں ٹھانسا" ۴۰۷

نقش اٹھنا — "منصور سعی سے بگڑا یہ نقش اٹھ نہیں سکتا" ۴۱۱

بیرخ ہونا — "کیوں بھوں چڑھائی تم نے ہو مجھ سے جان بیرخ" ۴۴۶

ڈنڈ بھرنا — "دل گم ہوا کسی کا تو بھرنا پڑے گا ڈنڈ" ۴۵۳

حال کرنا سقبڈ ہونا — "اتنا بھی شیخ حال نہ مجلس میں کیجئے

اس حال پر تمہارے نہ مجلس کہیں ہو سقبڈ" ۴۵۳

جھنڈ بالفتح — "گلشن میں سرو دشت میں پیدا ہوا ہے جھنڈ" ۴۵۴

پاؤں میں کفش ٹوٹے تھے سر پر پڑا ہوا تھا عقبڈ" ایضاً

پداج، سبھنڈ — "کیا نازنیں سی شکل تھی اب تو پداج نے

کتنے کھلا کھلا کے بنایا اسے سبھنڈ" ۴۵۴

کریال میں غلیلہ آ لگنا — "اک غلیلہ نا گہاں کریال میں یہ آ لگا یوں ہی اس نا شاد پر" ۴۵۸

تال تلیاں — "بھر ماہے ابر تال تلیاں برس برس" ۴۶۷

ضبط کرنا داستان کا — "کیا کرتا ہوں اپنی داستاں ضبط" ۴۷۹

شرط باندھنا — "ہم سے نہ باندھیو فوطہ امتحانی بن شرط" ۴۸۰

جگ ہنسائی — "تس پہ رسوائی ہے اب اور جگ ہنسائی الحفیظ" ۴۸۳

تصدیع کھینچنا — "خلق کے ساتھ گنہگار نے کھینچی تصدیع" ۴۸۵

شریف و وضیع ۴۸۵، اہل ہیم ۴۸۹، نفیری ۴۹۲، مرغ سحر خواں کی ہے وہ ہی ملک اب تنگ ۴۹۵

رگ گردن — "یوں بزم میں سرکش ہو تو اس شمع کے آگے

اے شمع تری اس رگ گردن کو لگے آگ" ۴۹۷

پاجامہ گلبدن کے میں ہے خنجری کی شکل ۴۹۹، جوں بہادیں ہوئی خوں کشتوں سے باندھیں پلے پل ۴۹۹، کسی کے قل پڑھنا ۴۹۹، کرٹھب، ۵۰۱ انگور (برائے زخم) ۵۰۵، رنامی کی کوڑی

۵۴۰، تو اب شمت تیسر کی کو یا دری ہے (۵۴۱، یارس بفتحہ، ۱۴۲ ۵

حیں — "تو ہی مری محبت سے اتنی بیزار اے ظالم
جسے چاہا ہوا دشمن مجھے اس بات کا بس ہے" ۵۴۳

کچن سی مورت ۴۴ ۵، کباب نرگسی ۷۴ ۵، غضبناک ۴۸ ۵، پرا دیت کسی دی ریحائی ۵۵۱

دردنی پڑ گئی ترے گھر میں کچھ میری سی ۵۵۱، بک (بالفتح) کرنا ۵۳ ۵، حسینۃ التر ۵۵۲

کسی کی خاطر رکھنا ۵۵۰، حرمت روا نہ رکھی ۵۵۱

کلیات جرات مرتبہ پروفیسر اقتدار حسین، جلد اول

ٹلکاں بغیر اعلان نون	"تیری گردش سے کہیں کیا سخت جی ٹلکاں ہوا" ۱
تاتا	"نے کوئی ہمارا نہ کسی سے ہمیں تاتا" ۳
چھو منتر پڑھنا	"پڑھ کے چھو منتر جو کرتا تھا کسی کے منہ پہ ہے" ۵
منظہر	"خون فرہادی پر کچھ نہیں موقوف یہ بات عشق ہر رنگ میں دکھلائے ہے منظہر اپنا" ۱۳
جی سن سن کرتا ہے	"دم ہوا ہوتا ہے جی کرتا ہے سن سن اے صبا" ۲۱
غبار ا چھوڑنا	"چھوڑتا نالۂ جانسوز غبارے نکلا" ۲۴
ضبطی	"ہاتھ کیا خانۂ ایام کی ضبطی سے لگا" ۲۳
ڈالا	"تو ہوا خاک سے اب اس کی جدائی نخل کوذ پھر ڈردیوار تیرے سمت کو ڈالا نہ گیا" ۲۳
اپنے بگانے	"شرماکے کچھ وہ اپنے بیگانے سے اٹھ گیا" ۳۰
اپنا پرایا	"تو جیرت ہو سن کے اپنا پرایا" ۳۴
گھونسا مارنا	"نہ منیدآ ئی تو اک چھاتی پہ گھونسا مار اٹھ بیٹھا" ۳۹
ازرنگ	"مانی کی لگے یوں تو نہ از رنگ میں کیڑا" ۴۴

نالا پٹنا — "تو پہر کے جیسے میں اک نالا پٹے گا"

لٹنا — "نہیں پہچانتے ہم اپنے تئیں آپ
زیادہ کیا کوئی اس سے لٹے گا" ۴۴

خوراک — "سو آہ ہماری ہمیں خوراک نے کھایا" ۴۶

باؤ کے گھوڑے پر سوار — "ہمیشہ باؤ کے گھوڑے پر یہ سوار رہا" ۵۲

وار پار — "ہمیشہ تیر کھینچے کے وار پار رہا" ۵۲

بیر پڑنا — "واہ وا مجھ سے تمہیں یہ بیر اچھا پڑ گیا" ۵۵

توڑا پڑنا — "آہ کس بیداد کے ملنے میں توڑا پڑ گیا" ۵۵

چرچا پڑنا — "اور سارے شہر میں کچھ اور چرچا پڑ گیا" ۵۵

مروڑا اٹھنا — "کہ شاید پیٹ میں کچھ اس کے اٹھتا ہے مروڑا سا" ۵۵

تماشے بیٹھنا، دائم و سائم، کدورا — "کدورتیں کیوں نہ ہمیں ملک دل میں رنج کے تھانے
کہ درد عشق ہے یاں دائم و سائم کدورا سا" ۵۵

بدن نچوڑا سا — "فشار غم بینچہ غم سے دلا کیا شکل ہے تیری
کہ آتا ہے نظر سارا بدن تیرا نچوڑا سا" ۵۶

دوڑا پڑ جانا — "تو ہر اک عضو پر کیونکر نہ پڑ جائے دوڑا سا" ۵۶

لہنا — "گلا اس سے کیا میں نے جو مدد کرتے تو بولا نہیں کہ وہ لہنا تمہارا" ۵۸

ناب جیب ہری — "اگر لہو تری جیب ہری کی ناب سے چھوٹا" ۶۳

ٹپکا — "ٹپک پڑتا ہے آنسو بزم خوباں میں جو بیٹھا ہوں
غرض جس کا مجھے ڈر تھا سو وہ ٹپکا نہیں جاتا" ۶۶

سٹک جانا — "صبر گریز پا تو کبھی کا سٹک گیا" ۶۶

جوبن ڈھلکنا — "نادان عروس دہر کا جوبن ڈھلک گیا" ۶۶

موڑ کھانا — "اسی ہوا کی طرح موڑ کھا کے گھر سے پھر ۷۲

جنتر — "یارب کسی جنتر سے کھنچ آ بانہ ادھر آ ؤ

دل اس بت کافر کا ہے کس کان کا لوہا" ۷۴

بودوباش مذکر بشرط صحت متن "پوچھتے کیا ہو ہمارا بودوباش اے دوستو" ۸۴

مزیدار — "کیوں نہ عشق یہ کیا تجھ کو مزیدار لگا" ۸۶

ورے، پرے — "جب میں نے کہا اے بت خود کام ورے جا

تب کہنے لگا چل بے ادب بدنام پرے جا" ۸۸

چرچا نکلنا — "یونہی لبس اڑ گئے چرچا جو سفر کا نکلا" ۸۸

کدھر کا چاند نکلا — "نہیں معلوم کہ یہ چاند کدھر کا نکلا" ۸۸

اوسان آنا کسی میں — "حقیقت کب کہوں گا مجھ میں جب اوسان آوے گا" ۹۲

کسی کو برا بھلا کہنا — "کہتا پھرے ہے مجھ کو جو تو یوں برا بھلا" ۱۰۷

سستانا — "ہم تو کہتے تھے دم آخر ذرا سستا دجا" ۱۱۰

مجرا کرنا، سختی سہنا — "جلتے رہیں ہم تو لیکن آ کر کریں گے مجرا

کر اس طرح سے کوئی تیرے سختی سہے گا" ۱۱۵

قبضہ شمشیر کا گہنا — "شمشیر کا جو قبضہ تو دم بدم گہیگا ۱۱۵

گھونگر ڈ رسن — "داڑھی ہے یا ہے آپ کے گھونگر پہ رسن لگا" ۱۱۷

جان توڑنا دکھیارا — "جان توڑے ہے کوئی تیرے بن کوئی دکھیارا پڑا" ۱۱۸

منہ پڑا؟ — "شب اس کے گھر سے میں گرد کے کنارے چلا آیا

کہا جو بیٹھے رہیں سب نے منہ پڑا آیا" ۱۱۸

لرزنا، جھلانا — "جھلا کے سر کو لرزتا برہنہ پا آیا" ۱۱۹

حکم بجالانا — "وہ حکم عشق کا دشتی ترا بجالایا" ۱۱۹

آنکھوں کا کاجل چُرانا — "کہ اس کی آنکھ کے کاجل کو بھی چرا لایا" ۱۲۹

حالا — "نہ تو دُر نہ کچھ بالا رہ کی رہی حالا" ۱۲۳

آزادی کا پیالا — "آخر کو تو پیتا ہی ہے آزادوں کا پیالا" بوزن ڈالا ۱۲۳

بغلیں جھانکنا، تماشا چھڑانا — "الٰہی پھٹ جائیں اس کی بغلیں تماشا جس نے تماشا چھڑایا" ۱۲۸

عطر فتنہ، لپیٹنا — "عطر فتنہ کی جو بو سے لپیٹا اپنا" ۱۳۱

نشہ پینا — "جو نشہ عشق کا جیتے ہو تو پیو اے تنہا" ۱۳۱

بور کا لڈو — "کھائے وہ پچھتائے اور پچھتائے وہ جو نہ کھائے
یہ غم عشق بھی تماشا گیا ہے لڈو بور کا" ۱۳۳

شان نکالنا — "سر بازار نہ بیٹھا کرو تم یہ کچھ تو اب شان نکالو صاحب" ۱۴۰
"گرم بازاری کی خاطر یہاں تم نہ دوکان نکالو صاحب" ۱۴۰

دعوا نہ رہنا، بال کھلنے — "ہیں بال یہ بکھرے ہوئے مکھڑے پہ دعوا نہ رہا" ۱۵۰

لچکا کھانا — "ہر گام پہ چلنے میں کمر کھاتی ہے لچکا" ۱۵۱

گدرانا، موتی سی صورت — "ہر عضو بدن کے ڈھل کے وہ کافر ہے گدرایا کہ اک موتی سی صورت" ۱۵۱

ٹال بتانا — "یاں سے انہیں تو ٹال بتاؤ کسی طرح" ۱۶۳

چٹکی کھلنا، قہقہہ کرنا — "گو یہاں چاک کیوں کلی ہے لگی غنچے تو کیوں چٹکی
ہنستا تھا کون گلشن میں لب خنداں سے قہقہہ کر" ۱۷۴

منہ لپار کر — "جب گھر کو وہ چلا کسی بیکس کو مار کر
کچھ کہتے کہتے رک گئے سب منہ لپار کر" ۱۷۷

بہارنا — "پلکوں سے کون اس کو دیکھے گا بہار کر" ۱۷۷

سر اتارنا — "رکھ دیجیے اس کے آگے سر اتار کر" ۱۷۷

جگتباز، ضلعے جگت بولے — "مشہور ہے زمانے میں بڑا وہ کیوں نہ جگتباز"

میلان طبیعت تھا لم کہیں سے ضلع پر" ۱۸۳

باٹ، روڑے پتھر "ٹھوکریں کھاتے ہیں جوں باٹ کے روڑے پتھر" ۱۹۱

تہدار "عاشقانہ غزل اب پڑھو کوئی جرأت تہدار" ۱۹۷

منڈیر "اک طرف مور منڈیروں پہ کریں کیا کیا غوں" ۱۹۷

وابستہ "دھر سنگ غم ترے پھٹے رہیں وابستہ زیر سر" ۱۹۷

معنی کو بے فعل "معنی تازہ کبھی تا یادوں کو یاد آئے نظر" آئے نظر ردیف ۱۹۷

ڈرپوکیا "کسی ڈرپوکیے کو جس کہ مار آئے نظر" ۱۹۷

دلخواہ "گھر سے در تک کبھی نہ آتا تھا وہ دلخواہ ہنوز" ۲۰۱

دور دراز بے واو عطف "جس کو بستر پہ ہو جنبش سفر دور دراز" ۲۰۲

لاکھوں ایک (ردیف) "ہووے تجھ صنم آئے جو نظر لاکھوں ایک" ۲۱۰

پرنالے "اپنے ہمسائے کے ہوتے نہیں پرنالے خشک" ۲۱۱

تھالا "جا بجا لو ہو کے ہوتے ہیں نہیں تھالے خشک"

روئی بوزن فاعْ گالے "روئی کے جیسے اڑا دیوے ہوا گالے خشک"

صراحی دار گردن "نظر جاتی ہے جب اس کی صراحی دار گردن تک"

افورہنا "تو دو ہی رخ مسیح سے کافور ہوا امنگ" ۲۱۴

مرنا "اپنی ہستی پہ گر ایسے نہ ابھر جاتے ہم" ۲۲۳

ہر پھیر کے جانا "گر دیا یہ ہر پھیر کے نہ جاتے جرأت" ۲۲۴

تھل بیڑا ملنا "نہ ملا عشق کے دریا کا کہیں تھل بیڑا" ۲۲۸

بن باس لینا "جی میں رہ رہ کے یہ آتا ہے کہ لوں اب بن باس" ۲۲۳

اشتباہ "شبہ ہے عید کے بھی ملنے پر نہ کہ ملے ہم سے اشتباہ میں تم" ۲۳۴

عیش منانا "تو پھر کیا کیا منا دیں عیش ہم تم"

موسے گرہ دینا	"سینے پہ گرہ دیتے ہیں موسے ہم" ۲۳۸
ماٹی کے تھوے	"خوباں کو ہیں اس کے دیکھیں کیا خاک ماٹی کے سمجھتے ہیں تھوے ہم" ۲۳۹
پیتل کی تھالی	"کریں تو دیکھ کیا بس ایک پیتل کی سی تھالی ہم" ۲۳۹
جوابی، سوالی	"یکنج بیکسی پڑھتے ہیں جو ہم مرثیہ دل کا تو ہیں آپ ہی جوابی اور ہیں آپ ہی سوالی ہم"
لگا لگانا	"لگتا نہیں ہے جی کہیں لگا لگائے بن" ۲۴۳
پیالی	"وہ سے گلرنگ کی بھر بھر کے دینی پیالیاں" ۲۴۴
مضمون گنٹھا	"شعر پڑھانے ہم سے اور مضمون گنٹھا ہے اور کہیں"
رام کہانی	"جا کے یہ رام کہانی تو سنا اور کہیں"
توڑ	"راستی یہ ہے کہ ایسا توڑ ہے کس تیر میں" ۲۴۵
بولیاں سہنا	"نہیں تو بولتا تو بولیاں کن کن کی سہتا ہوں" ۲۴۶
مسلنا	"لتس یہ پوچھو تو کہے ہے میں مسلتا ہی نہیں" ۲۴۹
طوفان بندھنا	"اتنے رونے کا بھی بندھ جائے نہ طوفان کہیں"
پہیلی بوجھنا	"تو اس کی زلف کی میں یہ پہیلی بوجھ جاتا ہوں" ۲۵۱
بکواسی	"کہے ہے ایسے بکواسی کو میں کیوں منہ لگاتا ہوں" ۲۵۲
الگ تھلگ	"دن عید کے جو مجھ سے ملا وہ الگ تھلگ" ۲۵۵
دباؤ	"یاد لوگوں واسطے نہیں دیتے ؛ گر کسی کا تمہیں دباؤ نہیں" ۲۶۰
بناؤ، وصل بنا	"وصل بننے کا کچھ بناؤ نہیں" ۲۶۰
ٹاپو	"جس میں ٹاپو نہیں ہیں ناؤ نہیں"
دکھاؤ	"ہے بہت جلوہ گاہ یار بلند ؛ دیکھیں کیا یاں سے کچھ دکھاؤ نہیں" ۲۶۰

اون ہوں — "میں کہا ایک ادا کر تو لگا کہنے اوں ہوں" ۲۶۵

دم خم — "جان ایسا تو کسی شمشیر میں دم خم نہیں" ۲۶۹

چھلائی، جنون کھانا؟ — "میں جو کہتے میں پڑا ہوں مجھ پہ مت کھاؤ جنون
ضعف نے بے بس کیا ہے یہ چھلائی نہیں" ۲۷۳

نیند کا ماتا — "تو یہ حالت ہے کہ گویا نیند کا ماتا ہوں میں" ۲۷۵

ڈھب لگانا — "ذرا ہم اس سے لگ چلنے کو سو سو ڈھب لگاتے ہیں" ۲۷۵

بے دھڑک — "کہ حیب دو شخص باہم بے دھڑک آنکھیں لڑاتے ہیں" ۲۷۵

عرصہ لگانا — "دکھانے میں جو صورت آپ کچھ عرصہ لگاتے ہیں" ۲۷۵

ہم رنگ کی دوئی کرنا — "کیوں نہ وہ ہم رنگ کی دوئی کرے بر آن میں
ایک تو ہے رنگ سبزہ تس پہ سبزے کان میں" ۲۷۹

اکسنا — "جب اس کی بزم میں جا بیٹھتے ہیں ہم تو کیا کہیے
نہیں جی چاہتا اٹھنے کو بہتیرا اکستے ہیں" ۲۸۰

بھلسنا — "یہ حالت ہے کہ ہم تو مارے گرمی کے بھلستے ہیں" ۲۸۰

فسانے بندھنا — "یہ قصوں میں جو دکھ، ٹھلانے بندھے ہیں
سو الفت ہی کے سب فسانے بندھے ہیں" ۲۸۰

پھینٹے صوفیانے تن نشانے وغیرہ — "کہ پھینٹے عجب صوفیانے بندھے ہیں" ۲۸۵

بندھوار — "بندھوار اب تک پرانے بندھے ہیں" ۲۸۵

گل کترنا — "چاہتے ہیں ہم کہ جاوے بیکلی دل کی اور آہ
مدعی واں گل کترتے ہیں الٰہی کیا کریں" ۲۸۸

وضعداری میں فرق — "کہ جلنے سے مبادا فرق آئے وضعداری میں" ۲۸۹

ہار جواری — "نہ ہوا اٹھنے کی طاقت جوں کسی ہارے جواری میں" ۲۸۹

سا پیدہ — "کہ لے لے کو نمک سا پیدہ بھرنا زخم کاری میں" ۲۸۹

دل دوڑنا کسی پر "جس پہ دل دوڑے وہ پیر کیونکر نہ دوڑائے ہیں" ۲۹۱
لاتیں جڑنی "یاد آتی ہیں وہ جب چھاتی پہ لاتیں جڑنیاں" ۲۹۱
پتلیاں گھڑنا "پتلیاں نجار قدرت کو پڑی ہیں گھڑنیاں" ۲۹۱
پنجابنیں، باگڑنیاں "ہیں بلا پنجابنیں اور قہر ہیں باگڑنیاں" ۲۹۱
آن بان پہ مرنا "نام خدا قیامت آپ آن بان پہ ہیں" ۲۹۶
صاحبی "یہ بھی خدا کی صاحبی بندے کا کیا خدا نہیں" ۲۹۸
عیش منا رہنا "عہد شباب ہے اخیر عیش بہت منا چکیں
رات نمٹ چکی اب آہ صبح میں کچھ رہا نہیں" ۲۹۹
ہلکا دشمن "ہجر بھاری ہے اجل سے نہیں ہلکا دشمن" ۳۰۱
اچرج، تارے چھٹکنا "یہ اچرج ہے کہ جاتے دن کو یوں تارے چھٹکتے ہیں" ۳۰۳
بل، اڑی "کیا زور کیوں بل بے بل عشق کی کشتی
شہ زور ہزاروں ہی گرے ایک اڑی میں" اڑی تاگھڑی وغیرہ ۳۰۵
نڑی ۳۰۵، چھینٹیں ۳۰۵، کسی کی بات کاٹنا ۳۰۶
جرمانہ "جان بھی دینی پڑی الٹی جرمانہ ہیں" ۳۱۰
جدوکد ۳۱۳، ٹکے کا ڈر ہے (مثل) ۳۱۳
تانا "زر کو جوں زرگر بغیر از تائے وہ مکتا نہیں" ۳۱۳
چیتا بندھنا ۳۱۵، کودوں ۳۱۵، غبی ۳۱۳، چیپ وراس ۳۱۳، کڑھانا ۳۱۸،
وصیان بٹانا ۳۱۹، لوری دینا ۳۱۹، جی لگ جانا ۳۱۹
لپاٹی "کس کا ہے کوئی عاشق جھوٹے ہیں لپاٹی سب" ۳۱۹
سیف پر سیفی چلے "بس جنبش ابرو سے چلے سیف پہ سیفی" ۳۲۱
تلی اوپر ہونا "قدم میں تل اوپر زمیں آسماں ہو" ۳۲۱

رسمی پاس   "رسمی جب پاتر کی اس بدن کی پاس سے" ۳۲۲
شور و شر کرنا ۳۲۷، کج بحثی کرنا ۳۲۷، طوفان بپا ہونا ۳۲۸، صاحب دول ۳۳۱،
نیل   "زلف تیری کرے نہ کیوں کر بال
جان کر لے میاں نبل مجھ کو" ۳۳۱
جی گنوانا ۳۳۱، دکھانا ۳۳۱، گھڑیال ۳۳۲، گجر بجانا ۳۳۲
جادو مکنا، چکائی دینا   "لیا اس کوچے سے لیکن وہی جادو مکا پھر
دل بے تاب مرا دے کے چکائی مجھ کو" ۳۳۳
مار کھانا ۳۳۴، رینی ٹپکانا ۳۳۹، لنگر ۳۳۹، شیشی خور، خوربوزن گو ۳۳۹،
گوں، اٹکل لینا   "آج گوں اپنی اس کو اٹکل لو
دل آ کے مجھ سے پھر کل لو" ۳۳۹
دریا میں کوزے کی سمائی ۳۴۱، جگ ہنسائی ۳۴۱
بجالانا   "اوقات سدا بے خودی بے خواب بجا لاؤ
کیوں کر نہ جھکے سر جو وہ فرمائے کہ سجدہ
ابرو کے مرے دیکھ کے محراب بجا لاؤ
اے بادہ کشاں دور مے ناب بجا لاؤ
تاریکی میں سیر شب مہتاب بجا لاؤ" ۳۴۲،   خاطر احباب
بجا لاؤ " ۳۴۲
جنوں میں کہنا   "جنوں میں یہ فرمائے کہ آداب بجا لاؤ" ۳۴۲
قدیمی گھر ۳۴۲، خفتن ۳۴۴، کسی پر تاک ہونا ۳۴۵ پہنچے بسکوں ۳۴۵، "براے
اسے سر پر نہ چڑھاؤ" ۳۴۵
ناک بھوں چڑھانا، دریا کا چڑھاؤ "بیالے آنے پر تم ناک بھوں ہزار چڑھاؤ

پہ یاں ہے بحر محبت کا بار بار چڑھاؤ" ۳۴۵

اتار چڑھاؤ — "ہم آئے گھر میں تو جا بیٹھے بام پہ تم آہ
لگا جو دل تو دکھانے لگے اتار چڑھاؤ" ۳۴۵

چڑھاؤ ٹوٹنا — "ابھی سے حضرت دل پہنچے نہ چلتہ عشق
جنوں کی اور تہیں اس پہ تین چار چڑھاؤ" ۳۴۵

چڑھاؤ ٹوٹنا — "یہ دست عشق جو طنبور دل کو چھیڑے ہے
تو ٹوٹتے نظر آتے ہیں بیشمار چڑھاؤ" ۳۴۵

چڑھاؤ — "دیکھے ہے حد سے فزوں آستان یار چڑھاؤ" ۳۴۵

نبدہ خانہ ۳۴۷، مہائی داغنا ۳۴۴، بے امتیازی ۳۴۸، مسیروائی ۳۴۸، چوبائی ۳۴۸، مچلائی ۳۴۸، آتشبازی انگریز ۳۴۹، بے جاگہ بیٹھے ۳۵۱،

منہ بولتی تصویر — "نقش طلسم ہے بت عیار کی شبیہ
منہ بولتی خدا نے یہ تیار کی شبیہ" ۳۵۲

دم قدم ۳۵۶، آس پاس ۳۵۹، نہار منہ نام نہ لینا ۳۵۹

روداری — "روداری اپنی آتی ہے اس شوخ کو کہاں
غرفے سے جو دکھائے وہ آئینہ دار منھ" ۳۶

سجانا ۳۶۰، دانت بھینچنا ۳۶۰، بنج = بنگ ۳۶۳، زنج = زنگ ۳۶۳ مزید ۳۶۴، کالا کلوٹا ۳۶۶، جھوٹے کی انگوٹھے ۳۶۰، انگوٹھا ۳۶۴، انگوٹھے دکھانا ۳۶۷، بدت ۳۶۸، راہ چلتوں ۳۷۰، طبیعت ماذری ہے ۳۷۱، بے ڈھب بنانا ۳۷۲
قفل پڑھانا ۳۷۲، بانکپنا = بانکپن ۳۷۴

سر کے بکے اڑ گار تانوں کی کھٹک — "اس وضع پہ جرأت گر اس کا کا نا سنے تو ہے تمام

اک بکے سر کے اڑتے ہیں تانوں کی کھٹک پتھر تیسی ہیں" ۳۷۴

برخوردار جوڑی "گر جگر پر غم ہے تو دل بھی نحیف و زار ہے

ہمدمو دیکھو ہو کیا جوڑی یہ برخوردار ہے" ۳۷۷

آپس میں چھری تلوار ہونا ۳۷۷، چٹکی سی لگ جانا ۳۷۸، سنہرا جوڑا ۳۸۱، اغیاروں ۳۸۲، ٹیڑھے بانکے ۳۸۳،

عیاری "دل بچا سکتا ہے کب اس شوخ پرفن سے کوئی

فن عیاری میں وہ عیار عیاروں کا ہے" ۳۸۳

نک پلک سجنا "نک پلک سج کے اکڑ کے نہیں دھمکاؤ" ۳۸۳

تل اوپر ۳۸۶، جان کے ٹکڑے ۳۸۷، کھلوانا بالکسر کھلانا سے ۳۸۹، ملنے کا ڈھب ٹھہرانا ۳۹۰

(معاصر: ح ۲۵)

گرہنا ۳۹۱، ڈھونا ۳۹۱، ادلتی بدلن ادلتی ۳۹۲، گھوڑے کا چمکانا ۳۹۳

سیانے بولی بجانے "اور بھی بھڑکے ہے دل میں اسی پری کے ہجر کی آگ

آہ جوں جوں پھونکتے ہیں ان کو سیانے مجھے" ۳۹۴

ڈیرا "آہ کس کس کے لئے پھرتا ہے تو ڈیرے سے" ۳۹۵

سماں تن کہاں ۳۹۷، شام پھولی ہے ۳۹۸، الٹے پاؤں پھر ۳۹۹،

تب کا گنڈا، گنڈیدار پاجامہ "ہماری تپ کا گنڈا ہے کہاں اندھے تو لیں وہ بھی

جو گنڈیدار پاجامہ پر از سحر بنائی ہے" ۴۰۲

گانٹھ پڑنا کلیجے پر ۴۰۳، سیر اڑانا ۴۰۳، کسی کو سہاگ لگنا ۴۰۳، سہاگ کرنا ۴۰۳،

متاع حسن کا بھاؤ بتانا ۴۰۳، تاؤ لگنا ۴۰۳، دھار سس باندھنا ۴۰۴، چیٹک لگانا دل

کو ۴۰۶، ڈھیلے پیچ چھٹنا ۴۰۷، منہ تمتما جانا ۴۰۷

جتانا "اک بینی خوش اسلوب ایسی جتائی مجھکو" ۴۰۸

اداسی سنوانا؟ "سب طرح لگنے لگا جی آپ کے گھر میں تو آپ

گھر کے لوگوں سے اداسی ہم کو سنوانے لگے" ۴۱۰

انمول ۴۱۱، گول مول صورت ۴۱۱، سیل عکول دی ۴۱۱، ادلی دیانا (مونث) ۴۱۱

گرا دل دنیا "پہنچی جو میری آہ تو بجلی ہے بے قرار

جا آسماں پہ آگ یہ کس نے کڑول دی" ۱۱م

ٹھٹھول "ہنستے کسی نے مجھ کو تو دیکھا نہیں کبھی

گالی سمجھ کے کیوں مجھے اس نے ٹھٹھول دی" ۱۱م

بیگانی، سبھتا "نہ کوئی غیر نے جاسوس نے بیگانی مجلس ہے

جو کچھ کہنا ہے کہہ لے یار ایسے ہی سبھتا ہے" ۲۷م

ناخون تی ممنون وغیرہ ۳۰م گنتی کے ۴۰م، غل مچانا ۴۷م، ٹھور رہنا ۴۹م، کسی کی غور منظور ہے ۴۹م، نگس موتت ۵۰م، منہ پر مردنی پھرنا ۵۸م، طوفان صفت سج دھج ۶۱م، ملگجے کپڑوں میں، روپ نکلا ۶۴م، اجلا ۶۳م، کسمانا ۶۴م، دل لوٹ پوٹ ہے، بیٹ کی اوٹ ۶۶م

سالنا "ہر سال سالتی ہے نئے رنگ سے عندلیب" ۶۶م

لوہے کے کوٹ "ابر سیہ نہیں ہے یہ لوہے کا کوٹ ہے" ۶۶م

جان کھوٹی کرنا، کھوٹ "گر میں کہوں کہ ہم سے تو کھوٹی کی تم نے جان

تو کس ادا سے بولے ہے ہاں ہم میں کھوٹ ہے" ۶۶م

ہوٹ "اک فیل آسماں کا یہ گویا کہ اوٹ ہے" ۶۶م

لوٹ "کیا سیر ہے کہ آپ تو بیٹھے ہیں بام پر

اور بسملانِ عشق کے کوچے میں لوٹ ہے" ۶۶م

بچلا جانا "بیقراری سے کسی صورت سنبھلتا ہی نہیں

دل کو جوں جوں روکتا ہوں میں تو بچلا جائے ہے" ۶۷م

سونپنا ۶۷م، دیدہ پرائی پڑنا ۷۰م، کھیس کا نمازی ہونا ۷۳م، بیربہوٹی ۷۴م نچلا نہ بیٹھنا ۷۵م، تعویز دھو دھوکر پینا ۷۷م، ایسٹڑنا ۸۰م، گھورنا ۸۱م، دوکان لگائی ۸۲م، چیکی سی لگائی ۸۲م، بھیڑ لگائی ۸۲م

چٹ لگانا "پنہاں نہ ہوں کیوں لعل و گہر سنگ و صدف میں
چٹ دونوں کو اک ان لب و دنداں نے لگائی" ۴۸۳

جز ولا ینفک ۴۸۶، جھکی جھکائی صورت ۴۸۸، چت پر چڑھنا ۴۹۰، تھوڑے تھوڑے ہونا ۴۹۰، لباس پھلکاری ۴۹۱، شعر کسی پر ڈھالنا ۴۹۱

ہنکارنا بالغم "دو گیا لبس آ ہوی دل اپنا شیر غم نے شکار
زرا جو مرضی عشق اس پہ اس کو ہنکاری" ۴۹۱

ٹانکے کھانا ۴۹۲، خنجری کی شلوار ۴۹۲، بریون ۴۹۲، دل سے کیا کیا اچھتا ہے ۴۹۲، فرمان نکلنا ۴۹۲، شط ۴۹۵، مقام وسط تقیمتین ۴۹۵، آسن مارے بیٹھنا ۴۹۵، نعرے مارنا ۴۹۵۔

برہم مارنا "شکل ہی میری دیکھ دل اس کا کیا کیا برہم مارے ہے" ۴۹۶

کلیجا ٹھنڈا ہونا ۴۹۹، خمیازہ لینا ۴۹۹، روپ بدلنا ۴۹۹، تیوری بدلنا ۵۰۰،

مشکور "شکر یارب کہ طبیبوں کے نہ مشکور ہوئے" ۵۰۱

کسی سے پانی کے چھینٹے لڑنا ۵۰۴، پانی کے گھڑے پڑنا ۵۰۴، ریلا ۵۰۴، لونگ چڑھا ۵۰۴، سڑا پانی ۵۰۴، دفتر کی دفتر کھلنا ۵۰۶، جیب (بہ یائی معروف) چلتا ۵۰۸، قطع و برید ۵۰۸، نیچی کھانا ۵۰۹، مہندی کا چھپا رنگ ۵۰۹، کلپانا ۵۰۹ سجادٹ ۵۱۰

قہر، محرم، طرحدار "محرم یہ تری قہر طرحدار نکالی" ۵۱۰

مخملی ۵۱۱، کھلبلی ۵۱۱، بات چلنا ۵۱۱، کبوتر کی سیر بازی ۵۱۲، مصافحر ۵۱۳، کل کا پنجرا ۵۱۳، چو رنگ پر تلوار لگانا ۵۱۳، گلے پر لگانا کسی کو ۵۱۳، ٹدرانی ۵۱۵، جوشاں ۵۱۶

اے تو شے "یاد ہوا اس کے جولانے کی تمہیں اے کوئی" ۵۱۷

تبریز — "تبریز کوئی ہمارے نہ پیرہن کی سی" ۵۱۸

مفت بر، چھناکر — "مفت بر دل کو زبردستی چھنا کرلے گئے" ۵۱۹

دستک دینا، سہرا سنانا — "وہ ہیں دستک دی انھوں نے جو تھے مجرم اور ہاں سے
مضطرب سے آکے کچھ سہرا سنا کر لے گئے" ۵۱۹

لگے والے — "بزم خوباں میں وہ اک دم کو جو آنکلا تو بس
لگے والے جتنے تھے اس کو لگا کر لے گئے" ۵۱۹

دم چرانا ۵۲۰، کاغذ بادی ۵۲۰، پانی کا ریلا ۵۲۰

ترینے سے — "اب اس کی بزم ہے جو بارگاہ نادر شاہ
کہ سر جھکائے کھڑے چپ ہیں سب ترینے سے" ۵۲۰

چشم مذکر — "جو تن گریہ سے کب اپنے چشم ترخالی ہوئے" ۵۲۱

دکھ بھرنا ۵۲۱، بستر ۵۲۱، کسی کی برائی کرنا ۵۲۲، چوکیدار ۵۲۴، ترددی کرم ۵۲۴

آنکھوں پر پردے پڑ گئے ۵۲۵، انفعال کھینچنا ۵۲۵

منڈچڑا — "منڈ چڑے سے جاکے دروازے پر اس کے اڑ گئے" ۵۲۵

دہ بھرکر ۵۲۶، جھگڑا اچکانا ۵۲۶، جھکانا ۵۲۶

آپ بدپ — "تک بنا بیٹھے جو غصے کی سی صورت آپ بدپ
گرچہ تھے بے جرم پر کیا کیا ڈرایا آپ نے" ۵۲۶

دعمال — "لے بیٹھے جا دو الاب دعمال سے ترے اب
وسواس ہے کہ شانے کا ذہن میں نہ ٹوٹتے" ۵۲۷

چینٹ ۵۲۸، ٹالا بالا دینا ۵۲۸، کالے کی بانبی ۵۲۹، ٹھکانے کی بات کہنا ۵۳۰،
دریا کا پاٹ ۵۳۱ بہتال ۵۳۱

شیخ سدّو، ہرا سے (صحیح ہرارے) لیا "نہ کیونکہ شیخ کو پھر کہیے شیخ سدو آج

فیا جوراگ کسی نے تو کیا مرالے لئے" ۵۲۱

پھبانا "پھباتے جس پہ تھے کہا تم کہ یہ کیا نقش قانی ہے
سو میاں اے آج اُس بیمار غم کی جلئے خالی ہے" ۵۲۱

، بوچھار گالیوں کی ۵۳۲، لٹپٹی دستار ۵۳۳، تیو رچل جانا ۵۳۳، داتچڑ ۵۳۳، تکیلا ۵۳۴، یار باشں ۵۳۶، کنڈلی مارنا ۵۳۷، دو تیتر مارنا ۵۳۷

جھیپٹے میں مرنا "آگیا کس کے جھپیٹے میں جو ہے بیٹھا ہوا
کوئی دیوانہ سایہ نمائے تلے دیوار کے" ۵۳۷

نایاب "نہیں گر شربت دیدار مے ماب تو پی
گردلا غم کو کیا چاہیے ہے نایاب تو پی" ۵۳۷

آنکھوں میں کہنا ۵۳۸، دبج بدلنا ۵۴۰، سسکنا ۵۴۱، مٹکنا ۵۴۱، چاندنی چھٹکنا ۵۴۱، پنکھا جھلنا ۵۴۱، بارش یاراں ۵۴۲

ڈرکا "رو ٹھے اُس شوخ ستمگر سے تو اس نے ہم کو
اس ڈرکوں سے منایا ہے کہ جی جانے ہے" ۵۴۳

بیڈھب ۵۴۳، بڑا بول بولنا ۵۴۳، نقش کا بجر ۵۴۳، کسی کو دھار پر مارنا ۵۴۴، سر بڑانا ۵۴۵ کھنانا ۵۴۵، جھکانا ۵۴۵

رقم "اے چشم لے خاک میں یوں پارۂ دل آہ
اقسام جواہر کے ہیں پاکیزہ رقم سے تھے" ۵۴۷

بہتیر ۵۴۹، گھر کا آنگن ۵۵۰، بدروپ ۵۵۲، کھوسوں (جمع) ۵۵۲، کالے کوسوں ۵۵۲، پلے پوسوں ۵۵۲، معشوقوں کے کوسوں ۵۵۲، کہیں بجھتی بھی ہے بجھائے پیاس اوسوں کی ۵۵۲، ٹڈوس ۵۵۲، ڈھاپنا ۵۵۲، سراہنا ۵۵۲، ٹاٹھی جھنا ۵۵۲، فوج کسی پر تعینات ہے ۵۵۴، عنایات بطور واحد

۵۵۴، کسی پر گھات نہ کھلی ۵۵۴، امساک بے ۵۵۹، آگ کجلا گئی ۵۶۰

گھونگھٹ کھانا "توجہ صبر و تاب و طاقت دو ہی گھونگھٹ کھا گئی" ۵۶۰

منڈلی میں چمکانا "اے لویہ منڈلی بھی اپنے میں کیا چمکا گئی" ۵۶۰

باؤ میں آنا ۵۶۱، جہاز نولی ۵۶۱، چھنال ۵۶۱، بس کی گانٹھ ۵۶۲، ہینٹ ہونا ۵۶۲، کھسکنا ۵۶۲، سدھ بدھ ۵۶۳، گھنڈی کھلنا ۵۶۴، رنگیلی ۵۶۵، جیجی لال مہندی ۵۶۵، بسانا ۵۶۵، عطر سے ہاتھوں کی مہندی بسانا ۵۶۵، تو نے کوٹے جو تری اپنی دکھائی مہندی ۵۶۵

ترائی ہونا "سرخی رنگ حنا کیوں نہ ترا تا ہو تری" ۵۶۵

چوری چھپے کی ملاقات ۵۶۵، ذرہ بھی ٹھکانے ہو ایمان کسی دن سے" ۵۶۱.

ڈھاپنا ۵۶۹، نظروں میں سجا ہونا ۵۶۹، زمیں ناپنا ۵۶۹، ہنر کی بھاپ ۵۶۹، الاپ ۵۶۹ تاپنا ۵۶۹، آپ دھاپ ۵۶۹، ٹاپنا ۵۶۹، سلوانا بالقلم ۵۷۴

بودار "دو میں ہی یار کو تشبیہ نہ گل سے
بودار کو نسبت کوئی دیتا ہے نرگس سے" ۵۷۴

ڈستے ٹوٹے "وال سے یوں آتے ہیں گھر جیسے کوئی نابینا
راہ طے کرنے میں حیران ہو ٹوٹے ڈستے" ۵۷۷

نک سک "ایک تو پالی ہے نک سک کی درستی تو نے" ۵۷۷

اندرک ۵۷۸، جنس ناروا ۵۷۹، بیٹھا بیٹھا درد ۵۸۱، ربلا ۵۸۱، بیٹ دائی سے کہاں چھپ سکے ۵۸۳، تھپک تھپک کر سلانا ۵۸۵، آپ بیتی ۵۸۵، ہیتو پھیر ۵۸۶، گسنڈی چڑھانا ۵۸۷، ربدگی ۵۸۸، جھنکارنا ۵۸۹، لہو منہ کا ہے ۵۸۹، پاؤں بھاری ہونا ۵۸۹، مقراض سے پر لینا ۵۹۰، سوختنی ۵۹۱، عجائب دہانہ بن ۵۹۱، بوسہ زن ۵۹۱

پیپہا بجانا — "بجائے ہے جو پیپہا گلی وہ طفل حسین
کسی یہ خاک شدہ کی ہے، بوسہ زن حسین" ۵۹۱

داشن ۵۹۲، نڑی پایاں لوٹتے ہے ۵۹۴، مسخرا پن ۵۹۴، تباہی کا پاجامہ ۵۹۴، چھوٹتے رنگ سے دو چار گھڑی منہ کی لگی ۵۹۸، کیا تماشا ہے کہ بن پاؤں اڑی منہ کی لگی ۵۹۸، یاد دلوانے شراب اب یہ لوی منہ کی لگی۔

کلیات جرأت جلد ۲ مرتبہ پروفیسر اقتدار حسین

آتار — "آتار فیصل کے قالب میں ہے کہنہ کا" ۱۰

پاٹھا — "حضور اس کے لگے نیلی آسمان پاٹھا" ۱۰

مرکی بالضم — "چمکتی کان میں دیکھ اس کے مرکی" ۲۶

چندن ہار بوزن قدح خوار — "چندن ہار اب نہیں ہیں پارۂ دل" ۲۹

سنگترا — "کہ ہیں دو سیب یا یہ سنگترے ہیں" ۳۰

اچرج — "لگے ہے دھکدھکی جو آتی یہ اچرج" ۳۰

اکراہ مذکر — "کیا حضرت نے عمداً اس سے اکراہ" ۳۲

کم شہرتی — "دلے کم شہرتی سے ہے یہ محجوب" ۳۳

پل بندھنا — "غم و درد و الم کا بندھ گیا پل" ۳۵

واویلا مچانا — "سبھوں نے گھر میں واویلا مچایا" ۴۱

ڈیوڑھی بوزن فاعلن — "پڑی تھی واں وہ اپنی ڈیوڑھی میں" ۵۱

تڑق جانا — "تو چھاتی سا چین کی اب تڑق جائے" ۵۳

من (ن شدد) دمی — "کیا ہی من دمی سب اس کو تحریر" ۵۵ ایضاً ۱۲۴

چیری — "غرض تھیں چیریاں اس کی جو آئیں" ۵۶

ماہر سے کے ساتھ — "مرد و زن سے تھے جو کہ ماہر" ۶۰

کسی کی غور کرنا	"مری بھی کیجیو تم اس طرح غور" ۶۲
جنگلا، بنگلا، سناٹا	"وہ سناٹے ہوا کے اور وہ جنگلا نہ تہ خانہ نہ تسخانہ نہ بنگلا" ۶۲
دید وادید	"غنیمت جانتے تھے دید وادید" ۷۰
سہاگ کرنا	"بہت اس سے گر کوئی کرے سہاگ کہے ہے چلو تم بھی کھیلو نہ بھاگ" ۸۶
کھجانا	"جس کو دیکھو بدن کھجاتا ہے" ۹۵
بنا	"کل ہو پڑتی نہیں کھجائے بنا" ۹۶
قصائی	"گوشت سے منہ قصائی موڑے ہے" ۹۷
نچلا	"نہیں رہتے ہیں دست و پا نچلے" ۹۷
المبا	"پختہ کار کو پوچھو مت کیا ہے یہ بھی اک کھیل کا المبا ہے" ۹۸
کرڈکھائی	"وہ صورت موہنی سی تھی جو صورت سو گویا ہو گئی کرڈ کھائی صورت" ۱۰۰
نتول	"کسی کے منہ سے اترا نتول سارا" ۱۰۰
حصبہ	"کہ ہے وہ آپ ہی مجلس حصبہ" ۱۰۱
لونڈوں گیری، ستیلا	"غضب یہ ستیلا ہے لونڈوں گیری" ۱۰۱
بررو ہونا، لولو	"کوئی تو اس سے پوچھے ہو کے بررو اری تو ہوتیا ہے یا کہ لولو" ۱۰۱
بچابایا	"کوئی ماما کا پوچھے ہے بچابایا" ۱۰۱
جینگا میا	"اگر جینگا ہوا میرا یہ بھیا

بکاؤں گی کئی پکوان بیسا" ۱۰۲

باجن — "جلوں گی پو بجنے باجن بجیاتی" ۱۰۲

نیلا — "گمی لقاوں میں چیچک جو نیلا
لگا ب بھانڈ کہلانے کر بلا" ۱۰۳

اکٹھا — "رہنے اکٹھے بچھولے ستیلاکے" ۱۰۳

پنساری — "کوئی جاوے نہ پنساری تلک کا شی" ۱۰۳

دودھیا دانے — "ہونے رہیں دودھیا دانے نمودار" ۱۰۳

تباسے تن نراسے — "پھپھولے تن پہ ہیں جیسے بتاسے" ۱۰۳ اتباسات باسا ۱۲۶

موتیاچور — "گر لڈو دھرے رہیں موتیاچور" ۱۰۳

ماتا پیتا — "عجب احوال ہے ماتا پیتا کا" ۱۰۳

دانیدار گھی — "نہیں کچھ ہے تو دانیدار گھی ہے" ۱۰۴

نول بیاہی، کمھاری، جھجری — "نول بیاہی کمھاری جو بنی ہے
سواب کنکر کی جھجری سی بنی ہے" ۱۰۴

ندی تبسرید، لادی ہار تکلی — "جہاں تکتے ہیں چند دو دھوبی ندی
عوض لادی کے لے جاتے ہیں ارتکلی" ۱۰۴

پنھیائی — "ناک ابھی سے گئی ہے پنھیاتی" ۱۰۶

دعالسنا — "کوئی کرائے ہے کوئی دعالسے ہے
کوئی پھینکے ہے کوئی کھانسے ہے" ۱۰۷

ناس لینا — "جو کوئی ہے سو ناس لیتا ہے" ۱۰۸

مینڈکی کو زکام — "فی المثل اب تو یہ کلام ہوا
مینڈکی کے تئیں زکام ہوا" ۱۰۸

کانچ نکلنا — "کھانستے کھانستے نکل گئی کانچ" ۱۰۹

اینچنا — "کب کوئی جاگے ڈول اینچے ہے" ۱۰۹

رینی بالفتح ٹپکنا — "ٹپکے ہے ناک سے پڑی رینی" ۱۰۹

شروا — "ناک سے اک بہے ہے شروا سا" ۱۰۹

پسا رٹھا — "سالی سارا پسار ٹھا ہے
غیر نکٹی کچھ نہیں ہے شے" ۱۰۹

پتلا حال — "مارے کھانسی کے اب ہے پتلا حال" ۱۰۹

ماء تمیم رسینچنا — "دے کے ماء تمیم اسے سینچا" ۱۱۰

جھینکنا، جھنکنا — "لوگ کیا اس کا جھینکنا جھینکیں ق جھینکیں" ۱۱۰

بجاری — "کہیں تپ ہے کہیں بجاری ہے" ۱۱۱

ریح نکلنا — "اب حرارت سے اس کی نکلی ہے ریح" ۱۱۱

پیلی ق پیلی — "کہیں پتے جلیں ہیں پتّی کے" ۱۱۳

دیہہ، لادی — "لادی کیا لائیں دیہہ ہے لودی" ۱۱۴

رولائی نبولا — "میرزا لمرزے کا جب کہ رولا سا
روئی میں گھس گیا نبولا سا" ۱۱۴

باساکرنا — "تن میں تپ نے کیا ہے یوں باسا" ۱۱۴

ناشپاتی — "لیٹی ہے روئی میں ناشپاتی" ۱۱۷

ادھ رنگ — "سیجے رنگریز اپنا رنگ ڈھنگ
کچھ یاد نہیں سوائے ادھ رنگ" ۱۱۸

سجانت، دانت سے دانت بجنا — "سازوں کو صدا نہیں کمی سجانت
اب بجتے فقط ہیں دانت سے دانت" ۱۱۸

آثار — "منگا کے گوشت کا ہے پاسے آثار"

زہر مارنا — "کرے ہے زہر مار ان چاولوں کو" ۱۳۱

ٹینا = ضد کرنا — "پھر اس میں کوئی جو ٹرٹ کاٹتے ہے" ۱۳۱

لچار، چچا — "کباب اب مانگنے آیا ہے لچا
عوض اب اس کے لے مجھ سے یہ چچا" ۱۳۲

کانی کوڑی — "کہ کانی کوڑی اک بیگم نے دی ہے" ۱۳۲

کوے اڑانی — "تبادلہ کا تمہیں کوے اڑانی" ۱۳۳

دود (دودھ) تی نابود "پلا دو اس کو انا جی ذرا دود" ۱۳۴

چھٹی کا دودھ یاد آنا "غضب انا کو اپنی یہ دکھایا
کہ دودھ اس کو چھٹی کا یاد آیا" ۱۳۴

کہانا — "کرو کر تو ہماری تم کہاؤ" ۱۳۴

بوچی — "مگر اب تجھ کو کرڈالوں کا بوچی" ۱۳۴

تھپیڑا کھانا — "ذرا سا تو ڈکر کھایا جو پیڑا
تو کھایا ساتھ ہی اس کے تھپیڑا" ۱۳۴

کٹا — "ارے باندھی۔ یہی اس کے پٹا
نہیں کمبخت کے دو منہ میں کٹا" ۱۳۵

بڑھیا کا کاتا کتوانا "نہیں کتواؤں گی بڑھیا کا کاتا" ۱۳۵

کچھ چلم، سلفہ کرنا "چلم جو آپ کی کچھی رہی تھی
سو سلفہ اس کا کر اس شخص نے پی" ۱۳۶

سکوری، پوری — "جو رس گنے کا مانگے اک سکوری
عبدا اس کی کریں یہ پوری پوری" ۱۳۶

چلبوق تیبی — "کسی کو جس نے دی انعام چلبی" ۱۳۶

سوکھا لگنا — "لگا تھا کہ کچھ تر کو جو سوکھا" ۱۳۷

کھتے — "کہ جیسے برف خانے میں پڑیں کھتے" ۱۳۷

پرکھیا — "نہ ہو کیوں ایسے مطبخ کا پرکھیا
کبھی اٹھتے دھواں دان کا نہ دیکھا" ۱۳۸

پنیدا — "جو خان دیگ کا پنیدا جلے ہے" ۱۳۰

چپڑ حسندہ — "ہے جو اک دزد سگ چپڑ حسندہ" ۱۴۹

چوٹی — "جوں سرا میں ہو چوٹی کتیا" ۱۳۹

کلی تیلی — "جیسے کتے کو پلٹے ہے کلی" ۱۴۰

ڈار مونث — "ڈار ہرنوں کی اس نے ماری ہے" ۱۴۰

ہڈی گڈی — "ہڈی گڈی بچی یہ کھاتا ہے" ۱۴۰

لتری — "ایک یہ لونڈی جو گھر میں ہے لتری" ۱۴۳

جھی، رجی — "اور نہ جو دزد کی لے ہے جیب جھی
گال کاٹے ہے بہلی ہی جھی" ۱۴۳

مشتری نقارے — "دھرے اوندھے ہیں مشتری نقارے" ۱۴۳

کب — "پیٹھ پر کب ہے لٹی گردن ہے" ۱۴۴

شتر تی پر، بغبغانا — "ایک دن بغبغا کے ایک شتر
آپڑا تھا جو ایک عورت پر" ۱۴۴

پونجی — "غرض پونجی جو ہے سارے جہاں کی" ۱۴۷

نلاہٹ، — "نلاہٹ یہ کہ نیلم جس کو دے ماج" ۱۴۸

امتیازی — "گل صد برگ ہے یہ امتیازی

کہ لے خوباں کریں باہم جو بازی
تو کوئی ہاتھ سے ان کو گرا دے
یقین یہ ہے کہ آنکھوں سے اٹھا دے" ۱۴۹

جال بندی — " جو دیکھیں اس پہ کار جال بندی" ۱۵۱

جدھر جدھر مذکر — " وہ ہیں کس گھاٹ کے جدھر دو دھارے" ۱۵۲

لم چھوٹی — "رسیلی نرگسیں لم چھوٹی مخمور یہ قیامت ہیں وہ آنکھیں چشم بد دور" ۱۵۲

چنیا پاتی — "ٹھنکی ناز وہ اس پہ چنیا پاتی" ۱۵۶

اشتیاقی — " تو تیرا ہوں اشتیاقی" ۱۶۹

شمول مذکر — " واقعی ہے تم میں ہمت کا شمول" ۱۷۶

بیٹا ساقد — " وہ چینی رنگ اور قد بوٹا سا" ۱۸۱

دکھڑا — "کس سے کہوں آہ اپنے جی کا دکھڑا" ۱۸۴

راجا روٹھے گا اپنی نگری لے گا — " کیا اور کرے گا یہ مثل ہے مشہور
راجا روٹھے گا اپنی نگری لے گا" ۱۸۴

سرمایہ — "سرمایہ دلائی ہے سو دیجئے ورنہ" ۱۸۷

دوش دیا — "قسمت ہی بری ہو تو کسے دیجئے دوش" ۱۸۸

اونچی دوکان اور پھیکا پکوان — " دکھلاتے جو مہر و مہ سے گردوں دکان
اس کہنے کیا ہو کوئی اس کا میزان
بس دیکھ لی اس کی گرم بازاری واہ" اونچی الخ ۱۹۵

جھلڑا مانگنا — " مانگے ہے تو ملنے کا جھلکا پیارے" ۲۰۳

بڑے صاحب — " برتھی جو وہ نام بر نصاری کے نثار
جو رد کبھی ہوئی تو پھر بڑے صاحب کی" ۲۰۳

علامہ "علامۂ دہر ہے وہ فتنہ انگیز" ۲۱۳
صاحب کلاں "کار تو تنگ بھی ہو مارت اس مکاں کے آگے
دے صاحب کلاں والا در پہ کھڑا ہو پہرا" ۲۱۷
میرؔ مفتوح المرا "رکھتے ہیں اک برج میں آپ دھیر شکوہ" ۲۱۷
شرفاؤں "جہاں میں اب شرفاؤں کا قدر داں آیا" ۲۱۸
گٹ سٹا "لگایا کھینچ کے گٹا وہ ہو کے لبس تنا" ۲۲۷
پانی "کہو نہ مسعود ہے یہ مردود ہے وہ پانی انہیں دلالی" ۲۲۹
آلا "تڑپتے ہیں تو ٹانکے ٹوٹتے ہیں زخم آنے کے" ۲۳۲
منزل جھنکائی "مجھے منزل جھنکائی زور تولتے واہ اے پیارے" ۲۴۶
تشریف فرمانا "ہم ہیں مضطر تم نے جو تشریف فرمائی نہیں" ۲۴۷
لوچ "یہ تیقن سقانہ دیکھوں گا گر ان آنکھوں کا لوچ" ۲۴۰
سکوری تی کوری "مجھے گلگیوں کی پی اک دو سکوری" ۲۴۹
زورا زوری "ملا آنکھیں نہ لے گو زورا زوری" ۲۴۹
کلچڑی، گجی "حضور حشر نہ دکھیں جو کلچڑی گجی" ۲۵۳
ٹکڑ گدا "ٹکڑ گداؤں کو دے چرخ منصب شاہی"
دھیتور، مراتب وماہی "ستم ہے پائے جو دھیتور مراتب وماہی"
قصباتی "کریں ہیں ریختہ گوئی کا قصد قصباتی"
کھاتی "مصور کا لگے کام کرنے اب کھاتی"
ڈھڈو "عجب ہے سو کھی سی ڈھڈو بھی کھول کر جو زباں"
طعام کرنا "طعام کرنے لگا ظرف نقرئی میں کہار" ۲۵۲
بڑتلے کا سجھنا، بڑبڑ کرنا "جو بڑتلے کا سجھتا کرے تھا اب بڑ بڑ"

کہ جس کو کہتے ہیں پری کی ضامنو کیا ہے"

پودنا، پدڑی "جو پودنا کہے ہوں یہاں ہما یہ عنقا ہے
تو سو گئے پدڑی بھی پھر اس کا کیا اچنبھا ہے"۔

کوا ہنس کی چال چلے اپنی بھی بھولے "کہ بھولے اپنی بھی کوا چلے جو ہنس کی چال"

پھدکی "پھنسے گی اس پہ جو پھدکی بھلا بھلا پر و بال"

پوپلا، بھانڈنی "پوپلے نے اک بھانڈنی کو پا کے اکیلا" ۲۵۶

دھتکارنا، پوت زنبورا "دھتکار کے کہتا ہے کہ اے پوت زنبورا" ۲۵۷

پھنبڑ بیلا "جار پچھ لڑا تو کہے بھانڈوں میں پھنبڑ بیلا"

جروا "بات اپنی جروا کو جس کے گلے یہ جا چپٹا تا ہے" ۲۵۹

برانی "کہتا ہے نہ کیوں کھاؤں بتاؤ او برانی" ۲۶۰

سگی، نکٹی "تھی اس کی سگی نانی وہ نکٹی جو تھی رانی"

ضربا (از ضرب) "ہنڈلی نے جو ضربا ہے تو کہلائے ہے مرزا" ۲۶۰

چھچھوندر، بھچھندر، نکھٹو "کہتی ہے کہ چھچھوندر ہے بھچھندر ہے نکھٹو"

چیپٹ باز "چیپٹ باز ہیں شہر میں جتنے ان کو اپنے گھر میں بلائیں"

گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے "مثل دی در پیش ہوئی یہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے" ۲۶۲

ناچنے نکلے تو گھونگھٹ کیسا "کیوں نہ عمل پھر اس پر کیجئے ناچنے نکلے تو گھونگھٹ کیسا"

بھتیجے سے بیگانہ بھلی "آؤ دکھا تو جتنی پہیلیں بھتیجے سے بیگانہ بھلی"

کھڑاگ "اپنے کھڑاگ کو تو صاف فراموش کرے" ۲۷۲

یاد لگانا "ایسی یاد اپنی لگاؤں کہ بہت یاد کرے"

عنقریب ہونا "غرض کہ مرنے کے ہوں عنقریب ہو ظالم" ۲۷۷

بلکان با علان نون "نہ تجھ بغیر ہوں بلکان ہی تو کا خر ہوں" ۲۷۸، ایضاً ۲۸۲

بچاؤ — "سخت مشکل نظر آتا ہے مرے کا بچاؤ" ۲۸۷

ستھری پوشاک — "ہے جی میں کہ اب ستھری سی پوشاک بدلئے" ۲۹۳

دبنگا — "مظلم ہوں دبنگے جہاں ہیں دو دریں کو چیرے"

ٹولی — "واں بیٹھے ہے جس جا کہ زنانوں کی ہو ٹولی" ۲۹۳

بجرا — "کچھ شادی جو گھر میں ہو تو بھیجے اسے بجرا"

نعل بسکون ع — "اک نعل لگا دیجئے جو اسپ عراقی" ۲۹۴

اڑیل بکری شبکور — "اڑیل بکی ہے اور بکری تی اور تسبیح پہ ہے شبکور"

مخمور — "موزے کو پکڑ لیوے ہے جھپٹ اور ہے مخمور" غا زور ۲۹۴

کسی کی تسبیح جپنا — "احمق ہیں جنہیں مرد کی تسبیح ہے جپنی" ۲۹۶

جپنی — "یاں شوق سے بس بھر گئی جب جپنی سے جپنی" ۲۹۷

کشت کار کرنا — "اگر کچھ کشت کار اب تو کرے گا" ۳۲۴

خوزریدن — "قابل خست رہین اک طرفہ ہے نقل" ۳۲۷

اندھیاری — "یا کہ ساون کی رات اندھیاری" ۳۲۸

بڑھیل — "مانگیں ہیں اس بڑھیل کی جو اٹھا"

ٹنڈ ٹنڈرا — "ایک ٹنڈے سے جو لگی ملنے
ڈال کر ٹنڈ [illegible] لگا سب ملنے"

کسی کی دہائی پھرنا — "شہر دو جہاں میں جس کی پھرتی ہے دہائی" ۳۳۷

من بعد — "من بعد شہادت تھا ادھر دو ہی حسین" ۳۴۱

نچھاور — "روح نوشہ کے سوا تھی نہ نچھاور کے لئے" ۳۴۴

من وعن بدون کشیدہ نون اول — "من وعن تو یہی یقین ہے کہ کہا جائے کہاں" ۳۴۵

دغائی — "تو غضب دیکھو کہ وہ قوم دغائی حیلہ ساز" ۳۵۲

تیرِ قِ اکبر "سلامی جس کے مہر بمہ ہیں اس تیر کا تیجا ہے" ۳۵۴

کھاٹ کھٹولا "لاتے ہیں کھاٹ کھٹولوں پہ جو لاشوں کو دھرے" ۳۵۶

گھٹنیوں چلنا "اصغر جو چل کے گھٹنیوں آجاتا تھا ذرا" ۳۶۵

بخت بطور جمع، کوکھ جلی "ہاں سوختت بیہ تجھ کو کہ جلی کے بخت" ۳۷۵

تمانی "وہ جو ننھی سی اک تبر تمانی ہے" ۳۷۸

بھیا جان "دکھنی یوں زینب دکلثوم تھیں اے بھیا جان" ۳۷۸

بھیا اصغر کو یہ جو کاتی تھی میں دیکھا ۳۸۴، دکھیاری ۳۸۴، جھولے میں تھپ لانا ۳۸۸، جیسی جو سنا ۳۸۸، گھٹنوں تلے کھاتا ہے ۳۹۱، گھر کو یوں دیکھے تھے جیسے ہو کوئی جانور اسا ۳۹۱، پھڑک جانا ۳۹۲، گھٹنیوں چلنا ۳۹۲، اودھر اگھر ۳۹۲، دل میں حسرت رہے ملنے کی جو دم جا دے چوک ۳۹۴، کنٹانا ۳۹۴، دکنانا ۳۹۴، بدحال ۳۹۵، جبل پر نزاع آیا ۴۰۱، چپکے سے میں سرکا ۴۰۱، تھا نقحل میں لباط میں سر غالیچے لٹا ۴۰۱، نسیم کا جھونکا فی روکا ۴۰۲

ستونہ "یا مرے کبر میں تھا یا دم میں اٹک کے گھر گیا
یہ دل بیتاب کبھی اچھا ستونہ بھر گیا" ۴۰۲

سودا دست بدست بکا ۴۰۲، کلنک کا ٹیکا ۴۰۴، دل سوخت کو مرت سے پڑا آہ کے باعث ۴۰۶، ایذا دہند ۴۰۶، احوال قلم بند کرنا ۴۰۷

وار وار ہونا کسی کے "کیوں نہ ہو جاؤں میں اس صورت کے جانی وار وار" ۴۰۸

بلنے وار دار کر دینا ۴۰۸، "کانٹے کا جھاڑ" ۴۰۸، سیج بدلنا ۴۰۹، کھل کھیلنا ۴۱۰، البیلا ۴۱۰، خیال باندھنا ۴۱۱، مردم آبی ۴۱۳، کسی بات کی دھن باندھنا ۴۱۳، کس کے جانے کی ستی آہ کہ سن بیٹھے ہیں ۴۱۳

سانگ، سجنی بجا انگ غور کر اس کو تو ہی دلا بھر کیا یہ گریہ ملکا ہیں

کر کی سبزہ رنگوں سے اور گھر میں بھونی بھانگ نہیں" ۴۱۳

دوسرا پھیرا ۴۱۴، لیٹر ۴۱۴، گلشن میں خزاں سے بھی ڈیڑھ نوبت لگی ہو ۴۱۹

گورے چٹے منہ، پٹے منہ " وہ شوخ سج کے ہیں اے ماہ گوٹے چٹے منہ

یہ جھائیاں تو دکھاتا ہے ان کو پٹے منہ" ۴۲۱

لونہ وارے سے ملے گی دستگرداں چیز ہے ۴۲۱، جی جلانا تو دیکھو بال رہے جی ۴۲۲
کیسے لسنبتہ مکا شہر نہیں ۴۲۳، جنگلے پڑے کا سودا ۴۲۴، لگا لگانا ۴۲۵، تانا بانا لگانا
۴۲۶، ناحق جھوٹ بجلا کر کھائے (مثل) ۴۲۶، زرا تو اے اینڈ سے چونک تو کس نیند
سوتا ہے ۴۲۶

سالن مذکر بشرہ صحت تن " دل ہے پریں مضطرب اور سانس اکھڑا جاتا ہے ۴۲۶
آواز بدلنا ۴۲۶، آنڈو ۴۲۶، کاغذ کی بتیاں ۴۲۷، اپنے اور اس کے لئے حاکم کے
ہرکارے چھٹے ۴۲۸، چیچک مونث ۴۲۸، خانۂ دل میں لگانے لگا وکاما کوئی ۴۲۸
کلیجا پکا دینا ۴۲۸، چل چھوٹے ۴۲۹، ڈر کے پڑنا ۴۲۹، سادی وضع ۴۲۹، بھار
پڑتی ہے ۴۳۲، خطرات ۴۳۹، ارے ظالم مجھے تجھ پر قیامت پیار آتا ہے ۴۳۹
لاچار ۴۴۰، وہ دل کو بحر آتش میں سمندر وار لے ڈوبی ۴۴۰، انجن کلا مونث ۴۴۱
اس پینٹھ میں کس شخص کی بہبودی ہے ۴۴۱، غم آلود ۴۴۱، شب وتن اسد کے اور
روز جدائی (رق) یاد آگئے ہے ۴۴۲

(معاصر: ح ۳۶)

لسانیات

(۱) ارگجہ یا ارگجا : کتب[1] فارسی "ارگجہ بفتح ہمزہ و سکون را و فتح کاف فارسی و جیم و ہای مکتوب - یک سیر و ربع کم صندل و دو تولچہ اگر و میدہ و سہ تولچہ چوب و دیبا یک تولچہ ربع بنفشہ و گیلہ.. و نیم ماشہ کافور و یازدہ شیشہ گلاب یکجا و در دو در تابستان بر بدن مالند و اتد ایند"-- (آئین اکبری جلد آئین خوشبو خانہ صفحہ ۱) "ز چوب و در دوش پدیدار ای چو سینہ را زار گجہ تر و دان لباس شیرازی یافت" دیوان کلیم مشرقیہ[2] ۳۱۴ ورق ۱۰ "نخود تا تنگ در آغوش کشیدہ است مرا آن قبا تا بردوش ارگجہ پوش آمدہ است" دیوان عالی مشرقیہ ۳۷۰ ورق $\frac{۱۳۵}{۲}$ "مرد شاہد باز را باید کہ پس بصفا و لطافت و لباس و جز ہ باشد عنبر و ارگجہ و بو مالیدہ.." تحفۃ الہند جلد ۲ مشرقیہ ورق ۸ (عبدالواسع (عبدالرزاق گلسانی ب) فی غرائب اللغات مشرقیہ ۲۳۷ ورق ۸) میں ارگجہ کی فارسی پرگنہ تبانی ہے "آمدہ در عہد محمود شاہی) تو فوائد الالفاظ (نسخہ راقم) میں اسکی تردید کی ہے "پرگنہ ماخوذ است از پراگندن در یں صورت باید کہ آں چیز خوشبو خشک باشد و اہل عالم عبیر پس عیر ارگجہ باشد زیرا چہ ارگجہ را با آب حل کردہ بر بدن و جامہ مالند چنانکہ مرسوم است و بعضی گویند تتاری دیدہ" مخلص کی مراۃ (مشرقیہ ۱۰۸ ورق ۲۷) میں ہے "نسخہ ارگجہ کہ از بیاض مرزا حسن صاحب نوشتہ شد چوب بیا جادتری الاپچی خورد سنبل الطیب.. صندل ملاگیری یک دو ماشہ سعدکوفی بیخ بنفشہ اظفار الطیب یعنی نکھ لکس بریاں کردہ باشند عطر گلاب ہر یک نیم ماشہ کھوند زعفران قرنفل ہر یک یک ماشہ کافور یک سرخ عود غرقی چہار ماشہ مشک خالص سہ سرخ موم سفید کافوری چہار ماشہ سلارس بقدر برداشت داغ این ہمگی اجزا۔ سوای عطر گلاب نیم کوفتہ ساختہ در گلاب کہرل نمایند بمرتبہ کہ سرمہ سا شود و بعدہ سایہ نیکان محفوظ خشک نمودہ نگاہ دارند و ہرگاہ بخواہند در گلاب حل نمودہ و نیم ماشہ عطر گلاب را اضافہ نمودہ در پیالہ

---

1. کتب فارسی یا کتب انگریزی سے وہ کتابیں مراد ہیں جو ان زبانوں میں ہیں اس سے قطع نظر کہ ان میں اگر الفاظ کے معانی وغیرہ بیان کیے گیے ہیں تو وہ کس زبان کے ہیں 2. مشرقیہ = کتب خانہ مشرقیہ پٹنہ۔

چلیپی ریزند وبطور ارگجہ بر سینہ مالند ای جوان رعنا ہر گاہ این تیمہ ارگجہ بالیدہ و پوشش زیر گردد بسیت
معطر گردد کہ بوی گل بنیا باز از جیب می آید و گرد سر می گردد" (کذا)۔ مراۃ درش۔ ۵ سے معلوم ہوتا ہے
کہ شبینہ کے موقع پر بادشاہ کی طرف سے امرا کو پان کے ساتھ ارگجا بھی پیش ہوتا تھا۔ صاحب بہار عجم
(جلد ا ص ۳۳) نے وضاحت لکھا ہے کہ یہ ہندی لفظ ہے۔ غیاث اللغات میں ہے کہ "خوشبوئیست
مرکب از صندل و گلاب و کافور و مشک و عنبر و روغن سحق، سازند" ص ۳۰ فرہنگ آنند راج میں
بھی یہی ہے۔ رشک نے نفیس اللغۃ میں لکھا ہے "ارگجا بروزن حیا عطر مصالح باشد کہ بدل و خوشبوئیہا
در دیگ انداختہ عطر کشند" ص ۱۳۔ کتب انگریزی: شکسپیر نے ارگجا کو زردی مائل خوشبو لکھا ہے
اور ارگجی (سیاہی معروف) ارگجے میں رنگی ہوئی چیز۔ فیلن نے اس کا اعادہ کیا ہے۔ فیلن نے زائد بات جو
لکھی ہے یہ ہے کہ ارگجا مارواڑی میں ارگجو اور سہارن پوری بولی میں ارگجا ہے۔ اس کی کتاب میں یہ سوال
وجواب بھی ہے: "آدھوا اور اساراہا تھی جن نے پایا لایا (کذا) چھپاتی جواب ارگجا"۔ پلیٹس نے ارگجا
ہندی اور ارگجہ فارسی لکھنے کے بعد یہ بتایا ہے کہ ایک نسخے کے مطابق اس کے اجزا صندل، عرق گلاب،
کافور، مشک، عنبر اور کیسر ہیں۔ یہ بہار کے ماتحت میں اے ارجی (کذا)؛ عبیر کے جو یا موئے آنال (کلیات
ولی اشاعت ثانی انجمن ترقی اردو، ضمیمہ جس میں وہ اشعار ہیں جو کلیات کے کسی ایک نسخے میں ہیں ص ۹۵)
عنبر اور ارگجا کچہ (کذا) رومال" دیوان فائز متوفی ۱۱۵۱ھ ص ۳۰۔ لفظ تاجی میں ارگجا ہے
مگر دیوان میں کاتب نے 'ارگجا' کی جگہ 'کجا' لکھا ہے کسی دوسری جگہ ارگجا نہیں)۔ "دھوم آونی کی
کس کی گاتش میں پڑی ہے اتھ ارگجے کا پیالہ نرگس لیے کھڑی ہے" انتخاب دیوان آنند رام مخلص۔
"اور اس پر ارگجے کا عطر مل تسلیقی سے لگا کتی پہ صندل" مثنوی گلزار ارم از میر حسن
ص ۱۶۱ (یہ سحر البیان کے ساتھ چھپی ہے اور کلیات مخطوط میں بھی ہے)۔ "کیا مجموعۂ خوبی انھوں کو سب
کے مجلس میں وہ آ بیٹھی تھی شب جوتی میں تھوڑا ارگجی لے کر" دیوان مصحفی (حصہ ششم قلمیہ) "کنٹھوں
میں عطر سہاگ مہک رہی ایجا" (نصیر الدین حیدری) ارگجہ محمد شاہی (فسانۂ عجائب الہ آباد
ص ۱۲۷)۔ "ہتابی" نے لکھا ہے ایک مرکب عطر کا نام "سودا نے تنگ باز کی ہجو میں مونڈھوں پہ ارگجا ملی
ہے جب زرد اس کو وہ باز کہتی ہیں سب" (امیر اللغات جلد ۲) لیکن اس وقت یہ پیش
نظر نہیں، عبارت آصف اللغات جلد ۴ سے منقول جس کا شعر بھی دیا ہے)۔ سودا کا یہ شعر
کلیات مطبوعہ اور کلیات کے ان قلمی نسخوں میں نہیں جن کی طرف اس وقت رجوع ممکن ہے۔
"مستعمل ... ذکر خوشبو، ایک قسم کا مرکب عطر غالیہ۔ اس خوشبو کا نام کبھی ارگجا ہے جو فاتحہ سوم کو ...

ایک پیالی میں گلاب، برادۂ صندل، مشک، کافور، عنبر وغیرہ سے بناکر ہر ایک فاتحہ خوانی کے سامنے
پھول ڈلوانے کو دیا جاتا ہے"۔ فرہنگ آصفیہ جلد ۱۔ آصف اللغات جلد ۴ میں ارگجہ پوش
(جیم فارسی سے) بھی دیا ہے۔ عالی کے شعر کی بنا پر ہے اور ج کو فارسی شاید کاتب نے بنا دیا ہے۔
نئی بات اس کتاب میں صرف یہ ہے "دکن میں ارگجا ایک خاص قسم کی منجمد خوشبودار زرد رنگ
مرکب کا نام ہے جس کو مثل عطر کے جسم میں ملتے ہیں، خصوصاً سردی میں ہاتھوں پر بعد غذا اور تیز
چیزیں پکانے۔ جلد تر کٹنے نہ پائے۔ دلھنوں کے لیے بلالحاظ موسم اور تقاریب تعزیت میں ارگجا کی
ایک خاص قسم مستعمل ہے۔" ارگجے کے بارے میں کچھ اور بھی معلوم ہوا ہے، یہ حصہ ۴ میں پیش ہوگا

(۲) خبر خضری یا خضری خبر: "کیا اس گل نے خط سے پشت لب سبز چمن میں آج
یوں خضری خبر ہے" انتخاب دیوان آنند رام مخلص (متوفی ۱۱۶۴ھ) "سبزے نے تیرے خط کے آنے
کی دھوم ڈالی خضری خبر اڑی ہے تحقیق ہو کے آخر" کلیات میر حسن، مثنوی ۳ ورق ۱۳۳/۲۰
و تذکرۂ میر حسن۔ "عرائض بیگمات۔۔ آمد مندلیح بود کہ خبر تہنیت۔۔ بگوش رسیدہ، چشم
براست۔ برزبان۔۔ گذشت خبر خضری رسیدہ باشد، ارقام نمودیم۔۔ بر عرائض دستخط شد کہ
انشاء اللہ زود می آئیم" واقعات عالم شاہی مصنفہ پریم کشور فراقی دہلوی واقعہ ۱۲۱۱
ھ۔ شکسپیر اپنی لغت (۱۸۳۴ء) میں لکھتا ہے: "report, sudden
news; guissing what is to happen; خضر was..
skilled in divination; and hence, when from
certain symptoms, the public guess at the
intentions of government & co, intelligence
of such intentions is called "خبر خضری"۔ فوربس (۱۸۶۶ء) اور پلیٹس (۱۸۸۴ء)
نے بھی یہی لکھا ہے، لیکن اسٹائن گاس نے ٹو پیپین "شکسپیر وغیرہ کے قول کا اعادہ کر کے تحریر کیا ہے:
as prompted or set afloat by.. خضر, a skilful [illegible]
اسند، ام مخلص کی مرآۃ شمس البیان، طیش، مخزن الفوائد، انگہت، فیلن کا لغت، فرہنگ آصفیہ
= اور نور اللغات اس سے خالی ہیں۔

(۳) "خضری قبر سچ ہوتی ہے" خزینۃ الامثال مؤلفہ حقیقت (۱۲۱۵ھ) اور فیلن پردرس

ایک (طبع سنہ ۱۸۲۳ء) اور امثال ہندی حصہ ۲ مؤلفہ کالی چرن (طبع سنہ ۱۸۶۰ء) میں موجود ہے
لیکن "مر"، فرہنگ اردو وغیرہ میں نہیں۔

تنقید: تنقید، لیکن جیسا کہ عام طور پر معلوم ہے یہ جعلی مصدر ہے جس سے عرب واقف نہیں۔

اس کے استعمال کی قدیم ترین مثال جو میرے علم میں ہے ضیا برنی معاصر خسرو کی تاریخ فیروز شاہی میں ملتی
ہے "در تنقید روایت و تعریف رواۃ" ص ۱۰۔ شیرانی مرحوم نے ضمیمہ تنقید شعر العجم میں (ص ۵۵۲) عبد اللہ
خان اوزبک کے ایک درباری پاینده محمد قنقانی تخلص کی ایک کتاب کا ذکر کیا ہے جس کا تاریخی نام
تنقیح الدرر ہے (سنہ ۹۹۹ھ) فہرست کتب خانہ محزونہ بمبئی (عدد ۵۷۹) میں ایک کتاب تنقید الکلام
المنسوب الی حوت الانام ہے۔ اس کے مصنف کا نام حافظ ابو الاحیا محمد نعیم ہے۔ اور مطبع نول کشور
میں سنہ ۱۲۸۳ھ میں طبع ہوئی تھی۔ ان مثالوں سے یہ ثابت ہو گیا کہ بعض اصحاب کا یہ خیال کہ شبلی اس لفظ
کے موجد ہیں، صحیح نہیں۔ یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ اس لفظ کو انھوں نے زندہ کیا ہے؛ اردو میں عام
استعمال ان کی بدولت ہوا ہو تو عجب نہیں۔ زمانہ حال کے ایرانی مصنفین (مثلاً آقای پور داؤد)

(معاصر: ح ۱)

فرہنگ آصفیہ پر تبصرہ

فرہنگ آصفیہ (= آصفیہ) جلد ۳ کے آغاز میں ترقی اردو بورڈ کی طرف سے اطلاع دی گئی ہے کہ "آصفیہ کی کمیابی، افادیت اور اہمیت" کے پیش نظر فیصلہ ہوا کہ اسے فوراً "آفسیٹ کے ذریعے" شائع کیا جائے۔ غلط نامہ جو ہر جلد کے آخر میں ہے، حذف ہو، اور اس کے مطابق متن درست کیا جائے۔ بورڈ نے جن ۴ جلدوں کا عکس شائع کیا ہے، ان کے بارے میں یہ بتایا گیا ہے:

"جلد سوم ۱۸۹۸ء میں، جلد چہارم ۱۹۰۱ء میں اور جلد دوم ۱۹۰۸ء میں صرف ایک ایک بار چھپی، جلد اوّل ۱۹۱۸ء میں کچھ اضافوں کے ساتھ دوبارہ بھی چھپی تھی۔"

اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ جلد ۱ پہلی بار کب چھپی تھی۔ جلد ۱: دیباچہ اور رموز ۱۷ صفحات (= ص)، لغات الف تا ت ص۲ تا ص۶۵۶ (ص = صفحہ)۔ جلد ۲: لغات ٹ تا ژ ۲۲۴ ص، جلد ۳: لغات س تا ک ۴۶۶ ص۔ جلد ۴: لغات گ تا ی ۹۳۷ ص، خاتمہ وغیرہ ۴۳ ص۔

مؤلف آصفیہ سید احمد دہلوی ۱۲۶۲ھ میں پیدا ہوئے۔ (دیباچہ ص۱۵)۔ انھیں بقول خود "لڑکپن ہی سے علم زبان اور تدوین لغات کا "عشق" تھا۔ "لڑکپن کا کھیل کود" اور "ارمان بھری جوانی کا لطف" اگر تھا، تو یہ کام "کمانے دھانے کا فرضی دربار" وہ اس کو سمجھے۔ لوگوں نے از راہ خود نمائی اعتراض کیے۔ مسافرت[1] کے ہاتھوں مار (کذا) باپ نے بچھڑنا، اولاد نے دنیا سے گزرنا شروع کیا" (دیباچہ ص۳۶ ص۳۷) ایک "دوست نما دشمن" نے ۳½ ہزار روپے غصب کر لیے (ص۱)۔ بڑھاپا آیا، توانائی نے جواب دیا، بینائی رخصت ہوئی[2] "جمع پونجی" ختم ہوئی" قرض خواہوں

۱۔ بقول خود فیلن کے "اسسٹنٹ ڈکشنری" (کذا) رہے (دیباچہ ص۳۷)، مگر مؤلف نے یہ نہیں بتایا کہ یہ تعلق منقطع کس طرح ہوا۔ آصفیہ میں فیلن کی لغت پر اعتراضات ہیں، مگر ان کی وجہ فیلن کی تنقیص نہیں۔ ان لوگوں کے لیے جنھوں نے مؤلف کی جگہ لی تھی، توہین آمیز الفاظ استعمال کیے ہیں۔ ایک جگہ انھیں "کمسن بچونگڑوں" کہا ہے۔ ۳ ص۱۳۲۔

۲۔ مؤلف نے تو آنکھیں گنوائی ہوں گی، مگر یہ لغت اردو والوں کے لیے جو اس سے وابستہ تھے، بڑا منحوس ثابت ہوا۔ کئی جن میں سے ایک ان کا چھوٹا بھائی بھی تھا، کام کرتے کرتے مر گئے۔

نے حساب لیا" یاروں نے خود غرضانہ مالشیں کیں" انھوں نے جس طرح ہو سکا، قرض ادا کیا۔ یہ سب کچھ ہوا، مگر ان کا عشق اپنی جگہ پر رہا۔ پہلے انھوں نے مجموعۂ "مصطلحات اُردو" تیار کیا۔ مگر اس کے چھپنے کا انتظام نہ ہو سکا۔ یہ تو کچھ ایسی بڑی بات نہ تھی، ان کے عشق نے ان سے وہ کام لیا جس کا جواب دنیا میں شاید ہی ملے۔ یہ ارمغان دہلی کی تالیف ہے۔ "ایک بہت بڑی بسیط لغات مع محاورات و اصطلاحات" تھی، جس میں "ایک ایک لفظ کی وجہ تسمیہ، زمانۂ تکوین، اور اس کے مادّوں پر بقدر معلومات و حسب سامان خداداد قلم فرسائی کی تھی"۔ ایک کتاب لغات النسا بھی ان کے قلم سے نکلی۔ مجموعۂ مذکور کے انطباع کا انتظام نہ ہو سکا تھا، تو ارمغان دہلی کے چھپوانے کے لیے روپے کہاں سے آتے: ناچار مولف نے اس کا خلاصہ تیار کیا اور کئی برس تک ہندوستانی لغات کے نام سے رسالے نکالتے رہے ("ص ۳۶") اس کا پہلا حصہ" اپریل ۱۸۸۷ء میں طبع ہوا ("ص ۱) عشق نہ تھا، تو رقیب بھی پیدا ہو گئے، ان سے مولف کو "بہت سا نقصان بھی پہنچا، دیباچہ ص ۳۶ میں انھیں "تصنیف کے اچکے" کہا ہے، اور ص ۱ میں ان کے متعلق یہ لکھا ہے:

"تصنیف کے ڈاکوؤں نے ۔۔ دن دہاڑے ڈاکہ (کذا) ڈالا، لیکن اس خدا کی خدائی کے قربان جائیے، جس نے ان نامرادوں کی مرادوں کو انجام پر نہ پہنچنے دیا۔"

'نامرادوں' جمع ہے۔ مگر اس جگہ مراد صرف امیر مینائی سے ہے، جو امیر اللغات کی دو جلدیں شائع کرنے کے بعد نظام سے مدد حاصل کرنے کے لیے حیدر آباد گئے تھے اور وہیں مر گئے تھے۔ ناظرین اس پر تعجب نہ کریں، یہ معاملہ عشق کا ہے اور مشہور مصرع ہے۔ "عشق از این بسیار کردست و کند"۔ یہ بھی پیش نظر رکھیں کہ غلط یا صحیح امیر کی کتاب کے بارے میں ان کی کیا رائے تھی: جلد ا میں لفظ "امیر" کے تحت مرقوم ہے:

"برس (دیباچہ ص ۱ میں ڈیڑھ برس) روز بک الکمل الاخبار نے اس کی خاک اڑائی، اور ثابت کیا کہ فن لغت اور ہے اور فن عروض اور۔"

۱۔ مولف نے صراحتہً کہیں نہیں لکھا کہ ارمغان دہلی کا کیا حشر ہوا۔ مگر دیباچے (ص ۳ تا ص ۶) میں اپنے یہاں آتش زدگی اور اس کی وجہ سے اپنی تصانیف مطبوعہ و غیر مطبوعہ کے ضائع ہو جانے کا ذکر کیا ہے، ظاہراً ارمغان دہلی بھی نذر آتش ہوئی۔ مگر بڑی حیرت کی بات ہے کہ اس موقع پر ایسی کتاب کا جو دنیا میں اپنا نظیر نہیں رکھتی تھی، نام نہ لیا۔ اس کے ضائع ہونے کا تو ماتم کرنا تھا، بلکہ ایک روز اس کے لیے مقرر کرنا تھا کہ ہر سال لوگ اُردو کے اس المیے پر رویا کرتے۔

مولف کو کس طرح گوارا ہو سکتا تھا کہ ایک عروض داں ان کے "معشوق لغت کو مسخ کرے" امیر پر سرقے کا جو الزام لگایا ہے اس کے ثبوت میں وہ یہ کہتے ہیں کہ امیر نے "آنکھ اور اس کے مشتقات، اور ان کے معانی جو بطور نمونہ چھاپے تھے[2]، یہ مولف نے ارمغان دہلی مطبوعہ ۱۸۷۸ء میں جو کچھ لکھا تھا، اس کی" ہو بہو نقل ہے۔ اکمل الاخبار دہلی میں ڈیڑھ برس تک اس کے متعلق "بحث و مباحثہ طبع ہوتا رہا، ان کی فرو گذاشت (کذا) و عدم تحقیق لغات سے انھیں آگاہ کیا گیا" (دیباچہ ص[1])۔ "ایک کاکوری (کذا) صاحب" پر بھی چوری کا الزام ہے۔ "مولف نور اللغات" نے "فرہنگ آصفیہ" میں سے لفظ "بات" اور اس کے مشتقات کی ہو بہو نقل بطور نمونہ[2] شائع فرمائی ہے" دیباچہ ص[1]۔

مولف لغت نویسی کے میدان میں قدم رکھنے کے بعد سمجھنے لگے تھے کہ یہ ان کے لیے مخصوص ہو گیا۔ اکبر آباد، بنارس، کانپور، لکھنؤ، میرٹھ، لاہور، کراچی، جھجھر، شاہجہاں پور اور دیوبند وغیرہ کے رہنے والوں کا تو اہل زبان میں شمار ہی نہیں، "وہ زباندان ہو بھی جائیں تو اہل دہلی کا لہجہ کہاں سے لائیں گے؟" "اردو سے صرف الفاظ اردو مراد نہیں، بلکہ اس کا لہجہ بھی جو اردو کی اصالت ہے (کذا) اسی میں شمار کیا جاتا ہے" (دیباچہ ص ۶۶) ٹکسالی اردو ان کے نزدیک صرف دہلی کی اردو ہے۔ ظاہر ہے کہ لکھنؤ و کاکوری دہلی نہیں، اور وہاں کے باشندوں کو لغت نویسی کا نااہل قرار دیا جا سکتا ہے، مگر مصیبت یہ آ پڑی کہ دہلی کے ایک ہندو نے ۱۸۸۶ء میں مخزن المحاورات ایک جلد میں شائع کی، یہ تو کہہ نہیں سکتے تھے کہ وہ دہلوی نہیں، پہلے تو، ہ ص ۵۷ میں "گلچھرے اڑانا" کے تحت یہ لکھا کہ "ہمارے نئے محاورہ داں" "مسلمانوں کا محاورہ کیا جانیں، اور اسی کافی نہ سمجھ کر، خلاف دستور محاورہ مذکور کو دوبارہ ہ ص ۶۲ میں ایک مستقل لغت کی حیثیت سے پیش کیا اور "نئے محاورہ داں" (ان کا کتاب نے مولف درج نہیں) پر سرقے کا الزام لگا کر یہ تحریر کیا:

"بلی نے شیر کو سب کچھ سکھایا، مگر پیڑ پر چڑھنا نہیں بتایا۔ اہل زبان اصل اور نقل کا انصاف

۱۔ مولف نے رقیبوں کی تذلیل کی ایک ایسی صورت نکالی ہے کہ شاید ہی کسی اور کو سوجھتی، انھوں نے ایک لغت "کتابی چور" وضع کر کے جلد ۳ میں اسے ایک مستقل لغت کی حیثیت سے پیش کیا اور اس کے متعلق لکھا "تصنیف چوٹا، پرائی تصنیف میں تصرف کر کے اپنی تصنیف قرار دینے والا، جیسے ہماری لغت کے بہت سے چوٹٹے ہمارے زمانے میں دہلی اور رام پور وغیرہ میں ہوئے"

۲ و ء یہ نمونے میں نے نہیں دیکھے۔

کر سکتے اور جو نکات خاص مسلمانوں کے رسوم وغیرہ سے متعلق ہیں، ان میں غور فرما سکتے ہیں کہ کون کہاں کہاں گرا، اور کون کہاں بازی لے گیا"۔

مولّف کے دوست اور آصفیہ کے تقریظ نگار "جناب افصح الفصحا ، ابلغ البلغا خواجہ مولوی (کذا) الطاف حسین حالیؔ" نے بات بالکل صاف کر دی اور لکھا کہ "جامع ڈکشنری" تالیف کرنے والے کے لیے "دہلی کا شریف مسلمان" ہونا ضروری ہے۔

یہ دکھانے کے لیے کہ آصفیہ میں کیا کیا ہے، مولّف نے دیباچے کی کم و بیش ۳۰ سطریں لی ہیں اور مقبول خود نہ صرف "فلولجی" بلکہ "فلاسفی" سے بھی بہت کچھ مدد لی ہے اور "آصفیہ" "اکثر ضروری واقعات، اصطلاحات، مختلف تحقیقات و حالات کے لحاظ سے "انسائیکلو پیڈیا یا ان اُردو کا حکم رکھتی ہے"۔ اور جو باتیں اس سلسلے میں مولّف کے قلم سے نکلی ہیں، ان میں سے بعض یہ ہیں :

"ہندی لغتوں کے مادہ (کذا) کی تحقیق اکثر بیت سنسکرت، پالی، پراکرت زبان سے لے کر فارسی تک جہاں سے ان دونوں کا ایک ہونا ثابت ہے، کی ہے۔ اور اگر ہندوستانی قدیم زبان کا کوئی لفظ آیا ہے، تو اسے بھی بتا دیا ہے کہ یہ سنسکرت کے رواج سے پہلے کی نشانی ہے فلولجی یعنی علم زبان کے ذریعہ (کذا) سے جن الفاظ کا متحد ہونا ثابت ہوتا ہے، انھیں بالتفصیل مع دلائل لکھ دیا ہے۔ اسی طرح فارسی الفاظ کا زبان ژند، پاژند اور دساتیر تک سے سراغ لگایا ہے"۔ ترکی الفاظ میں جو تغیّر ہوا ہے، اس کا ذکر بھی کیا ہے۔

مولّف نے یہ دکھانے کے لیے کہ آصفیہ میں کیا نہیں ہے۔ صرف ۱/۲ سطر لی ہے "ہاں اگر چھوڑا ہے، تو مغلّظات اور فحش چھوڑا ہے"۔ میں جن الفاظ کو فحش سمجھتا ہوں، ان میں سے شاید ہی کوئی ہو، جو آصفیہ میں نہ ہو، ظاہر ہے کہ مولّف کے نزدیک یہ فحش نہیں۔ ان کی خاص توجہ ایک لفظ پر ہے جو کاف فارسی سے شروع ہوتا ہے، جلد ۳ ص۳۰۱ تا ص۳۰۲ میں کم و بیش ۵۰ مستقل لغات ہیں، جن کا آغاز اس سے ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک کے لیے راحت اور ۲۳ کے لیے جرکس کے اشعار بطور سند پیش ہوئے ہیں۔

بلدک کی طرف سے مجلدات آصفیہ کے زمانۂ اشاعت کے متعلق جو اطلاع دی گئی ہے، وہ منبرکی کے آغاز میں ملی گی۔ مولّف نے لکھا ہے کہ ارمغان دہلی کا خلاصہ ایک ماہانہ رسالے کے طور پر پہلی بار اپریل ۱۸۷۸ء میں شایع ہوا۔ ۱۸۸۸ء میں شائع شدہ شماری جلد ا و جلد ۲ میں تقسیم کر دیے گئے۔ اس کے بعد بڑی تقطیع پر جلد ۳ و ۴ بترتیب ۱۸۹۸ء اور ۱۹۰۱ء میں شایع ہوئیں۔ جلد ۱ و ۲ چھوٹی تقطیع پر چھپی تھیں۔ بعض حکّام عالیشان کی راے (کذا) سے بڑی تقطیع پر چھپیں،

جلد ۴ ۱۹۱۲ء میں پھر زیرِ طبع تھی کہ گھر میں آگ لگ گئی اور آصفیہ کی کُل طبع شدہ جلدیں جل گئیں۔ تخسود کن کی دستگیری سے ازسرِنو چاروں جلدیں طبع ہوئیں (دیباچہ، ۴۴) بورڈ کی دی ہوئی اطلاع اور مؤلف کے بیان میں صریحاً اختلاف ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کسے قبول کرنا چاہیے۔

آصفیہ میں مستعمل لغات جلی قلم سے ہر بحث کی ابتدا میں مع حرکات و سکنات مرقوم ہیں۔ مؤلف نے دیباچے میں حرکات و سکنات کے متعلق جو کچھ لکھا ہے (ص۲۷) میں نے لغات کا تلفظ اسی کے مطابق کیا ہے۔ مؤلف نے ہر لغت (استثنیات سے قطع نظر) کے بعد اس کی اصل بتائی ہے، پھر اس کے معنی یا معانی درج کیے ہیں۔ مؤلف نے کہیں لکھا ہے (کہاں' یہ بعد کو بتایا جائیگا) کہ پہلے لغوی معنی دیے گئے ہیں۔ اگر کوئی ہدایت اس کے خلاف درج نہیں، تو یہ سمجھا جائیگا کہ لغات کی ابتدا میں جو معانی ہیں' وہ لغوی ہیں اور مؤلف کے نزدیک اُردو میں مستعمل۔ سند کہیں دی گئی ہے، کہیں نہیں۔

مؤلف نے دوسروں پر اعتراض کیا ہے اور معترف ہیں کہ ان سے غلطی ہو سکتی ہے۔ اس سلسلے میں انھوں نے لکھا ہے کہ "بارہا ایسا ہوا ہے کہ جن باتوں پر ابتدا میں لوگوں نے اعتراض کیا ہے، اخیر کو تجربے کے بعد وہی ماننی پڑی ہیں، ہم نے نہ عیب چینوں کا خوف کیا، نہ خردہ بینوں کی پرواہ" اس موقع پر جو اشعار درج کیے ہیں' ان میں سے یہ ہیں:

"میں ہوں بشر کلام بشر ہے مرا کلام ۔۔۔ حاسد کو اعتراض ہو حق کے کلام پر" دیباچہ
"جو ایک عیب ہو دیکھیں ہزار غور سے یار ۔۔۔ ستم ہے لاکھ ہنر پر نظر کسی کی نہ ہو" ص۴۱

میرے نزدیک آصفیہ میں بکثرت غلطیاں اور فرو گذاشتیں ہیں' جن میں سے چند کی طرف بورڈ کے ارباب حل و عقد کی توجہ منعطف کرائی جاتی ہے۔ اگر انہوں نے ثابت کر دیا کہ میں غلطی پر ہوں' تو میں طالب معذرت ہوں گا، ورنہ ابھی اس طرح کی کم از کم ۳ قسطیں اور ہوں گی۔

۲۔ مؤلفؔ نے جو اپنی کتاب کا نام رکھا ہے، اس پر ۲ اعتراض وارد ہوتے ہیں" فرہنگ" بقول مؤلف "کتاب لغات فارسی" مثل فرہنگ رشیدی و فرہنگ جہانگیری وغیرہ ہے (تحت فرہنگ)۔ یہ صحیح ہے تو اُردو لغت نامے کا نام فرہنگ آصفیہ کیوں رکھا؟ اور بحث "گوش" میں اسے فرہنگ ہندی کیوں کہا؟ آصف اور آصفیہ

۱۔ مستعملات کی سند دینی بیکار ہے۔ مگر کہیں کہیں دی گئی ہے۔ کوئی صاحب طالب سند ہوئے تو پیش کی جائے گی۔ یہ بات کہ مؤلف کے نزدیک اُردو ہے تو وہ احتہً اسے لکھنا تھا اور سند پیش کرنا تھا، بار بار نہیں لکھی جائے گی۔ اگر مؤلف کا کوئی قول نقل ہوا ہے اور اس کے صرف ایک حصے پر اعتراض ہوا ہے تو لازماً یہ نہ سمجھا جائے کہ میرے نزدیک اور کوئی بات قابل اعتراض نہیں۔

جہاں بھی حرکت صاد کے ساتھ ہیں، یہ حرکت کسرہ ہے۔ حالانکہ یہ مسلّمات سے ہے کہ یہ فتحہ ہے، چنانچہ معین (فرہنگ فارسی، ڈکٹر محمد معین)، میں اسی طرح ہے، اور امیر (= امیر اللغات) کا بھی یہی حال ہے۔ اس میں آصف ہم، اور آصفی و آصفیہ ایک ایک جگہ مفتوح الصّاد ہیں اور کہیں بکسرۂ صاد نہیں، یہ اس کے خلاف پڑتا ہے کہ اُردو میں مکسور الصاد ہے، اگر مؤلف کا یہ خیال تھا، تو اسے صراحتہً لکھنا تھا اور سند پیش کرنی تھی

(۳) شاعر عروض جاننے والا (چونکہ پہلے آ رہا ہے، اس کے لغوی معنی سمجھنا چاہیے اور شعر کہنے والا) نہ، اس کے معنا بعد "شاعرہ" ہے، جو صرف شعر کہنے والی کہا ہے۔ مونث ہوتے ہی لغوی معنی کس طرح بدل گئے؟ شاعر کے لغوی معنی "دریابندہ" ہیں۔ شاعر کے لیے عروض دانی مطلقاً ضروری نہیں، رومی کا شعر ہے:

شعر میگویم بہ از آب حیات — من ندانم فاعلاتن فاعلات

(۴، ۵) تعقید "اصطلاح عروض میں بے موقع الفاظ کا بٹھانا"، تضمین "اصطلاح عروض میں مشہور مضمون یا شعر کو اپنی نظم میں داخل یا چسپاں کرنا۔ دوسرے کے شعر پر مصرعے یا بند لگانے" ان دونوں کا عروض سے کچھ تعلق نہیں۔

(۶) تیرہویں صدی ہجری "سنہ ۱۲۰۰ کا زمانہ ہے (کذا)، "جس کہ اس وقت سنہ ۱۳۳۶ ہجری ہیں" یہ صحیح ہے تو وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ پہلی محرم سنہ ۱۳۰۱ سے چودھویں صدی شروع ہوگی، غلطی پر ہیں۔

(۷) سنبل۔ خواجہ وزیر۔۔ نے۔۔ "تعجب ہے کہ سنبل بروزن بلبل کو بائے تازی موقوف کے ساتھ نہیں معلوم کس اُستاد کی تحقیق یا سند کے موافق باندھا، یا لام گرایا ہے"۔ شعر جس طرح آصفیہ میں ہے، بالکل اسی طرح دیوان وزیر ص ۲۱۶ میں بھی ہے (مطبع مصطفائی، ۱۲۷۲ھ) اس میں نہ ب ساکن ہے، نہ ل گرا ہے۔ اعتراض بالکل ذاتی ہے۔

(۸) بروز حشر الٰہی چو نامۂ عملم — کنند باز کہ آن روز باز خواہ من است
بکن مقابلہ آن را ز سرنوشت ازل — اگر زیادہ کمی باشد آن گناہ من است

آصفیہ ص ۲۲۳ میں بعنوان "رباعیات رنجہ" ۸ مقولات ہیں، مگر مؤلف کے نزدیک یہ "دو ایک" ہیں، آٹھ کو شاید ہی کسی نے "دو ایک" کہا ہو۔ اسی طرح اس قطعے کو جس کی بیت اوّل غیر مصرع ہے اور جو رباعی کے وزن میں بھی نہیں، شاید ہی کسی نے رباعی کہا ہو: میرا خیال ہے کہ کسی اور شخص نے اسے سرمد کی طرف منسوب نہیں کیا۔
مخزن الغرائب میں یہ قطعہ توفیق کشمیری سے منسوب ہے۔

(۹) نہ گفت آتش من ہمانم آتشم — اندر آ تا تو بہ بینی (ببینی) تابشم

بحث "آتش" میں ہے کہ رومی نے اس شعر میں تائے آتش کو مکسور باندھا ہے، اور فرہنگ جہانگیری میں ہے

کسرۂ تاکے ثبوت میں پیش نہ آئے، اگر ہم اس موقع پر ضرورتِ شعر کے باعث یکسر تا قافیہ باندھ دینا جائز خیال کر سکتے ہیں۔" یہ شعر کی کسی خاص حرکت کے ثبوت میں وہی شخص پیش کر سکتا ہے، جو فنِ قافیہ سے ناواقف ہے۔ اس شعر میں "شش" حرفِ روی ہے جو حرفِ وصل "م" سے مل کر متحرک ہو گیا ہے، صاحبانِ المعجم فی معاییر اشعار العجم و معیار الشعرا اور جامی و عطاء اللہ کا اس پر اتفاق ہے کہ حرفِ قبل روی (اس شعر میں "ت") کی حرکت داخلِ قافیہ نہیں۔ اس لئے اگر ایک مصرع میں یہ مفتوح ہے، تو دوسرے میں اس کا مفتوح ہونا ضروری نہیں؛ یہ مضموم یا مکسور بھی ہو سکتا ہے۔ کسی شخص نے اس سے اختلاف کی جرأت کی تو صاحبانِ المعجم وغیرہ کے اقوال پیش ہوں گے۔

(۱۰) تواباہ (یہ صریحاً غلط طباعت، صحیح توباہ) اُردو؛ اس کی سند میں یہ مطلع درج ہے، جس کے مصنّف کا نام مولّف کو معلوم نہیں، شعر دیوانِ معروف میں ہے۔ مگر اس وقت یہ پیشِ نظر نہیں۔ "تذکرۂ سرور" میں ان کی طرف منسوب ہے۔ یہ توباہ کی سند نہیں ہو سکتا۔ آصفیہ میں دونوں مصرعوں کا آخری لفظ یہی ہے، مگر دیوان و تذکرہ میں اس کی جگہ "تونہ" ہے۔

(۱۱) وادیِ عشق کی راہیں کوئی ہم سے پوچھو ۔ خضر کیا جانیں غریب اگلے زمانے والے

یہ شعر "اگلے زمانے والے" سند میں پہلے تو اس طرح مرقوم ہے اور اس کے معاً بعد دوسرا مصرع اس پیش مصرع کے ساتھ ہے "راہِ حق رندِ خرابات سے جا کر پوچھو" (دونوں شکلیں بدون نام شاعر)۔ "وادیِ عشق الخ" "وادی" کی سند میں بھی آیا ہے اور میر کی طرف منسوب ہے۔ یہ کہیں اور میر کے نام سے مندرج نہیں، یہ صبا لکھنوی شاگرد آتش کا ہے، اور ان کے دیوان ص۱۲۳ میں اس کی پہلی شکل موجود ہے۔ (مطبع نامی لکھنؤ ۱۸۹۰ء)

(۱۲) نہ سنبھلا آسماں سے عشق کا بوجھ ۔ ہمیں ہیں یہ جو ٹک سہار جاتے ہیں

جلد ۴ ص۳۲، بنام سودا۔ دیوانِ قائم ص۱۱۹ میں اس اختلاف کے ساتھ کہ "جو یہ" بجائے "یہ جو"۔

(۱۳) "مژگانِ تر ہوں یا رگِ تاکِ بریدہ ہوں۔ جو کچھ کہ ہوں، سو ہوں، غرض آفت رسیدہ ہوں" ص۱۸۳ بنام سودا — سودا کی ایک غزل ہے جس کے مقطع میں "جو کچھ الخ" کی تضمین ہوئی ہے، پیش مصرع یہ ہے: "میں کیا کہوں کہ کون ہوں سودا بقولِ درد" ع "مژگاں الخ" دیوانِ درد ص۲۹ میں ہے، گر یہ امور اس سے مانع نہ آئے کہ شعرِ زیرِ بحث سودا کا زائیدۂ فکر قرار دیا جائے۔

(۱۴) "ترچھی نظروں سے نہ دیکھو عاشقِ دلگیر کو ۔ کیسے تیر انداز ہو سیدھا تو کر لو تیر کو"

خواجہ وزیر کا یہ مطلع ان کے دیوان ص۱۴۹ میں ہے۔ اور بہت مشہور ہے۔ آب حیات میں ایک جگہ بنام وزیر دوسری جگہ بنام ناسخ ۔۔

(۱۵) تمہارے رخ میں ہے جو لطف ملک کو خبر نہیں — خورشید کیا ہے اس کے فلک کو خبر نہیں

بموجب شمس البیان و لغت شیکسپیر، یادنی اختلاف شعر تجرد، مگر ” صاحب آب حیات جو بہت (کذا) محقق اور زبان اردو کے مسیحا، بلکہ خضر ہند ہیں، وہ حضرت سودا کا بتاتے ہیں، ہم نے بھی انھیں کے موافق لکھا، شاید کلیات میں بھی نکلے“ ۲ ص۳۵۲۔ کلیات مطبع دہلی میں جو مؤلف کے زمانے میں چھپا اور سہل الحصول تھا، ردیف ’ن‘ کی غزلیں ص۲۳۸ تا ص۲۵۷ میں ہیں، اور ص۳۰۱ میں بعنوان ”افراد“ جو اشعار ہیں، ان میں سے ۷ ن پر ختم ہوتے ہیں۔ کلیات کی طرف رجوع کر کے یہ دیکھنے میں کہ مطلع زیر بحث اس میں ہے، یا نہیں چند منٹ صرف ہوتے۔ گر مؤلف کو اس کی ضرورت متصور نہیں۔ کلیات کے کسی مطبوعہ یا قلمی نسخے میں (از آن جملہ نسخۂ شایع کردۂ پروفیسر محمد حسن) یہ مطلع نہیں اور میرے علم میں باستثنای مؤلف و آزاد کوئی ایسا محقق نہیں، جس نے اسے سودا کی طرف منسوب کیا ہو۔ شمس البیان، طپش کی تالیف ہے، جو آزاد کی ولادت سے قبل فوت ہو چکے تھے اور طپش سے بھی پیشتر۔ گردیزی، میر اور قائم کے لکھے ہوئے تذکروں میں بنام تجرد موجود ہے۔

(۱۶) دلی کے کجکلاہ لڑکوں نے — کام عشاق کا تمام کیا
کوئی عاشق نظر نہیں آتا — ٹوپی والوں نے قتل عام کیا

دیباچہ ص۹۸ میں ہے ” میر تقی نے بھی ان کجکلاہوں کو نادر شاہی۔۔ قزلباشوں سے تشبیہ دی ہے چنانچہ یہ قطعہ مشہور ہے ” دلی کے کجکلاہ الخ“ ۲ ص۱۲ اور ۳ ص۴۷۹ میں قطعہ بنام میر اور ۳ ص۳۷۲ میں اس کی بیت اوّل۔ کلیات میر (دیوان ۱ ص۱۳۱) میں یہ قطعہ موجود ہے، مگر اس سے قبل یہ بیت ہے، جس سے قطعی طور پر یہ ثابت ہے کہ قطعہ پیام کا ہے۔ (نکات الشعرا میں بھی بنام پیام موجود ہے۔ (طبع اوّل، انجمن ترقی اردو ص۲۹)

ہوگیا دل مرا تبرک جب — دردیے (= یہ ’انھوں نے‘ صریحاً غلط) قطعۂ پیام کیا

(۱۷) قسمت تو دیکھ ٹوٹی ہے جا کر کہاں کمند — دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا

۱ ص۳۸۴ میں بنام ذوق کسی اور نے اسے ذوق سے منسوب نہیں کیا اور دیوان ذوق میں بھی نہیں۔ یہ قائم کا مشہور ترین شعر ہے اور اس فرق کے ساتھ دیوان ص۳۱ میں موجود ہے کہ ” دو چار الخ“ اس میں اس طرح ہے: کچھ دور اپنے ہاتھ سے الخ“

[فرہنگ آصفیہ کے تبصرے کی قسط ۱ جس وقت لکھی گئی تھی میں بیمار تھا، اور یہ قسط بھی جس وقت تحریر ہو رہی ہے میری کیفیت وہی ہے جو اس وقت تھی، بلکہ میں پابہ رکاب ہوں، دہلی علاج کے لیے جا رہا ہوں۔ ترتیب مطالب جس طرح چاہیے نہ ہو سکی، میں ناظرین سے معذرت طلب ہوں۔

× اگر کسی لغت کے ساتھ ہے، تو اس سے مراد یہ ہے کہ یہ مستقل لغت کی حیثیت سے آصفیہ (= فرہنگ آصفیہ) میں نہیں، کسی اور طرح اس میں ہو، تو ہو۔ لغت میں اس کا کوئی خاص طریق استعمال بھی شامل ہے۔ اگر × کسی کتاب کے ساتھ ہے، تو اس کے معنی یہ ہیں کہ لغت یا زیر بحث طریق استعمال اس کتاب میں نہیں۔ + اگر کسی لفظ کے ساتھ ہے تو یہ سمجھا جائے کہ وہ اردو میں کثیر الاستعمال ہے، اگر کسی کتاب میں اس کے کسی صفحے کے شمار کے بعد ہے، تو اس سے یہ مراد ہے کہ اس کتاب میں وہ اور جگہ بھی آیا ہے۔ بس = آصفیہ میں ہے مگر بغیر سند۔ میں نے سند میں مکمل شعر یا مصرع پیش کیا ہے، یہ بھی ہوا ہے کہ کسی مصرع کے چند لفظ درج کر دیے جائیں۔ صفحوں کا حوالہ عموماً دیا گیا ہے، جہاں نہیں ہے، وہاں حافظے پر بھروسا کیا گیا ہے]

(۱۸) تو مجھ بھول گیا ہو تو پتا بتلا دوں — کبھی فتراک میں تیرے (کہ فتراک کو مذکر بتایا ہے) کوئی نخچیر بھی تھا"
۳ صـ ۳۲۵ میں بنام مصحفی۔ یہ غالب کا مشہور شعر ہے۔

(۱۹) جو کوئی کسی یار کو کلپاوے گا — یہ یاد رہے وہ بھی نہ کل پاوے گا
اس دیر مکافات میں سن ای غافل — جو آج کرے گا سو وہ کل پاوے گا

۱ صـ ۱۱۵ میں بنام غافل اور ۳ صـ ۵۲۱ میں کسی قدر اختلاف کے مگر اس میں بھی 'غافل' اپنی جگہ پر ہے سلسلہ بنام مرزائی۔ مؤلف نے اس صفحے میں اسے 'قطعہ' کہا ہے۔ تذکرہ میر حسن صـ ۱۶۷ میں بنام محمد علی خاں مشہور بہ مرزائی مصرع ۳ میں 'غافل' بطور تخلص آیا ہے۔ قطعہ مرزائی کا ہو یا نہ ہو، غافل تخلص کے کسی شاعر کا قطعاً نہیں۔

(۲۰) جی کی جی ہی میں رہی بات نہ ہونے پائی   ایک بھی اس سے ملاقات نہ ہونے پائی

ص۳۸ میں بنام 'انشا'، لیکن نہ کلیات انشا کے کسی نسخے میں جو میں نے دیکھا ہے، موجود ہے اور نہ مؤلف کے سوا کسی نے اسے انشا کی طرف منسوب کیا ہے۔ مطلع درد کا ہے ص۳۶۔

(۲۱) مطلع ذیل سحر لکھنوی کا ہے ص۸۵ آصفیہ ۴ ص۵۰۵ میں بنام سحر:

ہمیں کیا جو تربت پہ میلے رہے   یہ سب کچھ ہوا ہم اکیلے رہے

(۲۲) آبرو عہد محمد شاہ تک زندہ رہے، اس عہد کا آغاز ۱۱۳۱ھ اور انجام ۱۱۶۱ھ میں ہوتا ہے۔ اس لیے مؤلف کے قول کے مطابق ۱۱۶۲ھ سے پیشتر راہی عدم ہو چکے تھے، مگر ما بعد ان کے قلم سے نکلا ہے کہ ان کا نام ۱۹۱۵ھ پایا جاتا ہے" ابھی اس سنہ کے آنے میں کئی سو سال باقی ہیں۔ یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ سہواً عیسوی کی جگہ ہجری لکھ دیا ہے۔ ۱۹۱۵ء چودھویں صدی ہجری میں پڑتا ہے۔ آبرو کا سال وفات سفینۂ خوشگو میں ۱۱۴۶ھ مرقوم ہے۔

(۲۳) اثر، برادر خرد درد "غالباً دسویں صدی ہجری میں موجود تھے"۔ مؤلف کو اس کا علم ہے کہ درد و اثر کے والد خواجہ ناصر عندلیب ۱۱۰۵ھ میں پیدا ہوئے تھے (ص۳۲۴) مگر اس کے باوجود لکھ دیا کہ "غالباً" الخ۔

(۲۴) درد کی رباعیات کے مجموعے کا نام واردات ہے؛ اس پر اضافہ کیا ہے کہ یہ کتاب "کچھ اور ہی لطف دکھاتی ہے" (ص۳۲۶) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے مطالعے کے مدعی ہیں۔ مگر یہ مجموعۂ رباعیات نہیں، شرح رباعیات فارسی ہے۔

(۲۵) مرزا مظہر کے "اردو اور فارسی کے دو دیوان مؤلف فرہنگ کی نظر سے بھی گزرے ہیں" (ص۳۲۴)

ان کے دیوان اردو کا کسی اور نے (حتی کہ "بہت محقق" آزاد نے بھی) ذکر نہیں کیا، مؤلف پہلے ہی شخص ہیں جو اس کے دیکھنے کے مدعی ہیں۔

(۲۶) عرفی کے ترجمے میں عرفی کے چار درویش کا ذکر ہے، دیباچہ ص۲۳ میں ہے کہ چار درویش خسرو کی "قبولیت پر رشک کھا کے" عرفی نے اسی زبان شیراز میں لکھا، اور خسرو پر "منہ آیا کہ جو باتیں ہم نے اپنے گھر کی بڑھیا عورتوں سے سنی ہیں، وہ خسرو نے خاقانی و عرفی سے اخذ کی ہیں، کہاں ہمارا چار درویش اور کہاں خسرو کا"۔ مؤلف کو دعویٰ ہے کہ یہ ان کے دوست "مولو" مرزا بیگ خاں" کے پاس ہے اور ان کی نظر سے گزرا ہے۔ خسرو نے چار درویش

لکھی ہی نہیں کہ عرفی اس پر ممنتہ آتا۔ عرفی کی چادر درویش بھی وجود خارجی سے محروم ہے۔ "اپنے گھر... ۱۹۰۲ کی تیہ"
یہ بات بقول جلالی طباطبائی عرفی نے 'بوالفضول' سے کہی ہے۔ (= ابوالفضل)

(۲۷) مؤلف آصفیہ نے اپنے دیباچے میں دعویٰ کیا ہے کہ آصفیہ "انسائیکلوپیڈیا ایران اُردو کا حکم رکھتی ہے، اور اسی وجہ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ معلومات واستحکام زبان کے واسطے اس سے بہتر ذخیرہ ابھی تک دستیاب نہیں ہوا" ص۳۔ آصفیہ میں بحیثیت دائرۃ المعارف بہت کچھ جو ہونا تھا، نہیں ہے، اور جو نہ ہونا تھا ہے۔ مؤلف سے جو غلطیاں سرزد ہوئی ہیں، ان پر حیرت ہوتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ قسط اوّل کے مطالعے کے بعد ناظرین مجھ سے اتفاق کریں گے کہ مؤلف پر شعر ذیل صادق آتا ہے، اور وہ اس کام کے جو انہوں نے خواہ مخواہ اپنے ذمے لیا تھا ہرگز اہل نہ تھے:

تو کار زمیں را نکو ساختی　　　که با آسمان نیز پرداختی

(۲۸) ارمغان دہلی آصفیہ کی "ابتدائی" جلد اور اس مطبع کا نام جس میں یہ کتاب چھپی تھی۔ آصفیہ۔ یہ باب الف کے مندرجات میں ہے، اور آغاز بحث میں "ارمغان، دہلی" جلی قلم سے لکھا ہوا ہے۔ مؤلف کے سوا شاید ہی کسی کو سوجھی ہو کہ اپنی کتاب اور اس کے چھاپنے والے مطبع کے لیے ایک مستقل بحث داخل کتاب کرے، اس کی جتنی داد دی جائے کم ہے۔

(۲۹) آزاد، غلام علی بلگرامی "مشہور ادیب اور مصنف" "عربی" میں سراپائے (کذا) معشوق سب سے پہلے انہیں نے لکھا" آصفیہ۔ آزاد کا سال ولادت و وفات بآسانی معلوم ہو سکتا تھا، مگر اس کا ذکر غیر ضروری متصوّر ہوا، اور ان کے تذکروں کے بارے میں بھی ایک لفظ مؤلف کے قلم سے نہ نکلا۔

(۳۰) آزاد، محمد حسین کا سال موت باوجود معاصرت وہم وطنی بجائے ۱۹۱۰ء کے ۱۹۰۱ء لکھا ہے۔

(۳۱) آشفتہ دہلی کا ایک "مشہور" شاعر جس نے اپنی معشوقہ بنو کے فراق میں خودکشی کر لی، آصفیہ میں دونوں کے دو دو شعر۔

(۳۲) اوباش دہلی کا ایک ریختی گو، آصفیہ میں اس کا نام تک درج نہیں۔ آشفتہ و اوباش دونوں آصفیہ میں شمول کے مستحق نہ تھے۔

(۳۳) انشا، شاگرد مصحفی لکھنوی۔ موت ۱۲۳۳ھ آصفیہ، شاگرد مصحفی غلط محض، مصحفی کا وطن امروہہ۔ سال وفات انشا ۱۲۳۲ھ۔

(۳۴)۔ آزردہ "وحیدالعصر یکتای دہر" (وحید اور یکتا میں سے ایک بیکار) "افضل العلما مولوی مفتی صدرالدین خاں.. جو بہت بڑے عالم عربی، فارسی، ریختہ کے اعلیٰ درجے کے فاضل تھے" ۴ شعر بھی مندرج آصف، آزردہ کی اعلیٰ درجے کی فارسیدانی اور اُردودانی کا ثبوت موجود نہیں، ان زبانوں میں ان کے شعر بھی کم ہیں۔ سال ولادت و وفات نہیں دیا۔

(۳۵) افلاطون شاگرد سقراط، یہ ترجمۂ سقراط میں ایک جگہ، دوسری جگہ یہ کہ وہ سقراط جیسے لائق حکیم کا استاد تھا" افلاطون کا استاد سقراط ہونا مؤلف کے سوا دنیا میں کسی کو معلوم نہ تھا، مگر اب ان کی بدولت یہ بات عام ہو گئی۔ اس کے متعلق ایک اور نئی بات یہ ہے کہ مصنف کتاب الحکما کا قول ہے کہ اس نے "بچشم خود" اس کی نو سو پچاس تصنیفات دیکھی تھیں۔ مؤلف نے ۴۵ سطور میں افلاطون کا ترجمہ قلمبند کیا ہے، مگر یہ بتانا غیر ضروری سمجھا ہے کہ کتاب الحکما کس کی تصنیف ہے۔ مجھے یاد تھا کہ اس نام کی ایک کتاب قفطی کی ہے، اصل کتاب تو کتبخانۂ خدابخش میں ملی نہیں، اس کا فارسی ترجمہ ہے، اور اس میں وہ بات جو مؤلف نے اس کے حوالے سے لکھی ہے، نہیں ہے۔ اگر واقعی کتاب الحکما نام کی کسی کتاب میں یہ بات ہے کہ مصنف نے افلاطون کی ۹۵۰ کتابیں بچشم خود دیکھی تھیں، تو یا تو اوّل درجے کا جھوٹا ہے، یا ایک حد درجے کا سادہ لوح شخص جو کو بما، مامقیمان کو بھی اگر کوئی کہہ دیتا کہ یہ افلاطون کی طبعزاد ہیں، تو اسے صحیح سمجھ سکتا تھا۔

(۳۶) تاباں "عین عنفوان شباب میں مرے۔ کہتے ہیں کہ حضرت ۱۱۹۷ھ تک زندہ تھے" یہ تو ترجمۂ تاباں میں ہے، ترجمۂ میرزا مظہر میں ہے کہ تاباں ان کے قتل کی وجہ بیان کرتے تھے۔ یہ واقعہ اوائل ۱۱۹۵ھ کا ہے۔ تاباں اس سے بہت پہلے راہی عدم ہو چکے تھے۔ ترجمۂ خسرو میں مؤلف نے تذکرۂ میر کا حوالہ اس طرح دیا ہے کہ اس سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ اس سے بلاواسطہ استفادہ کیا تھا۔ یہ ۱۱۶۵ھ میں تمام ہوا تھا، اور اس میں وفات تاباں کا ذکر ہے۔ سودا (متوفی ۱۱۹۵ھ) کے کلیات کے ایک نسخے میں جو سودا کے دوران حیات میں مرتب، اور شورش ۱۸۵۷ء سے کچھ قبل دہلی میں چھپا تھا، ایک مثنوی ہے جس میں یہ شعر ہیں:

خوبصورت یار بھی اپنے گئے   مونس و غمخوار بھی اپنے گئے
جیسے عبدالحی تاباں ہو چکا   ساتھ اس کے اک سلیمان ہو چکا

تذکرۂ میر کے بعد جو تذکرے وجود میں آئے ہیں، اور ان میں تاباں کا ترجمہ ہے سب میں ایک آنجہانی

شخص کی طرح ان کا ذکر ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ تذکرے مولّف کی نظر سے نہیں گزری تھی۔

(۳۷) سید غلام حسین بن میر غلام حسین۔ موت حسن ۱۲۰۱ھ "شیریں زباں" تاریخ کسی نے اچھی نکالی ہے" آصفہ۔ باپ بیٹے دونوں کا ایک نام! تذکروں میں بشمول تذکرۂ میر حسن بیٹے کا نام غلام حسن اور باپ کا غلام حسین ہے۔ "شیریں زباں" بہت اچھی تاریخ ہوتی، مگر ایک ذرا سی خرابی یہ ہے کہ اس سے ۶۳۰ نکلتا ہے۔ اس میں 'شاعر' کا اضافہ ہو تو ۱۲ مستزاد ہو، اور مصحفی نے جو قطعۂ تاریخ وفات اپنے تذکرۂ ہندی میں درج کیا ہے، اس کا مادۂ تاریخ یہی ہے۔

(۳۸) انوری کو یلیخوں نے قتل کر ڈالا۔ مولّف سے قبل کسی نے یہ نہیں لکھا، اس لئے کسی کو اس کی تردید کی ضرورت نہیں ہوئی۔ براؤن اور ذبیح اللہ صفا کی تاریخ ادبیات فارسی اور تذکرۂ عوفی وغیرہ دیکھی جائیں۔

(۳۹) دہ مجلس فضلی نے لکھی جو بار بار چھپی ہے دیباچہ ص ۲۲۔ کریم الدین پر بھروسہ کرکے میں نے بھی یہی نام لکھا تھا، مگر کتاب کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اس میں ۱۱ مجالس ہیں اور اس کا نام کربل کتھا ہے۔ یہ پہلی بار چند سال قبل طبع ہوئی (مرتبۂ پروفیسر مختار الدین احمد و مالک رام)

(۴۰) خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری کے ترجمے میں (جلد ا ص ۳۱۴) ان کو والد کو، اور ترجمۂ شیخ علی محمد مخدوم (جلد ا ص ۳۱۳) میں خود انہیں سنجری (س ن ج ری) لکھا ہے، حالانکہ سجزی (س ج زی) ہونا مسلّمات سے ہے۔ آصف جلد میں اولیا کے تراجم ص ۳۱۳ اور ص ۳۲۶ میں ہیں اور مولّف کا دعویٰ ہے کہ انہیں ان کے لئے "سیکڑوں کتابیں اُلٹ پلٹ کرنی پڑیں"

(۴۱) جرأت سال وفات ۱۲۲۵ آصفہ صحیح ۱۲۲۴، اس کے متعلق میرا مقالہ شائع ہو چکا ہے۔

(۴۲) ثاقب، شہاب الدین، بیس پچیس سال قبل موت آصفہ، باوجود معاصرت وہم وطنی، نہ یہ بتایا کہ غالب سے تلمذ تھا، نہ یہ کہ سال وفات کیا تھا۔

(۴۳) ناجی، سال وفات ۱۱۶۶ھ۔ تذکرۂ میر کے مکمل ہونے سے قبل مر چکے تھے۔

(۴۴) گلستان سخن (تحت "جا") سے مولّف نے بہت کچھ لیا ہے، اور یہ دہلی ہی میں ۱۸۵۷ء سے کچھ قبل طبع ہوا تھا۔ اس کے سرورق میں مرقوم ہے کہ مولّف قادر بخش صابر ہیں، اور کتاب صہبائی کی

اصلاح سے مزین ہے۔ مگر نہ جانے کس طرح مؤلف نے اسے رحیم الدین حیا دہلوی سے منسوب کر دیا۔ یہ تو بعض اصحاب نے لکھا ہے کہ در اصل صہبائی کی تالیف ہے، لیکن حیا کی طرف انتساب میں مؤلف منفرد ہیں۔ اس پر میرا ایک مفصل مقالہ شائع ہو چکا ہے۔

(۴۵) عبدالحق محدث دہلوی نے پچاس ہزار شعر سے کم نہیں کہے آصفیہ ا ۳۲۲ مبالغے کی حد ہو گئی۔

(۴۶) ابن رشد یا ابن رشید آصفیہ۔ ابن رشید نہ جانے کہاں ملا۔

(۴۷) آصفیہ میں حالی کا ترجمہ ہے مگر حاتم (شاعر) کا نہیں۔

(۴۸) حافظ شیرازی کا ترجمہ آصفیہ میں نہیں۔

(۴۹) خسرو بکسرۂ اول ف، معرب کسریٰ یا خوشرو، آصفیہ خسرو (شاعر) کا ترجمہ ۷ کالموں (چند سطریں کم)۔ میں ہے، مگر ابتدا ہی غلط ہے۔ خسرو بالضم ہے، اور یہ پہلوی میں ہُسرود = نیک شہرت ہے، کسریٰ اس کا معرب ہے۔ (معین) خسرو پرویز کا حال بھی ۷ کالموں میں ہے، اور دونوں خسرو ایک ہی عنوان کے تحت ہیں۔ یہ غلط طریقہ ہے، اور یہ مؤلف کی عام روش ہے۔

(۵۰) مؤلف نے فرہنگ میں یہ روش اختیار کی ہے کہ لغات ہوں یا اعلام (بشرطیکہ دوسرے لفظ کے ساتھ نہ ہوں) جلی قلم سے لکھے ہیں، اور حرکات و سکنات ان کے ساتھ ہیں، کس طرح؟ یہ دیباچہ ص۷ میں مرقوم ہے۔ اس میں قباحت یہ ہے کہ اگر کوئی بحث ایک ہی سطر میں تمام ہو گئی ہے، تو بعض مقامات میں بعد کی بحث کے ابتدائی لفظ کی حرکات و سکنات کے ساتھ مخلوط ہو جاتی ہیں۔ مؤلف پہلے یہ بتاتے ہیں کہ لغت کس زبان کا ہے، اور وہ اردو ہندی میں فرق کرتے ہیں، مثلاً بڑی ہندی ہے اور بڑی لیست اردو۔ اگر لفظ مرکب ہوتا ہے، تو وہ یہ بتاتے ہیں کہ کن زبانوں کے الفاظ اس میں ہیں، مثلاً "بلا بدتر، ع، ف ہے، مگر انہوں نے اس قاعدے کی خلاف ورزی بکثرت کی ہے، مثلاً بلاکش و بلاگردان صرف ف ہیں۔ اصل لغت میں اگر بیرونیوں نے تصرف کیا ہے تو وہ اس کا ذکر کبھی کرتے ہیں، کبھی نہیں اور اس سلسلے میں لفظ کی اصل بتانے کے بعد وہ یہ لکھتے ہیں کہ فعل (اس میں مصدر شامل) ہے، یا صفت، یا حرف، یا "تابع فعل" (ایڈورب)۔ لفظ کا مذکر یا مؤنث ہونا کہیں ہوتا ہے، کہیں نہیں۔ مؤلف حسب ضرورت یہ بھی لکھتے ہیں کہ لغت عورتوں کی زبان یا عوام الناس کی زبان کا ہے۔ بہت سے الفاظ یا طرق استعمال کے متعلق وہ بتاتے ہیں کہ یہ پورب سے تعلق رکھتا ہے، مگر انہوں نے فرہنگ میں "پورب" کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے، اس سے یہ سمجھنے میں مطلقاً

مددچاہیں ملتی کہ کسی لغت یا طریقۂ استعمال کو جب وہ 'پوربی' کہتے ہیں، تو پورب' سے ان کی کیا مراد ہوتی ہے۔ مؤلّف نے دیباچے میں یہ اطلاع دی ہے کہ وہ پہلے لغوی معنی دیتے ہیں' مگر اس قاعدے کی بکثرت خلاف ورزی ہوئی ہے۔ لغوی معنی میں مستعمل نہیں تو اس کا ذکر ضروری نہیں سمجھتے۔ بکثرت ایسے لغات جن کا اُردو سے کچھ تعلق نہیں' خواہ مستقل لغات کی حیثیت سے خواہ بطور معنی آصفیہ میں آئے ہیں' اور بکثرت ایسے لغات جو مستند اساتذہ کے یہاں ملتے ہیں' اس سے غیر حاضر ہیں۔ ہزاروں الفاظ بدون سند آصفیہ میں درج ہیں اور بعض کی سند دینے میں افراط سے کام لیا ہے۔

---

(۵۱) آصفیہ کے مؤلف نے یہ تو آصفیہ جلد اوّل کی تمہید میں ۳۰ سطروں میں دکھایا ہے کہ اس میں "کیا کیا ہے" لیکن، یہ صرف ½ سطر میں بتایا ہے کہ اس میں کیا نہیں ہے، صلہ ۔۔۔ ۔ حال آنکہ ہزاروں مفردات و مرکبات و طریقِ استعمال جو مستند اہلِ قلم کے یہاں ملتے ہیں' اس سے غیر حاضر ہیں۔ بات یہ نہیں کہ وہ ان سے واقف تھے' اور انھیں قابلِ شمول نہیں سمجھے۔ مستند اساتذہ' نظم و نثر کی تو غلطیاں بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتیں' اس لیے ان کو ناظرین دعوے کا کھا سکتے ہیں۔ پھر یہ کہ فرہنگ کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ وہ اساتذہ کی نظم و نثر کے سمجھنے میں مدد دے، اگر کوئی لفظ یا طریقِ استعمال ولی، آبرو، ناجی، فضلی، حاتم، سودا، میر، درد، سوز، قائم، بیان، بیدار، اثر، حسرت، میر حسن، مصحفی، جرأت، انشا، نصیر، ممنون، احسان، ناسخ، آتش، مومن، غالب وغیرہ کے یہاں ملتا ہے، اور آصفیہ میں نہیں تو یہ مؤلف کا قصور ہے۔ یہ نہ سمجھا جائے کہ مؤلف کی ایک خاص روش ہے، جو ان کے شمول سے مانع آئی۔ سیکڑوں ایسے الفاظ جن کا اُردو سے کچھ تعلق نہیں اور انھیں بآسانی مل گئے ہیں' آصفیہ میں موجود ہیں۔ ان میں سے کچھ ایک خاص فصل میں درج ہوں گے۔ اس جگہ بطور نمونہ کچھ ایسے الفاظ پیش کیے جاتے ہیں' جو آصفیہ سے غیر حاضر ہیں' میں نے یہ بتایا ہے کہ سند کس کتاب کے کس صفحے یا ورق میں ملے گی' تذکروں یا انتخابوں کا حوالہ اگر دیا ہے' تو صفحے یا ورق کا شمار لازماً نہیں دیا۔

(۵۲) سودا نے دورانِ اقامت اودھ میں اپنے کلیات کا ایک نسخہ رچرڈ جونسن کو نذر کیا تھا' یہ اب تک لندن میں موجود ہے اور پروفیسر محمد حسن نے اس کی نقل شائع کی ہے۔ اس کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں الحاقی کلام نہیں' جو کلیات طبع اوّل (مصحح آہی' شاگرد مومن' قبل شورش ۱۸۵۷ء) میں بکثرت ہے۔ اس نسخے کے متعلق میرا مفصل مضمون چند سال قبل 'سویرا' لاہور میں چھپا تھا ¹ ایرد ہ ۹ + (+ سے مراد ہے کہ

کلیات میں اور جگہ بھی ہے) ۲ بَرہن (بفتحۂ با و سکون را) "ذات پر جس کی برہن کنہ عزّ و جل" ص ۲۲
۳ برہن (بسکون با و فتحۂ را) " برہن اس سے یوں ہوا داغی ہیں یہ غلام دو" ص ۱ یہ غلط ہے، مگر میری
رائے میں اکابر کے یہاں کوئی لفظ غلط شکل میں بھی ہو، یا اس کے معنی صحیح نہیں، تو اس کا اندراج لغتاً نوں
میں ضروری ہے ۴ چلتہ آصفیہ میں مذکر، سودا کے یہاں مؤنث۔ "تقسیم کردیں فقرۂ غنچہ میں چلتہیں" ص ۲۲ ۵
دکھیانا "دل مراد کھیارہا ہے کاسۂ چینی کی طرح" ص ۱۴ ۶ دکھ دہند " دکھ دہندوں کی ہواخواہی میں دی
ہے اپنی جان" ص ۱۳ ۷ اردی = اردی بہشت "تیغ اردی نے کیا ملک خزاں مستاصل" ص ۲۰ ۸ اژدر ص ۳۰ '
" نہ اژدر بچا ہے نہ واں اژدہا" ص ۳۵۷ (مثنوی متعلق بشکار) یہ مصرع اس پر شعر کہ سودا کے نزدیک اژدر اژدہے سے
مختلف ہے، مگر دونوں ایک ہیں (فرہنگ فارسی محمد معین مؤلف ایران کے مشہور زبان شناسوں میں تھے اور یہ فرہنگ
بہت بڑی حد تک قابل اعتماد ہے) ۹ داربان ص ۳۳ + ۱۰ اللہ معک ص ۵۲ ۱۱ اولک "آج وہ دن ہے کہ جس جگہ
میں تو دیکھو اس میں ص ۵۴ کہیں ہوتی ہے بھگت اور کہیں ہے اولک" ۱۲ اشجع ص ۵۹ ۱۳ جھنکار خون غنچہ "گجنال مثل
رعد کڑکتی تھی دمبدم ص ۶۳ آواز سشتر نال تھی طاؤس کی جھنکار" ۱۴ ادھر "نکلی ہے ادھر سے استقبال کو راز نہاں"
ص ۲۵ ۱۵ تگرگبار ص ۱۰ ۱۶ سرازیر "جس قصر میں شوکت ہے تری پہنچی تو پہنچ ص ۹۸ تجھ تیغ غضب کے جو ہو سلائے سرازیر"
ص ۱۴ چرت "خمیازے پہ خمیازہ ہے اور چرت اوپر چرت" ص ۱۰۲ ۱۸ خان و خوانین ص ۱۰۳ ۱۹ استشہاد "ہزار جا ہے کتب
پیچ اس کے استشہاد" ص ۱۰۶ + ۲۰ توابع ص ۱۱۰ ۲۱ ایوار = اتوار ص ۱۱۱ ۲۲ خلش آصفیہ میں صرف مؤنث، سودا کے مذکر
کی سند "کہ جن نے دل سے مٹایا خلش رہائی کا (کا، ردیف) ص ۱۱۸ + ۲۳ بیانا = بیعانہ "جو نقد جاں پڑی قیمت
تو دل بیانا تھا" ص ۱۲۳ ۲۴ تابوگر ص ۲۷۵ ۲۵ خدام ص ۲۸۱ ۲۶ خوش آیند "آوازۂ دہل ہے خوش آیند دور کا" ص ۱۲۶
۲۷ انعام کنا "طل کو غارت کر کے میری جان کو کیوں انعام کیا" ص ۱۲۷ ۲۸ پیچ "ناصح یہ جو دُنیا ہے سو غم کھانے کا اپیچ" ص ۱۲۹
۲۹ افتاں ص ۲۴۳ ۳۰ خیزاں "گرد و پیش افتاں و خیزاں اس کے خویش و اقربا" ص ۲۰۴ ۳۱ پوشمال "لیلی کی پوشمال اگر نیشتر گئی"
ص ۲۰۶ ۳۲ جوہری = جوہر ص ۲۰۱ ۳۳ ہر آشفتہ "یک بیک ہوکے ہر آشفتہ لگا یہ کہنے" ۱۸۲ کچھ تجھے عقل سے بہرہ بھی میاں ہے کہ نہیں"
۳۴ بریدہ "حلق بریدہ" ص ۱۸۵ ۳۵ ز اختیار ص ۱۸۷ ۳۶ بازپسیں "دم بازپسیں" ص ۱۹۳ ۳۷ چشم آصفیہ میں
صرف مؤنث، سودا کے یہاں مذکر بھی "چشم پھوٹی پھوٹی تالاب بھر رہنگی" ص ۲۲۴ ۳۸ تفاوت کرنا کسی کو کسی سے
"چمن میں جب نہ کر سکے تفاوت گل کو ڈالی سے" ص ۲۲۴ ۳۹ تعلیم ص ۲۲۵ ۴۰ خانہ برانداز ص ۲۲۸
۴۱ ایدھر ص ۲۳۱ + ۴۲ افلاکی ص ۲۴۴

(۵۴) الفاظ و طرقِ استعمال ذیل کلیاتِ میر، دیوانِ قائم، غزلیاتِ میر حسن و دیوانِ مصحفی وغیرہ آصفیہ سے غیر حاضر ہیں:

کلیاتِ میر جلد ۱، مرتبۂ جناب ظل عباس عباسی + ۱۱۱۲۸ ۱۹۸۲ صفحہ ×۱۰ بجھنور ہونا = بجھنور شدن (ر بہ چراغ ہدایت = چراغ "مجلس میں رات ایک تری پرتوے بغیر ص۱۰۵ کیا شمع کیا پتنگ ہر اک بجھنور تھا" ۲- ترکتازی کرنا ص۸۳۶ ۳- بز اسپالی ص۸۳۲ ۴- جباہ ص۱۴۰ ۵- ایکوں (جمع ایک) "ایکوں کی کھال کھنیچی ایکوں کو دار کھینچا" ص۱۳۷ + ۶- انتظار کشی ص۲۰۷ ۷- بابت گم ہونا کسی کی "دل کا نہیں ٹھکانا بابت کسی کی گم ہے" ص۱۱۰ ۸- امتداد ہ ۹- تسلی رہنا ص۱۴۸ ۱۰- دستگاہ مسنود "سب خوبیاں ہیں شیخ مشیخت پناہ میں پر ایک جبہ سازی ہے اس دستگاہ میں" ص۲۱۴ + ۱۱- زن جلبی ص۳۱۱ ۱۲- بو کرنا = سونگھنا ص۳۴۷ ۱۳- دیفتا ص۵۱۴ ۱۴- قسم اقسام "مستی کی دیر میں قسم اقسام کر چکے" ص۸۳۹ ۱۵- زمینی ص۱۲۹ ۱۶- عاصمہ ص۸۲۸ ۱۷- بر خویشتن چیدہ ص۸۰۸ ۱۸- بیعانگی " ۱۹- احتساب کرنا کسی پر ص۴۹۶ ۲۰- سر مشق ص۵۸۰ ۲۱- بالا چاق "قد و دلکش اس کا بالا چاق ہے" ص۶۰۶ ۲۲- زود رنگش ص۶۱۴ ۲۳- تخلف ص۶۰۳ ۲۴- تخفیفی (مطبوعہ میں دونوں جگہ تحقیقی، غلط محض- ر بہ چراغ) "تخفیفی شملے پیرہن و کنگمی و کلاہ" ص۵۲ "تخفیفی کچھ لپیٹی باندھو ساختہ ہی مدہ ماتی ہو" ص۸۴۸ ۲۵- اکلائی ص۶۱۹ ۲۶- تشتت "ساری حواسوں میں ہے تشتت جان بھی ہے گھبرائی ہوئی" ص۶۷۷ ۲۷- حواسوں، تنہا نہیں - ۲۸- شنیدنی ص۶۷۹ ۲۹- بریدنی " ۳۰- خمیدنی ص۶۸۰ ص۵۶۲ ۳۱- بالیدن ص۵۲۲ ۳۲- دیدنی ص۵۰۳ ۳۳- چمنی "جامی کا تری رنگ ستمگر چمنی ہے" ص۲۸۹ ۳۴- شوائب ۳۵- عصاکش ص۲۸۲ ۳۶- چلاؤ "جب سے سمجھا کہ ہم چلاؤ ہیں ص۲۹۲ حال یہی تک آ کر جاؤ" ۳۷- طلاغ ص۲۲۵ ۳۸- ڈاگ "لڑ کر دلی کے تری ہاتھ کب آتے ہیں میر ص۳۷۸ ہیں ایک ایک کے سو پھریا ہیں ڈاگ لگے" ۳۹- شیرہ خانہ (ر بہ چراغ) "قسمت تو دیکھ شیخ کو جب لہر آئی تب ص۱۱۲ دروازہ شیرہ خانہ کا معمور ہو گیا"

+ ۴۰ - اندرونہ " اندروں کو جیسو داغ لگا" ص۳۵۲ آصفی میں بطور معنی۔ ۴۱ - اُسارا " طائر اُڑتی ہوا میں
ساری اپنی اسارا جاتی ہے" ص۱۰۶ ۴۲ - عجول ص۲۳۷ ۴۳ - وفات کرنا " سجدہ اس آستان کا کیا اندر وفات کی"
ص۲۷۰ میر حسن کی یہاں بھی ص۴۴ ۴۴ - نالگی " گر بیکلی ذکی ہیں تکلیف نالگی " ص۲۷۱ ۴۵ - تائی ص۲۷۲
مر بلندار ص۴۳۰ ۴۶ - ہرزہ مرس " تھک کر کہیں تک (کذا) بیٹھ رہ اے ہرزہ مرس بس" ص۴۴۲ ۴۷ - ہرزہ چانہ
ص۶۶۹ ۴۸ - معقولگو " معقولگو ہم اتنے وہ اتنے ہرزہ چانہ " ۴۹ - عاجز سخن ص۲۱۹ ۵۰ - قادر سخن ۵۱ -
میانگیری " پیام اس گل کو پہنچا پھر نہ آئی ص۸۳۱ نہ خوش آتی میانگیری صبا کی ۵۲ - آب انسان " کہیں
نسل آدمی کی اٹھ نہ جاوے اس زمانے میں ص۲۳۵ کہ معطی (معطوتی، غلط) آب حیوان جانتے ہیں آب انسان کو"
۵۳ - مصطبہ " جہاں کی مصطبے میں مست طافح ہی نظر آئے " ص۲۲۵ ۵۴ - ہتھ بلی " گریبان شور محشر کا اڑیگا دھجیاں
ہو کر ص۲۲۶ فغان پر ناز کرتا ہوں کہ ہیں یہ تیری ہتھ بلیاں" ۵۵ - مصیبت بیانی " کھو دیں ہیں نیند میری مصیبت
بیانیاں " ص۲۲۰ ۵۶ - سجادۂ محرابی ص۲۲۸ ۵۷ - گنتا بالضم " سعی و تلاش بہت سی رہیگی اس انداز سی کہنے
کی ص۷۸۶ صحبت میں علما فضلا کی جا کر پڑھیے گنیگا " ۵۸ - مصلحۃ ص۸۱۶ ۵۹ - مالا یطاق ص۸۱۰ ۶۰ -
جلّاب سالگ جانا ص ۶۱ - قران بوزن زبان " گر آدمی شیخ پہن کی جامہ قران کا " ص۱۵۶ ۶۲ - شور شکرہ
ص۶۳ - شاخچہ بندی " اس گل کو لگی ہے شاخ گل کیا ص۴۹۹ یہ شاخچہ بندی چمن ہے" ۶۴ - مستہلک
" مستہلک اس کی عشق کی جانیں ہیں قدر مرگ ص۳۳۴ عیسیٰ و خضر کو ہے مزا کب وفات کا" ۶۵ - ماہول
" کس امید کا تجھ کو اے دل چاہ میں اس کی حصول ہوا ص۷۶۰ شوخ و شلاہیں خوشردیاں سے رہتا ہے ماہول کوئی"
ص۷۶۶ ۶۶ - وداعی " صبح کو آنسو نومیدانہ جیسے وداعی آنا تھا ص۷۶۲ آج کسو خواہش کی شاید دل سے ہماری
رخصت ہے" ۶۷ - گوشداری ص۸۳۰ ۶۸ - خوش سرانجام ص۵۰۶ ۶۹ - نثار کرنا " ایسا نہ ہو کہ
تم کو جوانی نثار کرے" ص۲۷ ۷۰ - سفر " یا رب یہ داد مفر اور ہم بے اختیار" ص۴۷۰ ۷۱ - پہن ہونا
کسی کا " سیر کی قابل ہے ہونا پہن میری نام کا " ص۵۲۸ ۷۲ - ناموسدار ص۵۵۵ ۷۳ - کاے = کہ اے
" کاے سرکشاں جہاں میں کھینچا تھا ہم نے بھی سر" ص۱۳۰ ۷۴ - قران کرنا ص۲۸۸ ۷۵ - سنّاہٹا = سنّاٹا
سنّاہٹے میں جان کی ہوش و حواس و دم نہ تھا" ص۱۴۲ ۷۶ - حرف نشنو ص۳۶۸ ۷۷ - بگیر آنا " گلگشت
کی ہوس تھی سو تو بگیر آئے ص۲۷۲ آئے جو ہم چمن میں ہو کر اسیر آئے " ۷۸ - منگرا " دل کو بچا کر رکھیں تو یہ ص۳۲۵
جائینگی عشق میں ص۴۷۰ ہر چند میر صاحب وقبلہ ہیں منگرے " ۷۹ - بدایت " اجل تو ہے دل کی مرض کی بدایت"

۸۰ - جگر کاوی ص۵۲۰ ۸۱ - خلع العذار ص۵۴۱ ۸۲ - رکن "جی کی رکن" ص۵۴۲ ۸۳ - بیڈھنگی
"باتیں ہماری ساری بیڈھنگیاں ہیں دیکھی" ص۵۱۲ ۸۴ - درد کھنچنا ص۵۳۱ ۸۵ - بات نہ چیت
۸۶ - بکانا " خریداری نہیں مطلق کہاں جاکر بکاؤں میں" ص۵۵۶ ۸۷ - مسابقہ کرنا " نہ رہتے جیتو اگر ہم
مسابقہ نہ کریں" ص۵۵۹ ۸۸ - دبدلہ ۸۹ - گل پھول ص۵۶۳ ۹۰ - نالیدن ۹۱ - دماغ تخت
ہونا " افیون پی کر تو دلشدہ ہم روسیاہ ہیں ص۵۷۱ ہو تخت کچھ دماغ تو ہم بادشاہ ہیں" ۹۲ - مواجہہ
کرنا ص۵۷۶ ۹۴ - وقتال من شدد ص۵۷۷ -

(۵۴) دیوانِ قائم (صرف غزلیں) مرتبہ ڈاکٹر خورشید الاسلام ۱ تا ۸۲ صفحہ × ۱ - لوک ہنسائی
" رو کر کے عبث کیجو کیوں لوک ہنسائی " ص۱۹۷ ۲ - شامہ ذمیم غیر مشدّد " دوانا ہوں میں ار باب جہاں کے
حسنِ شامہ کا" ص۲۰۴ " گل ہی وہ گلشن میں باقی ہیں نہ وہ شامے (ق) ہے" ص۲۰۲ ۳ - سارا " عنبر سارا ص۹۶
۴ - ۵ - ۶ - ۷ --- افسردن، افشردن، آزردن، آوردن ص۸۴ ۸ - بردن ص۸۵ ۹ - منقش ۱۰۱ -
ڈھبنا = ڈھب پر آنا " قائم اغیار کر اغوائی بگاڑی شب بات ص۲۰۸ ورنہ کچھ کچھ تو وہ ان روزوں لگا تھا
ڈھبنے " ۱۱ - ڈھبانا = ڈھب پر لگانا " لگ چلی سی ہے ابھی تو خیال (کذا) ص۲۹ ڈھب چڑھیگا تو کچھ
ڈھبائیگا " یاں ڈھب تو ڈھبائی کے بہت یاد ہیں لیکن ص۱۵۵ کیا کیجیے کہ اس بت کی ملاقات کڈھب ہے"
۱۲ - گنہگار دینا " اک نگہ کے جرم میں سو دین و دل چاہیں آپ ص۱۲۳ عشق میں دینے پڑے کیا کیا گنہگار مجھے"
۱۳ - بیع سلم " بہ جرم کردہ کی (کذا) مری عفو خریدار ۲ تا گرم ہے بازار تری (کذا) بیع سلم کا " ۱۴ - امالہ " ہے
اللہ ضابطریاں کہ طبیبوں کے امالے کا " ص۳ ۱۵ - فضولی کرنا ص۸ ۱۶ - اصطلاح کرنا " نامہ بدل رہا ہے غیر
کے ساتھ ص۱۶ خط میں کچھ اصطلاح کیجیگا " ۱۷ - اشتیاقی " اگرچہ دلکش اس فرقے کی ہے شوخی و شتلاقی " ص۱۶۲
۱۸ - بازیس دینا " یہ دل وہ جنس ہے کہ دیا گر کہیں اسے ص۱۶۹ دھڑکا ہی رہا کہ نہ دے بازیس مجھے" ۱۹ -
معکوسی ص۱۷۰ ۲۰ - جیدھر = جدھر ص۱۱۷ ۲۱ - خواب (مؤنث) " خواب اک خلق پر تمام ہوئی " (ردیف) ص۱۸۴
۲۲ - دھوآں = دھواں " خوشا آتش کہ جس کے گرد اس خوبی سے دھوواں ہے" ص۱۸۷ ۲۳ - راز (مؤنث) " سوتی
ہوئی یہ راز تو ناحق کو جگائی " ص۲۹۷ ۲۴ - سوتی ص۱۶۹ ۲۵ - شیب ۲۶ - قلّاب ص۹۸ ۲۷ - خداوند
ص۴۳ ۲۸ - زجاج ص۹۷ ۲۹ - خواب کرنا ص۹۸ ۳۰ - علاقت ص۱۱۵ ۳۱ - خوبچہر ص۱۳۳ ۳۲ - طبیب
" اڑتی پھریں ہیں طیب کی لپٹیں ہوا کے ساتھ " ص۱۴۰ ۳۳ - ریو ورنگ ص۱۲۱ ۳۴ - دکھ دہی ص۱۵۱ ۳۵ - خوش نشینی ص۲۰

۳۶-شیفتگی ص۱۸۰ ، ۳۷-صندوقِ فرنگی ص۱۵۸ ۳۸-طوسی ص۱۷۸ ۳۹-طوفان طرازص۱۸۲ ۴۰-مجوسی ص۲۶۱ ۴۱- دارالسلطنت ص۱۱
۴۲-غلو کرنا "پیچھی جو ملک نسیم مجھ سو غلو کروں" ص۱۰۸ ۴۳-رہگذری "جس دشت خطرناک کا میں رہگذری تھا" ص۱۰۳
۴۴-شرف اندوزص۱۰۳ ۴۵-خود آرا ص۹۶ ۴۶-سوختنی ص۶۲ ۴۷-مصادم ص۵۹ ۴۸-تردامن ص۵۶ ۴۹-آہے
(= ہاں) ص۵۵ ۵۰-اتالا "اک ترے غم ہی کا اس گھر سے اتالا نہ گیا" ص۶ ۵۱- ادب دینا، کسی کو "آداب مانع ص۱۵۸
جن ذبکھائی تھیں ہیں شوخ ص۱۳۳ مقدور ہو تو دیجو ادب اس ادیب کو" ۵۲- ادیب ″ ۵۳- اکاس (= آکاش)
۵۴-ایجنا "آج قائم مجھ آ کے نجات کب قلیب ص۱۰ روکتا ہی تو جس دم تو ایچے ہی آب" ۵۵- ادھرطے (بطور اسم) آصف رف بطلد
صفت" فلک ذبحند کو نزل دی مجھ دوانی ص۵۵، کی باری فکر اس ادھرطے کی بھی بسانی کی" ۵۶- بدشرابی کرنا "نہ جانی کس کی
چشم مست نے یہ بدشرابی کی" ص۲۰۶ ۵۷- بدگوہری- "بدگوہری گردوں کی کیا تجھ سی سیال گنج" ص۱۴۲ ۵۸- بُراقی "سیاہی
میں مسی کی ہی جو ان دانتوں کی بُراقی" ص۱۶۱ ۵۹- بسمل (= قتل کرنا) "ہم نہ شائستۂ بسمل نہ سزاوار قفس" ص۶۹
۶۰-بلد "راہ نہ دیدہ کو بلد چاہیے" ص۱۴۳ ۶۱- براچہ "پھوٹیں ای ملکی یہ دیدہ گریاں میری ص۱۴۴ ہر گلی کوچہ ہے
بستی کا براچہ کی دوکان" ۶۲- تاؤ بھاؤ "ناچے ہی شیخ وجد میں کس تاؤ بھاؤ سی" ص۲۶ ۶۳- تغیر (بروزن طریق)
"دی تو تغیرِ حال اب کہیں ص۶۵ کام اپنا تو تھا تغیر لباس" ۶۴- تقید کرنا، کسی پر "پر تقید میں چشم پر نہ کیا وُہ
۶۵- توف (= تف) ص۱۳۵ ۶۶- تیں (= تم) ص۱۱۶ ۶۷- ٹال (ٹالنا سے حاصل مصدر) ص۱۹۶ ۶۸-
ٹھری بیٹھنا "مار کر جاڑے کی ٹھری بیٹھی ہیں" ص۹۹ ۶۹- جیب (= زبان) ص۱۳۳ ۷۰- چرط چرطا ص۲۰۷
۷۱- چھوٹ "عشق چھوٹ ہر دعوی قائم ہزاروں ہیں علاج" ص۱۳۱ ۷۲- چاؤ کرنا، کسی امر کا "یار جس نوح
کر طوفان کا کرتے ہیں چاؤ" ص۱۳۵ ۷۳- چبڑ کا ؤ ص۶ ۷۴- خراش (مذکر) "جاتی جاتی جائیگا ہر دو یہ سینے
کا خراش" ص۶۶ ۷۵- رہانا "جو پوچھے کوئی دنیا کا حال مجھ سے تو پوچھے ص۱۹۳ کہ ایک عمر میں یہ فاحشہ رہائی ہے"
۷۶- زیاد (= زیادہ) ص۱۰۵ ۷۷- سنکوانا "جل بجھا دل جب تلک ہم جی کو سنکواتے ہیں" ص۱۶۶ ۷۸- غولدنگی "یہ سفلہ
پیش لے جاتا ہے اپنی غولدنگی سے" ص۱۵۷ ۷۹- فارق "فارق نیک و بد دہر ہے تیز انپدار" ص۹۸ ۸۰- کڈھنگ
"خدا کرے کہ یہ ڈھنگ اس کڈھنگ سے چھوڑے" ص۱۴۱ ۸۱- لپ جھپ "رہیو ہشیار تو لپ جھپ سے بتاں کی قائم" ص۱۳۰
۸۲- ہنیا دینا "کیا ہنیا تجھ یہیں دینی ہے ای عزیز ص۱۱۰ اتنا بڑا ہے ملک ــــ خدا جا کر
مر کہیں"

(۵۵) کلیاتِ قائم ۲، مرتبۂ ڈاکٹر اقتدا احسن ۱-تا ۲۵ آصفر × ۱- بنیدق عبدص۶
۲- سپیس خیر ص۱۸ ۳- حلوا خانہ (بدون ن) ص۱۸ ۴- تھکونٹی "داڑھی بھی جو نکلی تو تھکونٹی نکلی" ص۲۴ ۵- کیچم کھانچا

۶- تیز بین ص۳۳ ۷- سوء مزاجی ص۲۹ ۸- الماس بالف مقصورہ ص۴۴ ۹- مظلمہ ص۵۷ ۱۰- لخر لخر کرنا "سختی پھر بیں ہیں بھوک سے کرتی لخر لخر" ص۶۳ ۱۱- گوارا" وادی اس زیست پر اس دکھ میں جو ہو دیگی گوارا" ص۸۳ ۱۲- شکل پذیر ص۹۳ ۱۳- تقیر و تقطیر ص۹۵ ۱۴- شناۃ ص۹۶ ۱۵- واویلاہ ص۹۷ ۱۶- دیباہ ص۹۸ ۱۷- ملائکوں (جمع الجمع ملک) ص۱۰۲ ۱۸- ذرخیم ص۱۲۵ ۱۹- جھونٹ ق اونٹ ص۱۵۳ ۲۰- اوستاد ۲۱- بین کاری " کہ تجھ بین کاری میں دہ اوستاد" ص— ۲۲- بلشت = بالشت ص۱۶۶ ۲۳- مصالحہ ص۱۶۳ ۲۴- اہون ص۱۹۳ ۲۵- خبازہ ص۱۹۶ ۲۶- زلزال ص۲۰۰ ۲۷- غزلان ص۲۴۳ ۲۸- زفت "پہرۂ زفت" ص۳۰ ۲۹- بھڑ تنگ" بھڑ دوں میں ہے جہاں کے تو بھر سوا بڑا بھڑ تنگ" ص۵۷ ۳۰- بادشاہی ق گدائی ص۸ ۳۱- خشک ص۶۷ ۳۲- انند کرنا ص۳۰ ۳۳- اُتہات ص۱ ۳۴- بہارانہ ص۲۹۳ ۳۵- استجال ص— ۳۶- اصول ص۲۵۴ ۳۷- آزادہ طور ص۱۴۰ ۳۸- غمام ص۷۹ ۳۹- اغنام ص۸۰ ۴۰- جانکوب ص۳۱۷ ۴۱- زقوم ص۱۰۲ ۴۲- ڈھنڈوانا ص۱۳ ۴۳- اقتران "اقتران نجوم" ص۱۵ ۴۴- چکوندہ ص۳۰۴ ۴۵- ڈاٹ دینا" خوشی سے دہن کو دیجیو اب ڈاٹ" ص۲۱۰

(۵۶) غزلیات میر حسن، مرتبہ ڈاکٹر ذکی الحق ۱ تا ۵۰ آصف x

۱- حلّال" حلّال خلق کی ہے وہی مشکلات کا ص۵ دو جگ میں آسرا ہے محمدؐ کی ذات کا" ۲- خلّص" میوے سے ہے بنی ہے کہ ساری یہ کائنات ص۶ خلّص وہی ہے دونوں جہاں میں تمام" ۳- بود و باش مذکر" وہ دن گئے کہ گلشن تھا بود و باش اپنا" ص۷ یہ شعر کا مصرع ا ہے اور "اپنا" ردیف یا قافیہ نہیں، یہ ناممکن نہیں کہ اصل 'اپنی' ہو، مگر کلیات میر حسن کے چار پانچ نسخے جو میں نے دیکھے ہیں، ان میں 'اپنا' ہی ہے، اور ڈاکٹر ذکی الحق کو بھی کسی نسخے میں جو ان کی نظر سے گذرا ہے (اور انہوں نے کم وبیش ۲۰ نسخے دیکھے ہیں) 'اپنی' نہیں ملا۔ اس لیے قریب بہ یقین ہے کہ میر حسن نے 'اپنا' ہی لکھا تھا۔ ۴- آفات کرنا کسی پر ص۲۶۵ ۵- اشتہار یا نا کسی کا" پاوے جہاں میں میرا نا اشتہار رونا" ص۹ ۶- ذکر اور اذکار" نہ لا پھر پھر کے تو کچھ ذکر اور اذکار رونے کا" ۷- ڈھا ہنا" کعبہ سمجھ کے میرے اس دل کے گھر کو ڈھاہا" ص۱۴ ۸- افغاں = فغاں ص۲۱ ۹- اجانا" ہوش میں ہنیچ جب سے سنا ہے اس کو ص۲۹ پھر تک اچایو اس کو وہ ترانہ کیا تھا" ۱۰- جلباب ص۳۸ ۱۱- ڈھیڑا ق پھیڑا" کوئی لنگڑا کوئی لولا کوئی کانا کوئی ڈھیڑا" ص۴۰ ۱۲- خانہ جنگی کرنا ص۴۸ آصف میں خانہ جنگی ہے ۱۳- چشمک زن ص۴۸ ۱۴- پچھر بند (بمعنی تشدید پ)" مرے رونے سے عاجز ہیں پچھر بند" ص۵۶ ۱۵- رت = رتھ" نکلیں سیر کے سب کچھ بدر تھ پہ ص۵۹

۱۶- دارومدار کرنا "ڈ گیا دل کو ہنستی ہنستی صنم ص۶۹ کر کے دارومدار اور اخلاص" ۱۷- راغ " باغ و راغ ص۷۶
۱۸- کنارہ کھینچنا کسی سے ص۹۶ ۲۱- حلوہ (غلط لفظ) " حلوۂ بیدود" ص۹۷ ۲۲- جدّ دکرد ص۱۱۵ ۲۳-
ٹھونک بجا کر لینا ص۱۱۶ ۲۴- زبونی ص۱۱۶ ۲۵- حرکاتیں جمع الجمع حرکت "کھب رہی ہیں وہ تری سب حرکاتیں دل میں"
ص۱۴۷ ۲۶- جلی جلائی ص۱۲۹ ۲۷- اور نہیں تو " ہر بات میں اس سے جو سُنا اور نہیں تو ص۱۳۰ ہم کو بھی یہی درد
ہوا اور نہیں تو" " اِک بات تو سُن جاؤ بھلا اور نہیں تو" ۲۸- رائی دہائی " اگرچہ ہر طرف تیری ہی اک
رائی دہائی ہے" ص۱۳۲ ۲۹- حیرانی ص۱۳۹ ۳۰- جھوٹھ ایک غزل کی ردیف ص۱۴۰ اس کے ساتھ دوسری ہائیہ غزلیں-
۳۱- حرف دحکایات کے لیے فعل واحد ص۱۶۷ ۳۲- اشارات کے لیے فعل واحد، مونث ۳۳- آفات مثل اشارات
ہر دو ص۲۱۰ ۳۴- چقماقی " رکھے ہے کون ۔ صندوق چقماقی تکلف ہے" ص۲۵۵ ۳۵- ۳۶- الیمانی ، انگریزہ = انگریزی
" یا الیمانی ہے یہ تلوار یا انگریزی" ۳۷- خلاقی ص۲۵۳ ۳۸- جادُو چوز " دودن کے جادو چوز حسن کے بھی ہو ہے ص۲۴۱
پھر رفتہ رفتہ ایز فر بخ یہ آ رہے" ۳۹- لب مونث خواب میں شب جو تری لب کاٹی " ردیف - مذکر بھی ہے ۔ ۴۰-
خلاق ص۲۵۴ ۴۱- اغراقی " سخن جو نہ تکلف ہوئی تو نہ جی کو لگتا ہے ص۲۵۵ نہیں تو کیا بندھو گر بات اغراقی تکلف ہے"
۴۲- انگیز " گالیاں ہیں صاف واں اور یاں بڑی انگیز ہے" ص۱۹۷ ۴۳- دارالسلام ص۶ ۴۴- منھ پھیرا
" کبھی زلفوں سے ہے اس کی کبھی گیسو سے منھ پھیرا" ص۲۰ ۴۵- افسوس کھانا ص۸ ۴۶- ادھ بیچ " بلبل کا جی
نکل کے بھی پہنچا نہ گل تلک ص۲۵۱ ادھ بیچ سے صبا کے آپ ہی اڑ گئی" ۴۷- اول میں لینا " چھوڑیں نہ جی کو جب
تک دل لیں نہ اول بیٹے " ص۲۴۶ ۴۸- انگار ص۲۴۳ ۴۹- پہاڑیا " ماتے ہیں شہد و مشک کو اکثر پہاڑیے ص۲۳۹"
۵۰- شوع (یہ تلفظ میں نہیں) ص۳۸۰

(۵۷) تذکرۂ میر حسن طبع ۲، اتا ۱۷۲ صفحہ x ۱- دھکاڈنا " شمشیر اللہ سے پر سودھکاڈتی ہیں
ہم کو - یہ بھی سپاہیوں کی یار و ادائیاں ہیں" میر محمد حسین کلیم ۲- ادائیاں جمع ادائی ۳- خبر عطر " بادِ صبا
سے زلف معطر کی ہم تلک - مدت ہوئی کہ پہنچی نہیں کچھ خبر عطر" سجاد ۴- نستر نا " الیسا مرید کیوں نہ دو عالم میں نستری
پیروں کی راہ میں جو کرودوں دیا کرے" اشتیاق، ولی اللہ ۵- تماکو = تنباکو " تماکو کو نہ جانوں کیا سبب ہے
جعفر علی خاں (زکی) ۶- مشیمش (یہ تلفظ میں نہیں آیا) " تو خصم گن کے شلیجن نے کیے" کمترین
۷- نفرانی " پلا کر مست نفرانی کو تارڑی "

(۵۸) دیوان مصحفی ۱ (علمی مجلس دہلی) ۱ تا ۱۵۵ آصفیہ × ۱- نامہ پردازی ص۵۷ ۲- نام رکھنا
کسی پر "نام آنسو نے مری سلک گہر پر رکھا" ص۵۸ ۳- جرم رکھنا کسی پر "یہ جرم نظارہ عبث میری نظر پر رکھا"
۴- برہم کھانا "کام اک عالم کا برہم کھا گیا" ص۶۱ ۵- خصمی ص۶۲ ۶- رُلنا بالقسم "تو دیکھو گر نہ خاک
میں رُل رتی کھل، گیا ص۶۴ ۷- یک پلک (پھبتی کی صفت) ص۶۵ ۸- جال گن ص۷۰ ۹- اوشاکنان
ص۷۵ ۱۰- عام = معدوم ص۸۳ ۱۱- طرح // ۱۲- زور آوری کرنا ص۸۶ ۱۳- نقش ونگار باز ص۸۹
۱۴- با این ہمہ ص۹۹ ۱۵- برہم زن " ۱۶- گستن ص۱۰۲ ۱۷- دو باگا "گہ فارسی کہتا ہوں گو مصحفی ہندی
ص۱۰۴ یعنی کہ مری طبع کا گھوڑا ہے دو باگا" ۱۸- چماں ص۱۰۶ ۱۹- بیاد جانا ص۱۰۸ ۲۰- دنبالہ داری ص۱۱۹
۲۱- کہوں کہیں "دیکھ میں کہتا ہوں تو رسوا کہوں (دق) ہوجائیگا" ص۱۲۱ ۲۲- تعلیں ص۱۲۸ ۲۳- خلش کرنا
ص۱۳۲ ۲۴- من بعد ص۱۳۵ ۲۵- دوختنی ص۱۳۲ ۲۶- رطب مزاجی ص۱۳۶ ۲۷- رنگ رخ ہونا ص۱۵۱
رخ ت ترخ ۲۸- نازک کاری ص۱۵۷ ۲۹- قرمزہ ص۱۵۸ ۳۰- قرادلی ص۱۵۹ ۳۱- پیلیں "یار پیلیں
اسے کہتے ہیں کہ یہ مات ہے شاہ" ص۱۶۱ ۳۲- بہ شدن ص۱۶۲ ۳۳- جیدھر "رخ یار کا جیدھر گیا ادھر ہی
گیا پھر" ص۱۶۳ ۳۴- اذیت کھینچنا ص۱۶۵ ۳۵- افزایش ص۱۶۹ ۳۶- اخلاص بانٹنا ص۱۸۱ ۳۷-
فرو شدہ ص۱۸۲ ۳۸- خوش ڈول ص۱۸۵ ۳۹- چھپانا ص۱۸۷ ۴۰- شکنج ص۲۱۵ ۴۱- امرائی "جب تک
ص۲۳۰
کہ ترا جلوس امرائی ہے" ص۲۱۹ ۴۲- پر دو پوچ "دنیا پہ دو پوچ محض مفہوم ہوئی" ص۲۲۰ ۴۳- باستانی
۴۴- ڈھلا ڈھلی (صفت چارپائی) ص۲۲۳ ۴۵- لبزج ص۲۲۵ ۴۶- اعمار // ۴۷- قطور ۴۸- محبس
۴۹- محلل "محلل بلغم" ص۲۲۶ ۵۰- وصف مونث "ہو زباں تیز یات تا نہ مری ص۲۲۷ کس طرح کر سکوں
ہوں وصف تری" ۵۱- چونکا اٹھنا ص۲۳۰ مطبوعہ میں چونک، غلط محض ۵۲- رسوم بطور واحد "تھی جو
اس کی رسوم ماتم کی ص۲۳۵ بارہ دن تک وہ رسم پیہم کی" ۵۳- زود اندود ص۲۳۷ ۵۴- خراجی ص۳۰۵
۵۵- زجاجی۔

(۵۹) دیوان مصحفی ۲ (علمی مجلس دہلی) ۱ تا ۲۲۲ آصفیہ × ۱- تماشاکدہ ص۵ ۲- سالج
"سالج نے بھلا کون سی تلوار میں رکھا" ص۱۲ ۳- زنگی ص۱۳ ۴- خرامش ص۱۷ ۵- بادالہا ص۲۱ ۶- ایدھر
"کہاں تک ناقۂ لیلیٰ پھرے ایدھر ادھر بھٹکا" ص۲۵ ۷- فزوں // ۸- چاؤ بھری ص۲۸ ۹- بجھانا "کبھی
ص۴۵
خط ہاتھ قاصد کے بجھایا" ص۳۱ ۱۰- نشید خواں ص۴۴ ۱۱- اودھر "اک ساتھ اٹھ رہا ہے ادھر کبوتروں کا"

۱۲- شور پڑنا ص۴۸ ۱۳- حد" میاں مصحفی کہاں یہ بات حد بری ہے ص۵۳ ہر اک سے راز دل کا افشانہ کیجے صاحب"
۱۴- پردگی ص۵۶ ۱۵- قنات کھینچنا" ۱۶- کیٹ" مصحفی دور ہے فرنگیوں کا ص۶۱ کام ایسا نہ کر کہ کھا دے کیٹ"
(ق سیٹ) ۱۷- کم بغل ص۶۴ ۱۸- علاج لینا "لیتا ہے کم بغل کوئی عطار کا علاج" ۱۹- سپید باف ص۶۸
۲۰- نیات ص۷۸ ۲۱- کیدھر" کیدھر چلی ہو دھوم نہ مچاؤ میرے گھر" ص۸۰ ۲۲- لبیادی ص۱۰۲ ۲۳- قربات
ص۱۲۱ ۲۴- دودہ ص۱۲۳ ۲۵- چہرہ افروزی ص۱۳۶ ۲۶- ریل" کون سا وقت ہے کہ آنکھوں سے ص۱۳۸
سیل خون جگر کی ریل (ق ریل پیل) نہیں" ۲۷- بطالت ص۱۴۷ ۲۸- مغز پھرانا ص۱۴۸ ۲۹- نقب
کھینچنا ص۱۵۰ ۳۰- مزدوری ص۱۵۶ ۳۱- خانہ بر اندازی ص۱۵۷ ۳۲- قیافے سے دور ہونا" لیلیٰ
کا محمل اس کے قیافے سے دور ہے ص۱۶۵ یہ بات تو کچھ ایسے قیافے سے دور ہے" ایسی غزل کہی کہ
قیافے سے دور ہے" ۳۳- معما کھولنا ص۱۷۲ ۳۴- کم نگہی ص۱۷۲ ۳۵- لات مارنا سی ص۱۷۸ ۳۶-
نظارہ مارنا" اور نظارہ ترا دیدۂ روزن مارے" ۳۷- تغابر ص۱۸۷ ۳۸- بقم" ۳۹- آگو = آگے
ص۱۸۸ + ۴۰- کاغذ گر ص۲۰۰ ۴۱- اپاہا" بکلی کسی صورت تو مرے دل کی اپاہا" ص۲۲۳ ۴۲-
بریز بریز کرنا" سو تو اس کی زبان ہے ایسی تیز ص۲۳۴ جس سے کرنے لگیں بریز بریز"۔

اسی طرح، اس دور کے شعرا تو الگ رہے، دورِ اوّل کے یکرو، سجاد، آبرو،
جعفر، فائز، حاتم، شاکر ناجی کے دواوین سے سینکڑوں الفاظ دیے جا سکتے
ہیں جو یا تو فرہنگِ آصفیہ میں مطلقاً موجود نہیں یا ہیں تو بغیر سند۔

(۴)

۶۰ کلّیات جعفر علی حسرت (مرتّبۂ ڈاکٹر نور الحسن ہاشمی) : ۱ تا ۲۳۶ آصفہ×

۱ الم پانا ص۳ ۲ اُمم ص۴ ۳ اتم ″ ۴ متجلّی ″ ۵ احدیّت ″ ۶ سشم ″
۷ تحیّات ″ ۸ غنم ″ ہو کے شیر و بقر و گرگ و غنم چاروں ایک ″ ص۵ ۹ اصم ″ ۱۰
بلی ″ ۱۱ ایزد ص۸ ۱۲ سمک ص۹ ۱۳ سماک ″ ۱۴ خنّاس ″ ۱۵ ملک املاک
″ نہ سلطنت مجھ کو درکار ہے نہ ملک املاک ″ ۱۶ ایلیا = حضرت علی ص۱۱ ۱۷ نجم ص۱۴ ۱۸ الطاف
اکفا ″ ۱۹ دش ″ ۲۰ اشباع ″ ۲۱ تفہیم ″ ۲۲ صمیم ″ ۲۳ تنجیم ″ ۲۴ صمیم ص۱۵ ۲۵
اطہر ص۱۶ ۲۶ تردار ص۱۸ ۲۷ طلسمات بطور واحد ص۲۱ ۲۸ اللہ معک ص۲۵ ۲۹ ترک (قافیہ مفتوح) ″
۳۰ دھڑک ص۲۶ ۳۱ تزلزل آنا ″ ۳۲ ارتک ″ دیدہ یوں فرض کرے جلوہ پری کا دیکھا ص۲۷ اس پہ جب
زر کی کوئی ڈال دے لا کر ارتک ″ (نسخۂ مطبوعہ ارنک - اور فرہنگ سے یہ غیر حاضر) ۳۳ تحت حنک ″
۳۴ اتمک ″ ۳۵ نبدھا نام ص۲۸ ۳۶ اسپک ″ ہاں مگر ساتوں فلک واسطے خیمے کے ترے ص۲۹ گر سیو جائیں
برابر تو بنے اک اسپک ″ ۳۷ عظم ″ ″ بیٹھا ہے عظم و شان سے یوں تاجدار گل ″ ص۳۰ ۳۸ ہا ہو کرنا
″ سینہ پھٹتا ہے جو کرتی ہے یہ جوں نے ہا ہو ″ ص۳۳ ۳۹ یا بو ص۳۴ ۴۰ امتیاز مؤنث ″ اے عقل تو نے کس لیے
کم کی ہے امتیاز ″ ص۴۳ ۴۱ پچابو ″ مری بھی کشتی ہوئی غرق اس پچابو سے ″ ص۴۵ ۴۲ پوست کھینچنا ″ مے پرستی
سے مجھ کو کام ہے گو کھینچے پوست ″ ص۴۶ ۴۳ قافیہ سنج ص۴۷ ۴۴ بربست ″ یارب یہی گلشن کا
ہمیشہ رہے بربست ″ ص۵۰ ۴۵ دل میں کھدبدی ہونا ″ یہ طور تیرے دیکھ کے دل میں مرے ہے کھدبدی ص۵۳
گر تو جدا سمجھے مجھے اس بات سے ہے لابدی ″۔ لابدی (بدون تشدید دال) ص۵۲ ۴۶ تطاول ص۵۴
۴۷ کریاں کرنا ″ گہر فشانوں کی اب ہو چکی پر افشانی ص۵۶ گلی وہ شاخ ہے کرتی تھی جس پہ سب کریاں ″ ۴۸
باج لینا کسی سے ″ ۴۹ میگ ڈمبر ″ ۵۰ ہتھنال ″ ۵۱ کشیرنی ص۵۷ ۵۲ دودھ باش ص۶۱ گو نہ پکی ہو یلنہ

دعہ باش رہے" ۔ ۵۳ دواخانہ = دیوانخانہ "دوانخانے میں ہو پیکدان اور رومال" ۔ ۵۴ انفسار ص۵۷
۵۵ خوراک (و ملفوظ) "ہوئی ہے بسکہ حلال اور حرام سب خوراک" ص۵۸ ۵۶ جیرانی کھینچنا ص۵۹ ۵۷ طعام
ہونا "جہاں سنا کوئی شیعہ ہوا ہے ہوگا طعام" ص۵۸ ۵۸ دردند ۔ ۵۹ جم "تو جام مری عمر کا معمور ہی کیجو ص۶۱
پر ہجر کا جم مجھ کو نہ دکھلائیو یا رب" ۶۰ جنگ مچانا "عاقل ہو کبھی کافر و دیندار سے کی صلح ص۶۷ ہر ایک
سے جاہل ہو کبھی جنگ مچایا" ۶۱ خُم (مونث) "اول تو خم فلک بنائی ص۶۸ مے اس میں بھری بعد صفائی"
۶۲ اشتیاقی = مشتاق ص۶۹ ۶۳ قضائی "ہیں سخت حوادث قضائی" ص۸۱ ۶۴ آبشار (مونث)
"کرتی ہیں جو شور آبشاریں" ص۸۳ ۔ ۶۵ سئیس ص۸۴ ۶۶ حب السلاطین ۔ ۶۷ خرچنا "پڑ تیرہ چھیر تو تو یہ
دور دہو" ص۹۳ ۶۸ اتھوڑا = بازی پھرنا "دل ہار چکے اب تو کس طور پھری بازی" ص۹۶ ۶۹ "عنقریب
پہنچنا کسی سے" اس غم سے آکے مرنے کو پہنچا ہوں عنقریب" ص۹۸ ۷۰ تشریف فرمانا "عزیزو
عشق نے جب سے یہاں تشریف فرمائی ص۹۹ ۷۱ روددار "آئینہ دیکھ کر ہم نے ہی روددار کر دیا" ص۱۰۲ ۷۲
خونابی" اشک خونابی" ص۱۰۸ ۷۳ تسلسل (مذکر) ص۱۱۶ ۷۴ رخصتانہ دینا ص۱۱۸ ۷۵ جھانتی کا جم ص۱۲۱ ۷۶
تڑ بھینا ص۱۲۳ ۷۷ قدامت ص۱۲۴ ۷۸ نٹ بازی کرنا ص۱۲۷ ۷۹ جود جفا (مذکر) "اتنا بھی تو میاں نہیں جود جفا
بھلا (ردیف) ص۱۲۹ ۸۰ بچھونا باد مجہول (قافیہ) ص۱۳۱ ۸۱ ذو فنوں ص۱۴۱ ۸۲ بھین بھان "رکھا ہے میں نے
لخت جگر اپنا بھون بھان" ص۱۵۲ ۸۳ چھین چھان ۔ ۸۴ ناہنجار ص۱۶۶ ۸۵ تنفیح کرنا ص۱۷۱ ۸۶ افسردہ
ص۱۷۳ ۸۷ سبز کرنا سخن کا ص۱۷۶ ۸۸ فی المثل ص۱۷۷ ۸۹ تسمیہ ص۱۹۱ ۔ حقیقۃً ص۱۹۸ ۹۰ یاد فراموش ہونا
ص۲۰۷ ۹۱ طپیدن ص۲۲۶ ۹۲ جسمانی ص۲۳۱ ۹۳ نیسانی "قطرۂ نیسانی" ۔ ۹۴ چاکری ص۲۰۹ ۹۵
تنخواہ کرنا "لشکر غم کو جگر کی تنخواہ" ص۲۲۵ ۹۶ جیدر ص۲۲۸ ۹۷ فم ص۲۴۳ ۹۸ شنوا ص۲۴۶ ۹۹ سہارنا
"ہے عشق کا بار سخت مشکل ص۲۵۴ کب ارض و سما سہارتے ہیں" ۱۰۰ عشق اللہ کرنا کسی سے "ہوئے ہم بت کے بندے
برہمن سے راہ کرتے ہیں ص۲۵۶ حرم کے رہنے والو تم سے عشق اللہ کرتے ہیں" ۱۰۱ راہ کرنا کسی سے ص۲۵۶ ۱۰۲ الامان
دکھنا غضب سے "غضب سے اپنے مجھو الامان دکھلیجو ص۲۶۴ ۱۰۳ اغلب ص۲۶۷ ۱۰۴ ساختہ پرداختہ ص۲۷۰
۱۰۵ بہانہ گیر ص۲۷۸ ۱۰۶ افغاں "آہ و فغاں" ص۲۸۲ ۱۰۷ جہاندار ص۲۸۳ شان کرنا کسی سے "قامت ہے کہ ملیے جس سے آہ ص۲۹۰
پھر بھلا اس سے شان کیا کیجے" ۱۰۸ اگستردہ ص۲۹۸ ۱۰۹ لازم و ملزوم ص۳۰۲ ۱۱۰ حلقوم ۔ ۱۱۱ پچوس ص۳۰۹ ۱۱۲ دلشب ۔
۱۱۳ پرلشب ص۳۱۱ بخشنا ص۳۱۳ ۱۱۵ چڑھ چڑھنا کسی پر "چڑھ پڑیں آن کر اس پہ جو کچھ زر رکھو" ص۳۱۵ ۱۱۶ امداد کرنا ص۳۲۰

۱۱۷ پرلی پار " کہ طرح تھا اس کنارے یا کہ پرلی پار جا پہنچے" ص۳۲۱ ۱۱۸ سمائی ص۳۲۵ ۱۱۹ اضطرابی کرنا ص۳۲۷ ۱۲۰ ناصوابی کرنا ص ۱۲۱ ارض و سما کی بیچ فعل واحد مذکر " اُس عشق سو تب ارض و سما گھرایا" ص۳۲۵ ۱۲۲ پشیمانی کھینچنا ص۳۳۳ ۱۲۳ ماڈر کرنا کسی سو " نا صح کرتا ہے مجھ سو ناحق کی ماڈ" ص۳۳۸ ۱۲۴ چرس پینا ص۳۳۹ ۱۲۵ ملفوظات ص۲۵۱ ۱۲۶ دو دو بچن کرنا کسی سو ص۲۶۱ " اگر ہو دے رستم مری سامنے + کروں اس سو دو دو بچن دو بدو" ۱۲۷ جگر لخت ۱۲۸ حق الباب ص۲۸۳ ع ساتھ جانا رسم ہے اور حق الباب ہے ص۲۳۱ ۱۲۹ سیاست کرنا کسی پر ص۲۸۲ ط ہو سیاست اپنے اوپر حبیب کری، تب جان عادل ہے " ۱۳۰ قصہ کہانی ص۲۸۰ ۱۳۱ مات پانا ص۲۹۱ ۱۳۲ غور کرنا کسی کو ص۳۰۱ ع دمبدم کرتی ہو اس کو غور کس کے واسطے ۱۳۳ ٹھور رہ جانا، کسی جگہ ص۳۰۲ ع اس گلی میں رہ گیا ہے ٹھور کس کے واسطے ۱۳۴ لاچاری ص۳۰۳ ۱۳۵ جمالو ص۳۰۵ مہندی کو لگا اس کے پاؤں سو آگ ہو گئی - مشاطہ جمالو نے کیا آگ لگائی ہے ۱۳۶ سانسا ص۳۰۶ " چلنے کا سامان نہیں نت اٹھ کھائے کا سانسا ہے ۱۳۷ شدہ بدہ بھول جانا ص۳۰۶ ۱۳۸ باسا ص۳۰۶ ع پھرتا ہے کدھر بھٹکا بھٹکا گھٹ ہی یار کا باسا ہے ۱۳۹ آفات گذرنا ص۳۱۰ ۱۴۰ یک تہی (= ایک قسم کا لباس) ص۳۱۳ ۱۴۱ ہا (= ہائے) ص۳۱۶ ع " دو دن بھی دید کر نہ پائی کہ ہا چلا ص۳۲۱ ۱۴۲ حیرانی کھینچنا ص۳۲۳ ۱۴۳ بکٹ ص۳۲۳ ۱۴۴ " سنگین چڑھا کر چوکہ ہیں مژگان کی + اے دل مت جا تو ان میں پہرہ ہے بکٹ " ۱۴۵ تصویر نیم رخ ص۳۲۵ ۱۴۶ بہار کرنا ص۳۲۸ ط گویا دم خزکو رنگ کرتی ہے بہار" ۱۴۷ سار جاننا کسی چیز کی ص۳۴۸ ع چوسر کی میں سار جانوں پانسا جو پھرے " ۱۴۸ تنگ ص۳۵۳ ع دو دن کی حکومت پہ ہے یہ مار اور یہ تنگ ۱۴۹ اسنجوگ ہونا ص۳۵۲ اک دم تجھ سو ہوا نہ میرا سنجوگ ۱۵۰ منقضی ہونا ص۳۵۴ ۱۵۱ تم بالشوم ص۳۵۵ ۱۵۲ انجان ہونا کسی سو ص۳۵۵ ع تو مجھ سو ہے انجان میں تجھ سو انجان ۱۵۳ جولیں (= جویا) ص۳۵۶ ۱۵۴ گرازی (= گراز) ص۳۶۲ ۱۵۵ چمک پر ہونا ص۳۷۳ ہر دم کہتا ہے تو چمک پر ہے اب + ہے مست تیری نظر کو کیوں مجھ تو کرے " ۱۵۶ ہعت ص۳۶۳ ۱۵۷ منقلین ص۳۶۵ ع بینی تو الف ہے منقلین اس کو ہے کیا - ۱۵۸ زری پوش ص۳۶۸ ۱۵۹ پہناوا ص۳۶۸ ۱۶۰ لطیف الالطاف ص۳۶۳ ع ظلم اس کا لطیف ہے لطیف الالطاف ۱۶۱ علام ص۳۶۸ ۱۶۲ افغان (= فغان) ص۳۸۲ ۱۶۳ نحو (= طریقہ) ص۳۸۲ ۱۶۴ الحمارہ (بغیر تشدید) ص۳۸۲ " میں نے کہا دل کو مول لے تو، تو کہا + آتی ہیں یہاں تجھ سو اٹھارہ گنڈی" ۱۶۵ فوط خوشی ص۳۸۳ ۱۶۶ دھڑی دھڑی کر لوٹنا ص۳۸۴ سہ آتا ہو اپس کے دل مرا اس سو سو آہ + اک جو نہ رکھا دھڑی دھڑی کر لوٹا " ۱۶۷ چناں چنیں کرنا کسی سو ص۳۸۵ ۱۶۸ زرگری ص۳۸۵ سہ مجھ سو نہ کبھی زرگری چھوڑی اس نے + مدت سو پڑا چمن میں کھٹائی کے بیچ ۱۶۹ پُر بین ص۳۸۵ سہ دیکھ اطراف کو، تو اوک ہے ادھر تان + یہ بین نواز ہے قیامت پُر بین

۱۷۰ کھکھک ص۳۸۶ ۱۷۱ سوہنا (= سہانا) ص۳۸۶ ۱۷۲ من سوہنا ص۳۸۶ ۱۷۳ سوخت ہونا (دل پر) ص۳۸۷
۱۷۴ اگاڑیاں ص۳۸۷ ۱۷۵ نٹ باز ص۳۸۸ ۱۷۶ پٹرا ہونا ص۳۸۹ ع "دھوبن کی تئیں دیکھ ہو پٹرا انسان" ۱۷۷
کنڈی کرنا ص۳۸۹ ع "کنڈی کری خوب دل جگر کو ہر آن۔ ۱۷۸ کا (= بلیا) ع وہ سنگتراش کار کو گل بنی"
ص۳۸۸ ۱۷۹ بساطن ص۳۸۹ ۱۸۰ کہارن ص۳۹۰ ۱۸۱ گوسن ص۳۹۰ ۱۸۲ موچن ص۳۹۰ ۱۸۳ ایارج لوغاذیہ
ص۳۹۲ ع گو اس کی تئیں ایارج لوغاذیہ دیا۔ ۱۸۴ خوناک (بہ واو ملفوظ) ص۳۹۳ ۱۸۵ پُکا ص۳۹۳ ع یہ بھی
نہیں تو خاک کا پُکا تو ہے" (قافیہ تُکّا) ۱۸۶ اسلوب (مذکر) ص۳۹۵ ع حسرت اسلوب کچھ نہیں جیو کا" ۱۸۷
تحقیق (محققاً) ص۳۹۶ ع "اس بت کی گلی میں دل چلا تو تحقیق" ۱۸۸ ماتم دار ص۴۰۲ ۱۸۹ من ماننا ص۴۰۳
۱۹۰ دھیان اٹھنا ص۴۰۵ ۱۹۱ دھانسنا دینا ص۴۰۷ ع چڑاتی ہیں مرا دل اور مجھی کو دیتے ہیں دھانسا" ۱۹۲
تانسنا ص۴۰۷ ع بہت تو نا مجھے نے طعنوں دی کر مجھ تانسا" ۱۹۳ بیا بانسنا ص۴۰۷ ع "لگاتی ہیں جو ہم بیلا
تو مجھی ہے بیا بانسا" ۱۹۴ ٹھانسنا ص۴۰۷ "اڑاتی کو چنگ آیا تھا وہ، کل پہ رقیب ... + دیا بڑھ خود آگے، بیر وہیں
اک بات میں ٹھانسا" ۱۹۵ مردود ہونا (کسی جگہ کا) ص۴۰۹ ۱۹۶ ہانکنا ص۴۱۰ ع "بلایا اس نے سو سو بار
مجھ کو اور پھر ہانکا" ۱۹۷ سوختنی ص۴۱۶ ۱۹۸ رب الجلیل ص۴۱۶ ۱۹۹ گلستانی (مرغ گلستانی) ص۴۲۱
۲۰۰ دہرانا ص۴۲۷ ع "ہر دم جو ہیں کہہ کو دہراتی ہو، بہت خوب" ۲۰۱ سچکنا ص۴۳۰ ع سچکنا بات میں
ہر دم نگہ کرلی تو کچھ کم کم" ۲۰۲ ڈنڈ بھرنا ص۴۵۳ ع "دل گم ہوا کسی کا تو بھرنا پڑے گا ڈنڈ" ۲۰۳ جھنڈ
ہونا ص۴۵۳ ع "اس حال پہ تمہاری نہ غلبش ہو کہیں جھنڈ" ۲۰۴ جھنڈ ص۴۵۴ ع "گلشن میں سرو دشت
میں پیدا ہوا ہے جھنڈ" ۲۰۵ جھنڈ (= بال) ص۴۵۴ ع "پاؤں میں قفس توڑ کے سر پہ بڑھا تھا جھنڈ"
۲۰۶ بھسنڈ بنانا ص۴۵۴ ع "کُشتے کھلا کھلا کر بنایا اسے بھسنڈ" ۲۰۷ ذی حیات ص۴۶۴ ۲۰۸ نکات
(بطور واحد) ص۴۶۵ ع "ہر اک سخن میں ہے نزاکت اور ہر نکات میں ناز" ۲۰۹ ارمان " گر گبر ہے تو تو تجھ کو شاباش
ص۴۶۷ دو کلمہ گو ہے ارمان افسوس" ۲۱۰ تال تلیاں ص۴۶۹ ع "بھرتا ہے ابر تال تلیاں برس برس" ۲۱۱ سرس
ص۴۶۹ ع کم کم نگہ ادھر ہے جفا ہے سرس سرس" ۲۱۲ ایذا دہندہ ص۴۷۱، ص۵۳۹ ۲۱۳ تصدیع کھینچنا ص۴۸۴
۲۱۴ امیری ص۴۹۲ ۲۱۵ نیغزی ص۴۹۲ ۲۱۶ سدا رنگ (مشہور مغنی) ص۴۹۶ ۲۱۷ بگ گردن ص۴۹۷
۲۱۸ اٹھانا ص۵۰۵ ع "گہ منانا آن کر اور گہ اٹھانا ہے ستم" ۲۱۹ پاؤ ع "کل تو تھی برسوں سی آدمی
کی الفت پاؤ ہے ص۵۱۸ ۲۲۰ تتا تاؤ "اب جو چاہے دیں دایاں مانگ لے حسرت کی تو ص۵۱۹ پھر کہاں یہ بات

کل ، اس دم تو تنتاتا و ہو" ۲۲۱ ملفوف ص۵۲۲ ۲۲۲ معطوف ص۵۲۲ ۲۲۳ اشرداری ص۵۲۳ ۲۲۴
شرداری ص۵۲۳ ۲۲۵ خارہ (= خارا) ص۵۲۶ ۲۲۶ زیب آدمی ص۵۲۹ ۲۲۷ ملاقات لگانا ص۵۳۲
خط "کیا راہ میں غیروں سے ملاقات لگائی" ۲۲۸ غوغائی ص۵۳۰ ۲۲۹ بیٹی پھری ص۵۳۱ ۲۳۰ ترکری تری
ہو نہ بلبل ہو خوش آہنگ ص۵۳۱ یہ غوغائی ہو اور وہ ترتری ہو ۲۳۱ سر بُری (= سر کاٹنا) ص۵۴۱
۲۳۲ دری" دو ابرو اس جواری کی جو دیکھو ص۵۴۱ تو اب شمشیر کی گویا دری ہے" ۲۳۳ نیگلا = فیتہ ابلا)
ص۵۴۳ ۲۳۴ دردری (= تیغ کی تعریف) ط۵۵۰ ۲۳۵ مری پڑنا "حسرت کو رقیب دیکھ کے ہی ص۵۵۱
پڑ گئی تری گھر میں کچھ مری سی ۲۳۶ منزل گاہ ص۵۵۶ ۔

۱ ترخیم (ہو او نباہ سند = +غ) ص۱۳ ۲ مصارع + غ ص۱۴ ۳ حقیم + غ ص۱۳ ۴ شاکی
+ غ ص۱۸ ۵ خیار + غ ص۱۹ ۶ رُو دینا کسی کو + غ ص۳۳ ۷ ابو + غ "کنیت خالی ہو
گھر میں تری جوں لفظ ابو" ۸ عیم + غ ص۴۹ ۹ اُوپر (واو برائے اظہار ضمہ) + غ "لاگا آفت
مری جان اُوپر دیکھنا" ص۵۳ ۱۰ کتوال (= کوتوال) + غ ص۵۶ ۱۱ اُعمال + غ ص۵۰ ۱۲ آرکن + غ ص۵۸

(۶۱) **مجموعۂ نغز** (قدرت اللہ قاسم) مرتبۂ محمود خان شیرانی ۱ تا ۸۴ آصفیہ ×

جلد ۱ ۱ چلبلی (حیز دہلوی) ص۱۴ ۲ محفل آرائی (آفتاب) ص۲۰ ۳ برجا (آبرو) ص۲۳ ۴
کلبل (داؤد) ص۳۲ ۵ کتی "کتی از برق و دگر از بادل" ۶ نکتہ پھونا ص۳۳ ۷ خارشتر (اشرف)
ص۶۳ ۸ ڈڈکا "بہشت آخر مکاں ہو دوزخ اک شرعی ڈڈکا ہو" (انسان) ص۷۰ ۹ چرکا کر بیٹھنا
(انشا) ص۸۹ ۱۰ نوگری (تجلی) ص۱۳۶ ۱۱ اسرائی (جرأت) ص۱۶۶ ۱۲ رانڈ رونا "رو تو حاتم حسین
کے غم میں ص۱۹۱ اور رونا تو رانڈ رونا ہے" (حاتم) ۱۳ میر گنجو کا "تھا ابھی ہم پاس ابھی جاتا رہا یاروں
کے پاس ص۱۹۱ آشنائی میں وہ لوکا گنجو کا میر ہے" (حاتم) ۱۴ تو بہ تلی ، ص۱۹۲ شیخ علی ، ۱۵ دم نقد
" عمر ہفتاد و ہشت سال کو مفت ص۱۹۳ کیا دم نقد ہار بیٹھے ہیں" ، ۱۶ حیا ناک (حجام) ص۱۹۹ ۱۷
پوستی کھلونا " دل ہو پہلو میں مرے یا ہے کھلونا پوستی " (حکیم) ص۲۲۱ ۱۸ یار باشی کرنا (دیوانہ)
ص۲۵۸ ۱۹ زبان الٹنا " ہندی میں زبان نہیں الٹتی ص۲۸۷ گو لاکھ کہوں مغل پسر ہوں" (ساقی)
۲۰ تڑپھنا ، ۲۱ بے ساختہ پن (سلیمان) ص۳۰۲ ۲۲ اصفہانی (= تلوار) نکلی ہی پڑتی ہے قضا اصفہانی
آپ کی" ، ص۳۰۳ ۲۳ ذی (زی) " رتبہ کو دھن کی نام کر جاہ کر ذی کو شان کر " (میر فتح علی شیدا) ص۳۵۶

۲۳ اکل کھرا (طپش) ص ۳۶۸ ۲۵ ہدی اتارنا ہاتھ سے (ظفر) ص ۳۷۳ ۲۶ شہادت طلبی ،، ص ۳۷۵ ۲۷
سودا دعوت اشتر عشق) ص ۳۸۴ ۲۸ دھوکڑ (عطا) ص ۳۹۹ ۔

جلد ۲ ۲۹ کوٹ باندھنا "پلٹن چشم فرنگی نزادہ دل پر باندھ کوٹ" (عظیم) ص ۵ ۳۰
ہت چھٹ ،، ۳۱ کھسوٹنا ،، ۳۲ نخری ،، ص ۹ ۳۳ مونڈھ مانڈ "کر کر چار آنکھیں بنایا چار ابرو مونڈ مانڈ" ،،
۳۴ چھانڈ "عاقبت کتی کو گمی پپیا نہیں دیتا ہے چھانڈ" ۳۵ سکیڑنا ،، ص ۳۶ جنسیت ،، ص ۱۱ ۳۷ فرق
سنبھالی "فرق دل ریزہ نیا میں ذکو سنبھالی" ص ۱۳ ۳۸ جگلہ = جگلا (شاہ محمد عظیم، عظیم) ص ۱۵ ۳۹
ڈھونڈ دکھالی "نشہ چڑھ رہا تھا مجھ ڈھونڈ دکھال" ،، ص ۱۵ ۴۰ اجلات (عیاشی) ص ۲۲ ۴۱ چھوٹ نہ ہونا
کسی سے "نہیں عیاش کو میاں بزم خرابات سے چھوٹ" (خیالی رام، عیاشی) ص ۲۳ ۴۲ سیلابی (غافل)
ص ۲۶ ۴۳ یکتا نوس "گو عزیمت بھی حصار فوج یکتا نوس ہے (عبدالصمد، فدا) ص ۳۶ ۴۴ عظم "تری بلا سے
کہ یہ علم و شان باقی ہے" (بہرام، فدا) ص ۳۷ ۴۵ خسارت، قافیہ (شاہ محسن، فدوی) ص ۳۸ ۴۶
چٹ چٹ بولنا "کہ شانے انگلیاں تیری نہیں اب بولتیں چٹ چٹ" (فراق) ص ۵۵ ۴۷ ہات = ہاتھ، قافیہ
ص ۵۶ ۴۸ ظاہرا ص ۵۹ ۴۹ مستانی ،، ص ۶۳ ۵۰ جاداری "کوئی ساقی سے کہہ دینا کہ ہاں اب جاداری ہو" ،،
ص ۶۴ ۵۱ زبان چلی ،، ص ۶۸ ۵۲ اسلوب، مذکر ص ۷۱ ۵۳ کبتر (فگار) ص ۷۹ ۵۴ پرواہ (قائم علی قائم)
ص ۸۲ ۵۵ توپ کی رہنمائی (قادر) ص ۹۱ ۵۶ نالش ہونا کسی سے (قاسم) ص ۱۱۰ ۵۷ حرون "اسپ حرون" ،،
ص ۱۱۱ ۵۸ لوہر کرجنے جاجانا ،، ص ۱۱۷ ۵۹ غز "شرع غز" ،، ص ۱۲۰ ۶۰ شگفت، حاصل بالمصدر
(کمال) ص ۱۲۳ ۶۱ خوش کا = پسند کا "کل ہم سے اس طرح سے باورچنی قبولی ص ۱۳۲ قلیہ پکا کھلاؤں میں تم
کو اپنی خوشش کا" (کترین) ۶۲ باورچنی ،، ۶۳ نقرانی ،، ص ۱۳۲ ۶۴ مزاج پھرنا کسی کا (محب)
ص ۱۶۵ ۶۵ قہ قہ کر کر ہنسنا "کہ ہم جس وقت روویں تم ہنسو اس وقت قہ قہ کر" ،، ص ۱۶۷ ۶۶ ساطور
(ممنون) ص ۲۱۳ ۶۷ بدروزی ،، ص ۲۱۵ ۶۸ مالوسی (منت) ص ۲۱۶ ۶۹ مومیاں (موزوں) ص ۲۲۶
۷۰ کیڑا "یہ نگر اور یہ جو کیڑا ہے" (نالاں) ص ۲۶۲ ۷۱ گلقند آفتابی (محمد امان، نثار) ص ۲۶۶ ۷۲
خالصو لگنا ،، ص ۲۶۸ ۷۳ چھڑک کر پیچنا (نصیر) ص ۲۷۳ ۷۴ شکار بند (عمادالملک نظام) ص ۲۷۸ ۷۵ تیتی ،،
۷۶ گونگٹ کھانا (ہدایت) ص ۳۱۵ ۷۷ چراغ ،، ص ۳۲۶ ۷۸ بوندی کی کٹاری ،، ص ۳۲۹ ۷۹ یاقوتی ،، ص ۳۳۳ ۸۰
خشخاشی = چہرہ خشخاشی ،، ص ۳۴۵ ۸۱ زنجیری گوا ،، ص ۳۴۷ ۸۲ چشم، مذکر "کوچے میں تری جو آن کر بیٹھ گئی" ص ۳۴۹ "اتنا ہو کہ

چشم تربیلا گو ، ۸۳ مسجود (یقین) ص۳۶۰ ۸۴ خاطر پرستی (اخگر) ص۳۷۴ ۔

(۶۲) کربل کتھا، از فضلی، مرتبۂ ڈاکٹر مختار الدین احمد و جناب مالک رام: ۱ تا ۱۷۶ صفحہ

۱ اصدق ص۱ ۲ مقبل ، ۳ الپس = اپنا "آدم آگی کیا الپس جیہ" ص۳ ۴ توصیف ص۴ ۵ پھیر = پھر ۶ اگی = کر آگی "پھیر فرمائی اس اگی باللہ" ، ۷ لہولوہان "لہولوہان جو کچھ ہیں سب بڑ پیر" ص۵ ۸ ہات (قافیہ) ص۵ ۹ گلشنستان ، ۱۰ زمرد "افسردین" زمرد ہوا" ص۶ ۱۱ غم آباد ، ۱۲ نال "سیس اس شہ کا نیزی نال ہوا" ص۷ ۱۳ اربع عشر ص۹ ۱۴ یو ص۹ ۱۵ ابراران (جمع الجمع) ص۱۱ ۱۶ واجب الاکرام ص۱۲ ۱۷ اسرا ص۱۲ ۱۸ مطالبوں (جمع الجمع) ص۱۳ ۱۹ بحرین (تثنیہ) ص۱۵ ۲۰ نین (بسکون ی) ص۱۴ ۲۱ عظام "بجا بجز اور صحابۂ عظام" ص۱۷ ۲۲ اعادی ص۱۸ ۲۳ حاجاتیں (جمع الجمع) ۲۴ موں = میں ص۱۹ ۲۵ عقلاؤں (جمع الجمع) ۲۶ بلغاؤں (جمع الجمع) ، ۲۷ پاؤنا ، ۲۸ تمشیت ص۲۱ ۲۹ غبرا ، ۳۰ اعمی ص۲۳ ۳۱ استار "استار ملار" ص۲۴ ۳۲ تفاسیر ، ۳۳ طلیعہ ص۲۴ ۳۴ مفارق ص۲۵ ۳۵ افلاکی ص۲۵ ۳۶ اختصاص رکھنا کسی سو ص۲۵ ۳۷ فجاۃ ص۲۸ ۳۸ ماصدق (دیوان آثر میں بھی) ص۲۷ ۳۹ کرسی نشیں ص۳۲ ۴۰ اعتلاء ، ۴۱ شرط و شروط ص۳۳ ۴۲ محمودہ "نفوز محمودہ" ص۳۵ ۴۳ مسودہ "رسالۂ مسودہ" ، ۴۴ جناح ص۳۵ ۴۵ تشئید ، ۴۶ ایمانی "برادران ایمانی" ص۳۶ ۴۷ تعلیل البغات ۴۸ فطنت ، ۴۹ معنی آرا ، ۵۰ مکنت ، ۵۱ محجب ، ۵۲ ریحانتین (تثنیہ) ص۳۷ ۵۳ اشارات (جمع الجمع) ص۳۷ ۵۴ خلص ، ۵۵ صدری ص۳۸ ۵۶ انشراح ص۳۹ ۵۷ جمعہ (یہ غلط ہے، جمع کافی ہے) ، ۵۸ اکم "خوشی اکم" ۵۹ ایزدی ص۴۰ ۶۰ پوڑی (پڑیا) ، ۶۱ مقاصی ص۴۴ ۶۲ مصائبوں (جمع الجمع) ص۴۶ ۶۳ ژولیدہ مو ، ۶۴ احادیثیں (جمع الجمع) ص۵۱ ۶۵ ابدالآباد ص۵۲ ۶۶ اصحابوں (جمع الجمع) ص۵۹ ۶۷ تمھاروں "ان جو ہوں تمھاروں" ص۶۷ ۶۸ تماشہ گاہ "کر دخوشی سو گذر دند تماشہ گاہ زار" ص۶۸ (تماشہ غلط) ۶۹ مرضیہ "ای زہرای مرضیہ" ص۷۳ ۷۰ انسیہ ، ۷۱ خوارجوں (جمع الجمع) ص۸۲ ۷۲ جوج = جونج ص۸۵ ۷۳ لیو = کر لیے "مسند جنت بنی ہے ہم لیو" ۷۴ جہاد کنندہ ص۸۶ ۷۵ نماز (مذکر) "نماز ادا کیا" ص۸۸ ۷۶ مندیل، مذکر "مندیل سر سو ٹپکا" ص۸۹ ۷۷ اتوار ص۹۱ ۷۸ انفصال ص۹۷ ۷۹ تڑپھنا ص۱۰۱ ۸۰ دوچار ، ۸۱ تیرنہ = تیرہ ص۱۰۳ ۸۲ خط و خطوط ص۱۰۵ ۸۳ والاتر ، ۸۴ بیعت دینا ص۱۰۷ ۸۵ چو "محنت زدہ کوئی نہیں ہے عالم میں چو من" ص۱۱۱ ۸۶ ماتم ص۱۱۹ ۸۷ بیگانی ص۱۲۲ ۸۸ زندلنیاں ص۱۲۳ ۸۹ ہلکم "میں خرابوں میں خراب ہوتا پھروں ہوں ہلکم" ص۱۲۴ ۹۰ چھنالی = چھینالی ص۱۲۶ ۹۱ دھنوا = دھنواں ص۱۲۷ ۹۲ بلوائے عام ص۱۲۸ ۔

۹۳ راکھ = رکھ "ایک ایک کا جدا تو غلاموں سار اکھ نام" ص ۱۳۸ ۹۴ کوپنچ = کوچ ص ۱۳۲ ۹۵ رن سینگی ص ۱۳۲
۹۶ توبا ص ۱۳۳ ۹۷ تل اوپر (= تلے اوپر) کرنا ص ۱۳۶ ۹۸ رنڈ چپن ص ۱۳۹ ۹۹ دوہاگن ،، ۱۰۰ بلیان ص ۱۵۰
۱۰۱ بکلاح باندھنا کسی سو ص ۱۵۱ ۱۰۲ دودھنی "دودھنی اور داما دی" ۱۰۳ کوست "سوست نہیں کوست ہے، پرکفروہ
کریں ہیں" ص ۱۵۵ ۱۰۴ بچپانا "بچپاتی لاش" ص ۱۶۱ ۱۰۵ کنگن، بنون غنہ ،، ۱۰۶ شوانی "جیت لو قائم اب کنگن تیرا
ص ۱۶۱ اور شوانی وہ پیرہن تیرا" ۱۰۷ چتہن ،، ۱۰۸ سوہانا "دولھا کوں سوہائی نہ میں اور موت سوہائی" ص ۱۶۳
۱۰۹ بجوڑی پیری ،، ۱۱۰ دشمن ہنسائی کرنا ص ۱۶۳ ۱۱۱ غلام ص ۱۶۶ ۱۱۲ اندھیار کرنا ،، ۱۱۳ پیونا = پینا ص ۱۶۹ ۱۱۴
چتیرا ص ۱۷۰ ۱۱۵ بکھیرا مچادینا کسی پر "مچائے ان لعینوں پر بکھیرا" (قافیہ) ص ۱۷۱ ۱۱۶ بجوئیں "جس گھر میں عباس بکیں
کا ہوا بجوئیں پر مقام" ص ۱۷۵ ۱۱۷ نرغنگری ص ۱۷۶ ۱۱۸ بجر = بچھیتر "تھی سکینہ چھلی ہوئی گودی بچھیتر" ص ۱۷۷ ۱۱۹ چک =
چوک ص ۱۸۰ ۱۲۰ خوش نظر ص ۱۸۲ ۱۲۱ تھنبا ،، ۱۲۲ خارہ = خارا ص ۱۸۵ ۱۲۳ نحن ص ۱۸۶ ۱۲۴ چلپلانا، چلپلاما
کرکرجٹ" ،، ۱۲۵ اکبری "حج اکبری" ص ۱۸۷ ۱۲۶ ڈھونڈھانا ص ۱۹۱ ۱۲۷ بہناونا ص ۱۹۲ ۱۲۸ شیون ص ۱۹۵
۱۲۹ کنگھیرا = کنگرہ ص ۱۹۸ ۱۳۰ اصطفا ص ۱۹۹ ۱۳۱ تصدیع دینا ص ۲۰۱ ۱۳۲ امرایان (جمع الجمع) ،، بیست ص ۲۰۲
۱۳۳ ایکلا = اکیلا ص ۲۰۳ ۱۳۴ اتنا = اتنا ،، ۱۳۵ جنگل، نون غنہ ص ۲۰۱ ۱۳۶ بیری (دشمن) ،، ۱۳۷ اقربا بطور
واحد "یاد نہیں، یاد نہیں خویش اقربا (قافیہ) میرا نہیں" ص ۲۰۵ ۱۳۸ بہبہا "شہ کی جیب حلق پہ چلا خنجر ص ۲۱۰
بہبہا ہوی کر بہا خنجر" [حاشیے میں پلیٹس کے حوالے سے مرقوم ہے کہ صفت بہنا ہے، فہرست الفاظ قدیم میں 'بہبہا' جو غلط معلوم
ہے] ۱۳۹ حیف کھانا ص ۲۱۲ ۱۴۰ پھٹنا = پھٹنا ،، ۱۴۱ خنجر نون غنہ ص ۲۱۳ ۱۴۲ آدر رکھنا کسی کا ،، ۱۴۳ دوکھیڑا
ص ۲۱۶ ۱۴۴ اودھمنا "مذکر کسم" اودھمنا میری سرکا گیا" ص ۲۱۷ ۱۴۵ سیاپا ص ۲۱۹ ۱۴۶ نہانی ص ۲۲۰ ۱۴۷ نگھرم ص ۲۲۲
۱۴۸ سوانی "نگھر پھرتی ہے گھر کی بیبی سوانی" ،، ۱۴۹ رکھ پت ص ۲۲۳ ۱۵۰ آب آب کرنا کسی کی ص ۲۲۴ ۱۵۱ روحانی = پنج مخلقی
ہے تجھ محل میری روحانی ص ۲۲۵ "بسیگی و ذ بجھوں میری روحانی" ص ۲۲۶ ۱۵۲ ایانی "اب آئی ہوں کی عقل وسدہ ایانی"
ص ۲۲۵ ۱۵۳ غیور ص ۲۲۸ ۱۵۴ اصحاب بطور واحد ص ۲۲۹ ۱۵۵ برکھوانا ص ۲۳۷ ۱۵۶ بیتات ص ۲۴۲ ۱۵۷ جانی "ان کو جہانی
باہر ہی بیج" ص ۲۴۳ ۱۵۸ ٹھکٹھکانا دروازے کا ص ۲۴۵ ۱۵۹ حلال ،، ۱۶۰ انبادی ص ۲۴۸ ۱۶۱ سدہ ص ۲۴۹ ۱۶۲
بجھانا ص ۲۵۰ ۱۶۳ تماخاہیں = تماشہ دیکھنے والا ص ۲۵۲، ص ۲۵۳ ۱۶۴ کھوکھرا ص ۲۶۵ ۱۶۵ حضار ص ۲۴۱ ۱۶۶ بانگی (بانگی زِ بانگ شروع
کی" ص ۲۷۲ ۱۶۷ یک = ہاتھ ص ۲۷۴ ۱۶۸ ہنپٹانا ،، ۱۶۹ بہت "کھلونا مجھ کوں بیچی جان بہت بجاتا ہے" ص ۲۷۶
۱۷۰ پربتی ص ۲۷۷ ۱۷۱ سہانا ص ۲۸۰ ۱۷۲ ہندی = قیدی ص ۲۸۲ ۱۷۳ بچی (بی تشدید) = بچّی ،، ۱۷۴ اناکانی "
بالقصد "میں رحم کر کر دیوں ہوں جیتی اناکانی" ص ۲۸۲ ۱۷۵ تجل ص ۶۲ ۱۷۶ بجا کسی خانہ ص ۲۶۵ ●●

[اگر صفحے کے شمار کے بعد کوئی نشان اختصاری نہ ہو، تو لغت آصفیہ میں بطور لغت شامل نہیں۔ شمار کے بعد "بس" ہے تو اس سے یہ مراد ہے کہ لغت بغیر سند ہے اور "س" ہے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ سند ہے، مگر ناکافی۔ ق = قافیہ]

(۶۲۳) دیوان ناجی، مرتبہ ڈاکٹر فضل الحق ۱ تا ۱۳۶

۱ بہبہا 'عباس کی مشک چلا ہے فرات پر ص۲۱۲، کیا ڈر ہے موت سیں (سیتی چاہیے، ورنہ مصرع ناموزوں) اسے بہبہا (کذا) ہے یہ' ۲ اتفاقاً قافیۂ ناقا وغیرہ۔ 'قبضے میں سختیوں کے آگئے یہ اتفاقاً' ص۳۱۲، تنوین کے ساتھ قافیۂ ناقا (ناقہ) نہیں ہوسکتا۔ اتفاقاً شکلِ اصلا ہے' ۳ نستارنا (ماضی دیوان میں) 'اے عزیزاں دکھا کے چہرہ و رخ ص۹ آج مہرو نے مجھ کو نستارا' ۴ پھاٹنا = پھٹنا 'رشک سیں دل کلی کا جاوے پھاٹ ص۹' ۵ پشیمانی کھینچنا 'کھینچتا ہے دل پشیمانی ہنوز' ص۱۰۵' ۶ آشیانی = آشیانے والا' دام میں بوالہوس کے آیا نہیں ص۲۱۲ کیونکہ یہ باز آشیانی ہے' ۷ ہات = ہاتھ (بطور قافیہ) 'موت ناجی کی پیارے اب تمہارے ہات ہے' ص۵۸' ۸ رشوت خور 'جب سے حبشی ہوا ہے رشوت خور ص۲۳۴ 'بس' سب نے ٹھہرا دیا ہے کالا چور' ۹ تلاوا 'کم ڈوبتا ہے لشکر جب گرد ہو تلاوا' ص۴ 'بس' ۱۰ صاحب (بکسرۂ با) قران 'سکہ ہے مہر خاں میں اس صاحب قران کا' ص۶ 'بس' نستارا = چھٹکارا (آصفیہ) پاپ دھلایا نستارا ہے 'س' ۱۱ وہ بالفتح = دُہ بالضم میں: پھولوں کا ۔۔۔ یا کو مژدہ گیا ص۱۲ ۱۲ گھیرا 'ہر اک مہرو سما جاتا ہے میرے دل کی وسعت میں ص۱۹ 'بس' الٰہی روز محشر تک رہے آباد یہ گھیرا ۱۳ معراضی جلوا کوئی بوسہ نہ تھا اس لب کا معراضی تھا وہ جلوا' ص۲۱ 'س' ۱۵ عاسا (حاشیے میں آسا) = عصا 'بھولا قیام زاہد مسجد میں توڑ عاسا ص۲۳' ۱۶ شیوہ لینا کسی امر کا 'شیوہ لیا ممیں نے کافری کا' ص۲۲ ۱۷ دیکھانا 'عبث ناجی کا دل غیرت سیں انگارا سا دیکھا یا' ص۲۵

۱۸ پھالسا = فالسہ ''شکر کی شربت ہو پر اد کو بجی ہی پھالسا'' (کذا) ص۲۶ ، ۱۹ چکتا بالضم کمی (کذا) اترا صنوبر اور ترا بالا ہوا چکتا' ص۲۸ ، ۲۰ مکان ہارا = مکان والا ۲۱ فاقہ کھینچنا ''ہم کھینچتے ہیں فاقہ مرجا مکان ہارا'' ص۲۴ ، ۲۲ ایتا = اتنا ۲۳ چھلا ''ہوا ہے گرد غم اور اشک حسرت کا ایتا چھلا'' ص۳۵ ۲۴ بہروپیا ''حسن کی نیرنگی ستی حیران ہے بہروپیا'' ص۳۶ 'بس' ۲۵ صافا دینا ڈاڑھی کو ''تو آنکھوں میں لیکن ڈاڑھی کون دیکے صافا'' ص۳۹ ، ۲۶ اضافہ پانا ''یہ سورما سپاہی پاتی ہیں نت اضافہ'' ص۳۹ ۲۷ بیذق ''تیری شطرنج کی بیذق کیں فرزی کرے'' ص۵۵ ، ۲۸ کا = کا بیٹا ''بنا ہے آب مزے کی حاضری وہ نانبائی کا'' ص۵۹ ، ۲۹ آچار بالف ممدودہ ''دیکھو آچار کون تیلی کی یہاں دعویٰ ہے رائی کا'' ص۵۹ 'بس' ۳۰ سجیلا ''اوس سیج کی سجیلی سی اکڑ کون سکے گا'' ص۶۲ 'بس' ۳۱ سیّد بیای مشدّد مفتوح ''لذت اس دنیا کی کم لی حق ذی تب سیّد (ق) کیا'' ص۶۳ ''کہ ہے طالب کوں مرشد کی جفا ایلاف کی صورت'' ص۸۰ ، ۳۲ اغنیا ''کیوں اغنیا سیں شر کالی ہے صلہ عبث'' ص۸۱ ، ۳۳ افرنج = فرنگ ''دیکھا اس طرح چین اور افرنج'' ص۸۳ ، ۳۴ تاری = تاریک ''خوف میں رہیو عزیزان اوس شب تاری سیں آج'' ص۸۳ ۳۵ دود = دودھ ''تیری ہونٹوں سیں ابھی آتی ہے ہر دم بُوی دود'' (ق) ص۸۸ ، ۳۶ بیر لگانا ''کیوں نہ ملتی کتیں لگا دی بیر'' ص۱۰۴ ، ۳۷ تمن = تنھن ''پیاری گنہ تمن کا نہیں ہو یہ دور اور'' ص۱۰۶ 'بس' ۳۸ سہاور ''جلاری بدن سیں مل جا ہوتا نہیں سہاور'' ص۱۰۷ ، ۳۹ سینچر مر چڑھنا ۴۰ جما = جمعہ ، ۴۱ تھہاور = ''سینچر بی پہ رہو گی کب لک جب پڑھا سینچر'' ص۱۰۷ ۔ طالعوں سیں میری بچھڑا جما نہیں تھہاور'' ۴۲ جہاور ''ہیں عیب پوش دونوں ہلدی ہوں یا جہاور'' ص۱۰۷ ، ۴۳ جناور = جانور ''موندکر چونچ دانا نہ ہر اگرچہ جناور'' ص۱۱۰ ' ۴۴ غیوز می مشدد ' ۴۵ ڈھیر اخدا غیو ۔ ''یہ ہے شرف کانی کو ڈھیری پہ'' ص۱۱۲ ' ۴۶ مردم شکار ''لیکن عجب ہے ناجی مردم شکار یہ باز'' ص۱۱۵ ، ۴۷ اختصاص رکھنا کسی سے ''پھوڑ کر جو رو جو خوشدامن سیں رکھی اختصاص'' ص۱۲۰ ، ۴۸ رصاص (نسخۂ مطبوعہ میں اصاص) ''گرچہ بی لالچ میں پانی ہو گیا مثل رصاص'' ص۱۲۰ ، ۴۹ رحل (مطبوعہ نسخہ میں اجل اور مصرع ناموزوں) ''ہے یونس لیک شعلوں میں رحل ہوتی ہے شمع'' ص۱۲۲ ، ۵۰ اعتکاف بیٹھنا ''جان جوں مسجد میں بیٹھا ہے بلال اب اعتکاف'' ص۱۲۸ ، ۵۱ خوش غلاف ''باندھ رکھ انکھیوں کا ڈورا ہو یہ کتے خوش غلاف'' ص۱۲۸ 'بس' ، ۵۲ رانگ ''نام سن اکسیر کا ہرگز پگھل مت مثل رانگ'' ص۱۳۵ 'بس' ،

۵۳ شکیل 'خوشنما ھر شکل میں دیکھا نہیں ایسا شکیل' ص۱۳۷ بس، ۵۴ دودھیل 'لات میٹھو ھی لمبی کو گائے جو پالے دودھیل' ص۱۳۹ س، ۵۵ لئیل 'اور ہوتا ہے نہارا دن کا جا ہوتی ہے لئیل' ص۱۳۹ ۵۶ اردل 'لگن کا داغ کھا کر پیو کی خود مر گیا اردل' ص۱۴۰ ۵۷ وقر 'مسکین یتیم سوں کا اس میں وقر نہیں' ص۱۴۸ بس، ۵۸ انبیاؤں (جمع الجمع لبسیاق اُردو) 'سرتاج انبیاؤں کا ختم رُسل کتیں' ص۱۵۲ (رُسل جمع) ۵۹ جواہر بکسرہ ہا (آصفیہ میں بفتح ہا) 'کہ جا ہے آبرو دیکھو سیں گر بکھری جواہر (ق) ہوں' ص۱۶۰، ۶۰ ببری (مطبوعہ میں بیری) 'مجھ کوں دیکھو شیر کی نظروں' ص۱۶۱ بس 'جب ستی ببریاں دکھائی ہیں' ۶۱ چوائی (مطبوعہ میں جوائی) 'شوخ چنچل بڑی چوائی ہیں' ص۱۶۱ ۶۲ اسلوب 'جو دل کو کیفیت کا اسلوب جاتے ہیں' ص۱۶۶ ۶۳ اعمالوں (جمع الجمع) 'پچھوئیں گے حشر کے دن اپنے ہی اعمالوں سیں' ص۱۶۹ ۶۴ امولا 'بہا مت دیکھیو لے جا یہ سب موتی امولے ہیں' ص۱۷۳، ۶۵ بتیاں (جمع) 'تو برگ نرگس اوپر بجا ہے لکھوں جو اپنے سجن کوں بتیاں' ص۱۷۷ ۶۶ رتیاں (جمع) 'لگو ہو کانٹا نظر میں سونا کٹیں گی کیو یہ کالی رتیاں' ص۱۷۷ بس، ۶۷ چھتیاں (جمع) 'بناؤ بنتا نہیں ہے ناتی جو اس سجن کوں لگاؤ چھتیاں' ص۱۷۷ ۶۸ پہلوان بہ ہائے متحرک و لام ساکن) 'یہ سند ھاتھ لگی مجھ کوں پہلوانوں سیں' ص۱۷۹ اُس ۶۹ ڈنڈبیل 'کہ جاتی ہے وہیں پھر اک ڈنڈبیل کئے سیں' ص۱۸۳ بس، ۷۰ جُزدان 'آج لڑکا بھول گئے مکتب میں کل جُزدان کو' ص۱۸۹ بس، ۷۱ مزاحم 'کب خط سے مزاحم ہو کلاہ حبشی کو' ص۱۹۱ س، ۷۲ واشگاف 'ہم سیں دو حرف واشگاف کرو' ص۱۹۲ ۷۳ رکت (خون) 'یہ پیک نئیں کسی کا گویا رکت ہو یا دو' ص۲۰۲ بس، ۷۴ وہ بالفتح = وہ بالضم 'انصاف سیں بعید ہے یارب نہ یہ نہ وہ (قافیہ رہ)' ص۲۰۴ ۷۵ فردی 'مول بڑھتی جس قدر گوہر کا ہو فردی سیں ہے' ص۲۱۶ ۷۶ جان کندنی 'مر مر دلا کو ھکن سیتی جان کندنی کری' ص۲۱۸ بس، ۷۷ سرس 'سوز سیں ایک پانی میٹھا ترا سرس ہے' ص۲۲۰ ۷۸ کماہی 'دل میں میرے ترپ کماہی ہے' ص۲۲۳ ۷۹ ایاغی 'مئے وحدت کا وہ ایاغی ہے' ص۲۲۳ ۸۰ ناخواندی (مؤنث) 'جو لڑکا مار پیکر نکتہ فہم اور خوش طبیعت ہو۔ بجلی ہے اُس سے جو میری بغل میں ہوئی ناخواندی' ص۲۲۵، ۸۱ ماندی (مؤنث) 'کہ ڈھونڈھتی ہو اوس کی طبع سو کیں درد میں ماندی' ص۲۲۵ س، ۸۲ گھانٹا = گھنٹا 'کر پہنچا مصر کن تئیں کارواں بجتے رہے گھانٹے' ص۲۲۸، ۸۳ بھونرالی جامن 'کنول کھل جائے گا جو دیکھ لے جامن ہے بھونرالی' ص۲۲۹، ۸۴ مِجّی (قافیہ مِسّی) 'کہ مجا اپنے لب سیں دے مجّی' ص۲۵۰، ۸۵ چپل (مطبوعہ چپل) ۸۶ چھندی 'ہے کٹیلا چپل بڑا چھندی'

ص۲۵۷، ۸۷ غارائی (اسم مجرد) "کہو اس سنگدل سیں باغ میں آ چھوڑ غارائی" ص۲۵۸، ۸۸ مردی
پکڑنا "کرم نے محبت، رنداں میں جا پکڑی ہے اب مردی" ص۲۶۱، ۸۹ چھکر چھوڑنا "خبر نہی چلبلی کی
اب لگا دو چھوڑی جھکو" ص۲۶۵، ۹۰ چپدی (مؤنث) "بیدادرخانا ہو چال اس کی چپدی کو" ص۲۶۹
بس، ۹۱ لابدی (بدال غیر مشدد) "نہیں رہتا بنا دیکھے بتاں کو" ص۲۶۹ بس،
کری کیا دل مرا یہ لابدی ہو" ۹۲ جُزدسی "نئیں خال وخط کا حال سیں زلف اس
کی بیخبر" ص۲۷۵ بس، "سردار فوج حُسن کی وہ جزدسی میں ہو" ۹۳ تھکی (کاف مشدد
ماضی) "جب ان انکھیوں سیں مار کر تھکی" ص۲۷۷ بس، ۹۴ بن چکّی "آسماں ہو چلا ہے بن چکّی" ص۲۷۷
۹۵ حبُّ الوطنی "یا بزنجیر ہوئی مجھ کو یہ حب الوطنی" ص۲۷۸، ۹۶ بامن ۹۷ پوتھی ۹۸ اُلٹی پلٹی "بامن
سیتی پڑھا ہو پوتھی، وہ الٹی پلٹی" ص۲۷۶ بس ۹۹ نقی "بی وقت کیوں نہ اتری اعد کتیں فتحات" ص۲۸۱ (کذا)
ایک بات میں رکھی ہے میرا کلام نقی" ۱۰۰ بلہاری "جو دیکھی اب تری کاکل کو بل جاتی ہے بلہاری" ص۲۸۲
بس، ۱۰۱ رہگذری (مطبوعہ میں نہ ہے) "خوش آوے کس طرح ناجی کو ایسا حسن رہگذری"
ص۲۸۷ بس، ۱۰۲ انگارا (بمعنی غنچہ) "نہ پوچھو گل ہو دل عاشق کا یہ جلتا انگارا ہو" ص۲۸۸
بس، ۱۰۳ جاسوسی "کری کہ خواب سو جاوی کی یوں پاتے ہیں جاسوسی" ص۲۸۹ (کذا) بس، ۱۰۴ منہ پھلاوا
"یہ سب کہنے کی باتیں ہیں کہاں ہے منہ پھلاوا ہے" ص۲۸۹، ۱۰۵ عرض نیوش "وہ بادشہو بادشہ چاہو
خوباں جو عرض نیوش آوی" ص۲۹۰ ۱۰۶ ناتواں بینی "بڑا سا عیب ہو انسان میں یہ
ناتواں بینی" ص۲۹۱ بس ۱۰۷ نکدار (نوک دار) "کہ اس کے سر او پر نکدار چہرا (چیرا صحیح) ارغوانی ہے" ص۲۹۲،
۱۰۸ امرتی "دہن تیرا پستہ اور لب شیریں امرتی ہے" ص۲۹۳، ۱۰۹ ایزدی "جو نظر بندی نہیں تو یہ ہے فضل ایزدی"
ص۲۹۵، ۱۱۰ سرمدی "جو تو چاہے ہو تیرے قبضے میں ملک سرمدی" ص۲۹۵، ۱۱۱ اباحت "قول و فعل
اس کے سب اباحت ہے" ص۲۹۶ بس، ۱۱۲ بہاری "کانٹوں میں لوٹتے ہیں سب
غنچۂ بہاری" ص۲۹۷ بس، ۱۱۳ لاگا (= ماضی = لگا) "کہنے لاگا میں نہیں جانے کا اس میں خیر ہے" ص۲۹۸،
۱۱۴ جید (قافیہ مرید) "نوشت میں فلک ہے ترا اکثرین جید" ص۳۰۰، ۱۱۵ خوید "تجھ رُخ تری کھائی
ہو اور کھیت کی خوید" ص۳۰۰ بس، ۱۱۶ نبید "پیالی تیری سیں میکدہ فیض کی نبید" ص۳۰۱ ۱۱۷ امر
"رشتہ کو تیری عمر کی بیل امر کری" ص۳۰۲ بس، ۱۱۸ کھٹارث (غیر مشدد) "تیر کے آنے سیتی

دل اون کا کھٹا ہوتا ہی، ص۳۰۷۔ ۱۱۹ اوپر (واؤ تلفظ میں نہیں)، فرزند مرتضی کے اوپر فاتحہ پڑھو ص۳۱۰۔ ۱۲۰ النسیت، تو یہ ہنگامہ ہی باقی النسیت کا کال ہی ص۳۱۱۔ ۱۲۱ دریاؤ (= دریا)

۱۲۲ تیرے حسن کا دریاؤ نہیں بہنے کا، ص۳۱۷۔ ۱۲۳ سہاونا، دور کے ہیں سہاونے یہ ڈھول ص۳۲۳، بس۔ ۱۲۴ کلابتون، چمکی ہی اس لباس میں اور ہی کلابتون، ص۳۲۸۔ ۱۲۵ چلتے (مطبوعہ میں چلنا)، سیاہی کے کتنے برسات ہو چلتے کے ابر وسیں، ص۳۳۱، بس۔ ۱۲۶ بڑکا، چمن میں صبح کو منستو سُنا جو لڑکے کو ص۳۳۳، بس، کلی پکاری کہ شاباش تیرے بڑکے کو۔ ۱۲۷ مکڑی، مجھے ڈر ہی کہ مت بس جاوے یہ مسجد کی مکڑی ہے ص۲۳۷، بس۔ ۱۲۸ اندھیرا، خدا حافظ رقیبوں سیں یہ اندھیرے کی لکڑی ہی ص۲۳۷، بس۔ ۱۲۹ چاہی، یوسف اوس کا اسیر چاہی ہی، ص۲۲۳۔ ۱۳۰ بکٹری، اس بکٹری کی پیہی معطّل اتو کے ہاتھ، ص۲۰۵۔ ۱۳۱ ہمن، جو متشکر ہوا ہی قلم اب ہمن کے ہاتھ، ص۲۱۰۔

۱۳۲ لاچارگی، سخت حاجت ہو تو لاچارگی ہی حاضر، ص۱۰۵، بس۔ ۱۳۳ اسنا (قافیہ) = آشنا، زہر ہی زلف کی ناگن تیرے منھ سی سدا اسنا، ص۵۶۔ ۱۳۴ دیتا (ماضی)، کہ اتّی سو ہمن مژگاں سیں میرے دل کتیں دیتا، ص۵۵، بس۔ ۱۳۵ تیا نہ ہونا کسی کام کا، اوس سبز خط کو کب ہی خط پڑھنے کا تیا تھا، ص۳۹۔ ۱۳۶ مرانہ (رغیر مشدّد)، دیکھانہ اور دیکھا میں گرچہ سب مرا تھا، ص۳۹۔

(۶۴) نفس اللغۃ از میر علی اوسط رشک: ا تا ۱۰۰ آصفیہ

رشک (متوفی ۱۲۸۴ھ)، شاگرد ناسخ اپنے وقت کے مشہور زبان شناس تھے۔ ان کی فرہنگ لغت مسمّٰی بہ نفس اللغۃ (= ۱۲۵۶ھ) کا قلمی نسخہ میں نے کتبخانۂ آصفیہ (اب کوئی اور نام) میں دیکھا تھا، اور اس کے متعلق ایک یاد داشت لکھ لی تھی۔ مگر اس وقت نفس اللغۃ کا حصۂ اوّل (از الف تا ت)، طبع لکھنؤ پیش نظر ہی۔ "بہت محقق" محمد حسین آزاد کی آب حیات میں رشک کا ذکر ہی، مگر مؤلف کی "انسائیکلوپیڈیا آف اُردو" میں رشک اور ان کی فرہنگ کے ذکر کی یہ جگہ نہ نکل سکی۔ قریب بیقین ہی کہ مؤلف کی نظر سے یہ کتاب نہیں گزری۔

۱ آڑ یاڑ = اعتماد سست باشد کہ از کسی گیرند ۲ آسمان کا تارا ۳ آسنی =

فرش کوچکتر بود موافق نشستن که آنرا گسترانیده ، عابدانِ ہنود پرستش سازند ۴ آغوں
۵ آکھڑ = جای ماندن بہایم ۶ آٹھواں = روزِ ہشتم بعد ہولی کہ مردمان آن روز بجای معین جمع
شوند۔ آصفہ میں اٹھوان کا میلا ، دریای لطافت میں آٹھوں پہر ۷ اٹھوانس = ہشت پہلو ۸ اجاڑ
بالف مقصورہ آصفہ میں بالف ممدودہ ۹ آکھلاپن = شوخی و شرارت اسپ . . کہ سواران را از
آن سبب از پشت خود بیندازد۔ (مصرع " آکھلاپن ہے سمندِ ناز کا ") اچوک (چوک سے) ۱۱ ابریا =
رنگ کبوتر ۱۲ اونگھائی = انگھائی ، اونگھ سے ۱۳ ایڑ بھیڑ = خریدن و فروختن اجناس
و اسباب . . وکنایہ از تباہی و سرگشتگی ۱۴ اچھوتا پنڈرا ۱۵ آکھلی = گو دِ نشیب راہ باشد
کہ پیل از آن صدمہ خورد ۱۶ آگ پر لکڑی سیدھی کرنا ۱۷ آگ دبانا ۱۸ آگ کا درخت =
مدار کا درخت ۱۹ آگا تاگا = محاورۂ زنان ۲۰ آگ چھوڑ پیچھو دوڑ ، آصفہ 'بس' ۔
۲۱ آلھا ۲۲ آنکھ مچولا ۲۳ ابری تختہ = رنگی باشد از کبوترانِ سبزہ ۲۴ اپنایت ، آصفہ میں
اپنائیت ۲۵ اجود = دوا . . ۲۶ ادرسا = قماش . . ۲۷ ادلا = گوشت ساقِ حیوانات
باشد کہ آن ریشہ ندارد ۲۸ ادھیئی ۲۹ ادھیا = نصف ماہانہ بود کہ بشرط نوکری بکسی دادن
کنند ۔ ۳۰ اڈیان = دریا پوشہای تماشائی کہ پارچہ ہای بانات بجای پاشنہ دوزند ۔
۳۱ ادھیلیا ۳۲ اِرّا = قسم زبون ترئی : ۳۳ اڈّابہ = اسبابِ خیمہ و توپ و مانند آن بر
آن بار کردہ دہند و ہنگاوان کشیدہ برند ۳۴ اراک = درخت . . ۳۵ اردلی اترنا =
گاییدن چند کس باشد یک زن را در یک جلسہ ۳۶ اردلی بازار = بازاریست در لکھنؤ ،
و اصل این لغت آنست کہ ہرگاہ پادشاہان چند سفر میکردند ، در ہر مقام بازاری برای خرید اجناس
و اسباب ضروری برای مردمان سواری مقرر میشد ۳۷ اڑا گوڑی = ضد و شرارت ۳۸ اڑبڑ =
ناہمواری و نشیب و فراز راہ ۳۹ اڑہ = خللِ معدہ . . ۴۰ اڑم = انبار ہر جنس ۴۱ اسکاتر =
انگریزی لفظ . . ۴۲ اسگند = بحیثیت اندک تلخ ، و بہترین آن ناگوری است ۴۳ اکپولیا
۴۴ اکرنگ = یکرنگ ۴۵ اکلیل الملک = گیاہ قیصر ۴۶ اک منزلا ۴۷ اکھنڈ = اسپی
کہ دندانِ شیر شکستہ باشد ۴۸ باجن = ساز نواختن ۴۹ باران کوٹ ۵۰ بارگیر = کسی کہ
بر اسپ خود نوکر کند ۵۱ باڑھیا (باڑھ سے) ۵۲ بازی ہرنا ۵۳ بازی ہروانا ۔

۵۴ بالاکپی = ایک آلہ .. ۵۵ بالو کی دوات ۵۶ بانخ آصفؔ میں بانجھ ۵۷ بالی بھولی
۵۸ بانا = چیزی از رشتہ بافند، و در پای کبوتران گردان دارند .. ۵۹ باندا = مرضِ درخت
.. ۶۰ باندغلام ۶۱ باندھنوں، آصفؔ میں باندھنو ۶۲ باہرا = پھنسی در چوب بازی ۶۳ بائی =
بادی .. ۶۴ ببّر = برندۂ موی پا ہای اسپ و شتر ۶۵ بتاسی پھپتی ۶۶ بتام، آصفؔ
میں بوتام ۶۷ بتر بازی ۶۸ بٹ ٹرائی = امتحان سنگ ترازو (ٹرائی انگریزی لفظ معلوم
ہوتا ہی) ۶۹ بٹوائی ۷۰ بٹے بازی (زبانوں پر اسی طرح)، آصفؔ میں ٹبا بازی ۷۱ بجھاوٹ =
تیز کردن کارد و شمشیر ۷۲ بجھایا پانی ۷۳ بجہرا = ظرف .. ۷۴ بچونگڑا ۷۵ بلنجی = بچۂ کوچک
۷۶ بدبومرد ۷۷ بدبورنڈی ۷۸ بدھاچوا = مسرور ۷۹ بڈہرا بدہری = گیاہ ۸۰ براچیتنا
۸۱ براد = بیزاری ۸۲ بہرانا = پاشیدن ۸۳ برنا ۸۴ برفیا = برف فروش ۸۵ برک،
انگریزی لفظ = کسی کہ قابل کار کردن نباشد ۸۶ برکا اعرابی = جوش ۸۷ برگد کی ڈاڑھی
۸۸ برنگا = تختہای کوچک .. ۸۹ بروٹ = مرض .. ۹۰ برہا = جای کہ در آن آب از
چاہ و تالاب آمدہ و روان شدہ در کشت و زراعت رسد۔ بکسر یا بزبان قصبہ سرا ییدن الفاظ
فراق ۹۱ بریتا = رسن گندہ .. ۹۲ بڑدنگھا = نیشکر .. ۹۳ بڑباگڑ = شیرہ .. ۹۴
بڑبڑیڑی (ندا) = بزرگان اموات .. کہ فاتحۂ آنہا در ہر تقریب شادی التزام نمانست ۹۵
بڑہنیا = کبوتر .. ۹۶ بڑچچی ۹۷ بڑسود = قرص سفید کہ از شکر سازند ۹۸ بڑکا ۹۹
بڑکڈا ۱۰۰ بڑیل ؛ آنچہ برای پختہ کردن سقف و بام اندازند از ریزہ ہای خشت و سفال ۔

●●

چند الفاظ و طرقِ استعمال

۱۔ مقالۂ ہذا کتبِ ذیل پر مبنی ہے : (۱) تاریخ جہانگشای جلد ۳ (۲) رموزِ حمزہ (۳) دیوانِ خسرو (۴) وصاف (۵) دیوانِ طالب آملی (۶) فرہاد و شیریں، عرفی (۷) شیریں خسرو، خسرو (۸) دیوانِ نوری (۹) دیوانِ مسیح کاشی (۱۰) دیوان فرج شوشتری (۱۱) دیوانِ سنائی (۱۲) دیوان رومی (۱۳) تغلقنامہ خسرو (۱۴) دیوانِ ظہوری (۱۵) دیوانِ ابوالفرج رونی (۱۶) کلیلہ و دمنہ (۱۷) سیاستنامۂ نظام الملک۔

۲۔ کتبِ بالا میں سے صرف دیوانِ ظہوری پیشِ نظر ہے، باقی کے لیے ان یادداشتوں سے کام لیا گیا ہے، جو مختلف اوقات میں میں نے ان سے متعلق قلمبند کی تھیں۔ اس کا احتمال ہے کہ نقل میں کہیں کہیں غلطی ہو گئی ہو۔ بدقسمتی سے اس وقت اس کا موقع نہیں کہ کتابوں کی طرف رجوع کر کے تصحیحِ اغلاط کی جا سکے۔

۳۔ مخففات، ب۔ برہان قاطع، ق۔ قاطع برہان مرتبہ قاضی عبدالودود، ح۔ حاشیہ نگاشتۂ مصنف یا ناشر۔

۴۔ فارسی کی ایسی فرہنگ جو جامع ہو، اور جس سے یہ بھی معلوم ہو سکے کہ کون سا لفظ (وسیع ترین معنی میں) اور کوئی خاص طریقِ استعمال کس کس زمانے کے ادب یا لغتناموں میں ملتا ہے، اسے معیار قرار دیا جائے تو لغتنامۂ علی اکبر دہخدا بھی اس پر پورا نہیں اترتا۔ وہ اصحاب جو اس نوع کی فرہنگ لکھنی چاہتے ہیں ممکن ہے کہ اس مقالے میں کچھ کام کی باتیں پائیں۔ اس میں بہت اختصار سے کام لیا گیا ہے، حسبِ ضرورت ان صفحات یا اوراق کی طرف

رجوع ہو جن کی نشاندہی کی گئی ہے۔

تاریخ جہانگشای از جوینی جلد ۳، مرتبہ قزوینی

۱ پیشینہ ۲ ۲ یاسامی چنگیز خاں ۳ ۳ کنگاج و مشورت ۵ ۴ یا بیزہ و برلیغ داده ۷ ۵ ایلچیان.. برانقطاع ممالک ریزان ۱۴ ۶ ادراج مقالاتی (ح مصنف نے اوراج جمع درج بمعنی داخل نامہ و طی نامہ استعمال کیا ہے۔ لیکن درج باین معنی کتب معتبرہ لغت میں نہیں) ۷ خاینت ۱۷ ۸ زفان (= زبان) ۲۰ ۹ نوریلتای بزرگ سازند ۲۱ ۱۰ پای دام (ح = محبوس فرہنگوں میں نہیں ۱۱ خواتین ۲۵ ۱۲ خوش عیش ۱۰ ۱۳ تنیکچی ۲۶ ۱۴ یکدلی و یکتوی ۲۷ ۱۵ وعده نهادند ۲۸ ۱۶ جانور دار ۳۹ ۱۷ بعد خراب البصره پای ازمیان کار کشیده بود ۴۵ ۱۸ یارغوچیان او کے یارغو کردند ۵۲ ۱۹ نرکه کشیده بود ۵۴ ۲۰ برنور (= نوراً) ۵۷ ۲۱ ایغاق (ح وایقاغ = نمام) ۲۲ باورچی (ح آشپز و طباخ و خوان سالار) ۲، ۲۳ ارتاق (ح بازارگان و شریک در تجارت) ۲، ۷ ۲۴ ازبام بیام رزند ۷۰ ۲۵ دہاقین ۲۶ ۷۰ عوارضات (جمع الجمع خلاف قاعدہ) ۷۵ ۲۷ ازراه آنک (ح = برآن عقیدہ) ۸۲ ۲۸ آنچ (ح برای ذوی العقول) بتازگی ارتاق میشوند ۸۷ ۲۹ فرویات (ح سنجاب و تاقم و نخوآن) ۸۸ ۳۰ زرادخانہ ۹۱ ۳۱ التمغا زدن ۹۲ ۳۲ علفخوار ۹۳ ۳۳ سوریشی (ح مغولی میں شادی و سرور و نشاط) ۳۴ پیشکشہا کردند ۹۶ ۳۵ رنود آنجا مقاومتی کردند ۱۰۲ ۳۶ نسیج (ح عربی حریر زربافت مخفف نسیج الذہب والحریر، ب میں سہواً بجیم فارسی) ۱۰۳ ۳۷ درروی ملتمسات او بندان اسعاف ـ گماریم (ح گمارید ن = تبسم نمودن) ۳۸ پسر در روغینہ ۱۱۱ ۳۹ تغار ۱۲۱ ۴۰ کتاره ۱۲۴ ۴۱ دوشید (ح فعل لازم) چرخ (ح نوعی از منجنیق ۱۳۱ ۴۲ مژدگان (جمع مژده) ۱۳۹ ۴۳ مولان (ح بفرض صحت جمع مول = حرامزاده) ۱۴۱ ۴۴ بلقاسم (= ابوالقاسم) ۱۵۴ ۴۵ اندیشناک (= اندیشہ ناک) ۲۱۴ ۴۶ در تحت

آن (غالب پر اعتراض کہ نحت کافی، درزائد) ۱۹۶ ۴۷ دینار پریرہ (رح حوالۂ ب)
۴۸ معائنہ میر بزند ۱۴۵ ۴۹ خوفتہ (= خفتہ) ۲۵۵ ۵۰ پروانہ داری دکھا کردی
۲۵۷ ۵۱ درتب بود ۲۵۸ ۵۳ کوتاہ اندیشگی ۲۶۳ ۵۴ پسر دروغی ۲۶۴
۵۵ ستم (کتا بتشدیدہ) ۱۶۷ ۵۶ دولتیار ۱۶۱ ۵۷ پادشاہزادگان ذوفنان
برموافقت ادچوک زدند ۲۱ ۵۸ بپیچیدنی ۱۴ ۵۹ زمین شورہ ۹۴ ۶۰ یک
تغار آرد کہ صد من باشد ۹۴

۲ رموزِ حمزہ

داستان امیر حمزہ کی ایرانی روایت ہے۔ جو غالب کی نظر سے گزری تھی اور جس کی تلمیحیں ان کے ایک قصیدے میں بکثرت آئی ہیں۔ داستان کب اور کس طرح وجود میں آئی، اس کے متعلق کئی نظریے ہیں، جن میں سے ایک یہ ہے کہ اصلاً اس کا حمزہ خارجی (رجوع بہ تاریخ سیستان مرتبۂ بہار) سے تھا۔ ڈاکٹر نعیم الدین مجھ سے کہتے تھے کہ ٹونک میں اس کا ایک نسخہ ہے جو عہد تغلق کا ہے؛ اگر یہ صحیح ہے تو موجودہ روایات میں یہ قدیم ترین ہے۔ واضح رہے کہ طلسم ہوشربا ایجادِ ہند ہے، کسی ایرانی روایت میں اس کا مجملاً ذکر بھی نہیں ــــ رموزِ حمزہ کا نسخہ مطبوعۂ ایران طویل و عریض تقطیع کے تقریباً ۸۰۰ صفحوں پر مشتمل ہے، یہ ، جلدوں میں منقسم ہے، مگر کل جلدیں ایک ساتھ ہیں۔ اس کے مصنف کا نام نہ کتاب میں ہے، اور نہ ناشر نے بتایا ہے، عہدِ صفوی کی تصنیف معلوم ہوتی ہے[۱] اور اس کی زبان عامیانہ ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ اس میں عمر و عیار رہے لیکن اس کی زنبیل نہیں۔ کتاب ۱۳۰۰ تا ۱۳۱۴ کے نصف اول کی چھپی ہوئی ہے۔

۱ عقابین و بیر فرخاری، یہ دونوں غالب کے قصیدۂ مذکور میں ہیں، اور عقابین بعض فرہنگوں میں بھی آیا ہے: امیر تارک الدنیا تھے کہ کہنک عیار انھیں بیہوش کر کے اٹھالے گیا، امیر بخنک کی رائے کے مطابق جس طرح قید میں رکھے گئے، اس کے تفاصیل یہ ہیں: "از جنگل چہار درخت قوی آوردہ تراشیدہ در میدان نصب

کردند و چند تختہ را ہم جفت نمودہ و حلقہ ہا بر چوب و تختہ درست کرادہ ریسمان و طناب افکندہ حمزہ را آوردہ۔ اوّل از غیظ چوب بسیار برا و زدہ، بعدہ از آن چرم گاو چندرا آوردہ بر حمزہ پیچیدند، و اورا از آنجا برداشتہ بر تختہ عقابین گذاشتہ ریسمان حلقہ ہارا کشیدند، تختہ بالا رفتہ در ردی چوبہا ایستاد و قرار گرفت و پوست گاو در روز آفتاب و شب در سرما بود بعد از آن بر دور عقابین ہفت خندق قرار دادند ہر کدام سی ورع از ہم دور ترند و در ہر خندق سیصد کماندار نامدار نشانیدند۔ در خندق اول طبلان و مہران را گذاشتند با شش ہزار کس۔ باز بختک گفت کہ کسی را امنیت براو دارید بر حمزہ بگمارید کہ شب و روز در پیش او بودہ باشد، آب و نانی براو برساند۔ قارن "تہلال را بر او مقرر نمود کہ باید تو ہم بالای عقابین رفتہ روزی قرص نانی با قدری آب بہ حمزہ برسانی۔۔ در پای عقابین چند شیری کہ داشت زنجیر کردند کہ ہرگاہ عمرو عیار بخلاصی آقایش بیاید، پارہ پارہ بکنند، و در ہر خندقی صد نفر جوانی گذاشت" خواجہ عبد المطلب نے عمرو کو اطلاع دی۔ امیر نے خواب دیکھا کہ وہ ۴ ماہ ۱۵ روز اسی طرح رہیں گے، دو سنگریزے ملے کہ ایک کو بھوک اور دوسرے کو پیاس کے وقت زیر زبان رکھیں۔ عمرو نے خود جا کر سرداروں کو مطلع کیا، اور سردار یکے بعد دیگرے آنے لگے، لیکن قارن نے بہتوں کو زخمی کیا۔ عمرو کوشش کر کے اوپر تک پہنچ گیا، لیکن امیر کو آزاد نہ کر سکا۔ بختک نے ناقوس بھی لٹکوا دیے تھے کہ حرکت ہونے سے ان کی آواز آئے۔ قرشی خاتون (دختر امیر از اسما پری) اور اسما کی مدد امیر نے قبول نہ کی اور یہ کہا کہ مدت مقررہ سے پیشتر یہ نہیں کر سکتا۔ بعد کو عمرو نے بختک کو مجبور کر کے ناقوس ہٹوا دیے۔ پیر فرخاری کے پاس بھی خط گیا تھا، وہ عکہ کو مکہ پڑھ کے مع لشکر عازم مکہ ہوا۔ مکہ پر ابو عمر جو امیر کا دشمن تھا حملہ آور ہوا تھا، پیر فرخاری اس کی فوج کو قارن کا لشکر سمجھ کر اس سے لڑا اور ایک ہی لڑائی میں چالیس ہزار حبشی مقتول ہوئے۔ ابو عمر کو خود اس نے اپنی دست سے قتل کیا۔ غلط فہمی سے آگاہی کے بعد یہ قارن کی طرف

روانہ ہوا‘ اور اس دن پہنچا جو روز وعدہ تھا۔ ’’پیر سوار شد سر راہ بر قارن گرفت و گفت حرامزادہ، بگیر از دستم‘ دو چوبدست را بر کلۂ اسب قارن زد کہ آن حرامزادہ از اسب در غلطید۔ بابا (عمرو عیار) خود را رسانید و او را بستہ برد۔ اما پیر فرخاری متوجہ عقابین شد و از خندق اوّل گذشت کہ دلیران از جا در آمدند۔ تخمشاہ (پسر امیر حمزہ) از خندق اول گذشت‘ پیر خندق دوم را گذشت‘‘۔ پیر سب سے پہلے پہنچا‘ اس کے بعد علمشاہ، کرب (پسر عادی)‘ لندھور وغیرہ۔ پیر نے خندق ہفتم میں طبلان دہران کو قتل کیا اور مدہوش ہو گیا، یہی کیفیت اوروں کی بھی ہوئی۔ امیر وہاں نہ ملے‘ وہ اسما کے پاس تھے جو قریب ہی میں تھی ۲۱۹ تا ۲۳۵۔ پیر فرخاری کے بارے میں اور کچھ مرقوم نہیں۔ امیر کو ایک بار اور عقابین سے واسطہ پڑا۔ اس کا ذمہ دار لقا (زمرد شاہ باختری) تھا‘ نور الدہر (پسر بدیع الزماں بن امیر) اور ایرج (بن قاسم بن علمشاہ) دونوں بیک وقت عقابین کے پاس پہنچے۔ ان دونوں میں قرار تھا کہ جو پہلے پہنچے وہ جانشین امیر ہو‘ امیر کو ایک دیوان کے پہنچنے سے قبل ہی لے گیا تھا ۱۳ ۱۷۔ اوروں کو بھی اس سے واسطہ پڑا ۷۹۲۱

۲ بلارک افراسیابی۔ قاسم نے طلسم افراسیاب کو توڑا تھا‘ بلارک افراسیابی بظاہر وہیں ملی‘ اس سے قبل اس کا ذکر نہیں ملتا، بہرحال قاسم کی ملک تھی‘ اس کی کوئی خاص صفت رموز حمزہ میں درج نہیں۔

۳ الجوب خان ششگزی۔ اسکندر ہیکلان کرگدن سوار مغربی نوشیرواں کی مدد کے لیے گیا تھا ۱۹۱، الجوب اس کا بھانجا تھا ۲۰۴‘ بعد کو اس سے آ کر ملا۔ ’’الجوب ششگز (طول) ظاہرا چھوٹ گیا ہے) دارد و ششگز پہنایش است۔ وقتی کہ سوار شدہ بمیدان در آید آئینہ بر سینہ اش بند میکند کہ آفتاب بر او تابیدہ چشم حریف خیرہ میشود۔ الجوب بکمال فراغت کار حریف را میسازد‘ و دیگر جتی دارد۔ ’’سمرات سخنگو۔ گوہر شبچراغ در چشمہایش نصب کردہ اند ہر کہ در پیش او میرود‘ نام او و مادرش را ہفت پشت میگوید‘ و مردم مغرب او را خدای کوچک دانند‘

۲۰۸۔ سمرات نے الجوب کو "نظر کردہ" کیا تھا اور وعدہ کیا تھا کہ کوئی حربہ اس پر کارگر نہ ہوگا۔ اس نے میدان جنگ میں امیر کے کئی سرداروں کو زخمی کیا ۲۰۹ و ۲۱۰۔ جن میں لندھور، مالک اور ملشاہ بھی تھے۔ عمرو عیار کو تحقیق سے معلوم ہوا کہ "میانش (میان سمرات) مجوف است، وعفریتی بمیانش میرود و سوال وجواب میکند... و ہیچ حربہ برا و کارنیست" ۲۱۱۔ ایک شب عمرو اس بت کو اٹھا لایا ۲۱۱ اور سیسے کو ایک بڑی دیگ میں پگھلا کر سمرات کو اس میں ڈال دیا۔ عفریت دارو بیہوشی سے جو چراغوں پر چھڑک دی گئی تھی، متاثر تھا۔ الجوب کو یہ خیال ہوا کہ بت چرا لیا گیا ہے تو کیا، کوئی حربہ تو کارگر نہیں ہوسکتا، لیکن سمرات کی موت کے بعد سحر کا اثر باطل ہوگیا، اور یہ امیر کے ہاتھ سے مارا گیا ۲۱۲۔

۴۔ عنطلیہ ۴۴۲، عنطلی وعنطلی آباد ۴۳۶۔ عنطلیہ کا فرمانروا زردشت تھا جسے ۴۳۹ و ۴۴۴ میں لقا کا باپ بتایا گیا ہے۔ سرخاب جادو کی مدد سے جن سرداران امیر کو لقا نے مغلوب کر لیا تھا، وہ اس کے سحر کے ناکارگر ہو جانے کے بعد یہیں بھیج دیے گئے تھے اور لقا نے بھی یہیں پناہ لی تھی۔ امیر نے لقا کا تعاقب کیا۔ عنطلیہ کی راہ میں "در دامنۂ کوہی فرود آمدند.... درین وقت عرش عظیمی برخواست و در اطراف آن بیابان از شعلۂ برق چراغان شدہ۔ یکبار چندین ہزار برآتش فشان از جانب عنطلیہ نمایان گشت زدند بر قلب سپاہ امیر و ناپدید شدند" عنطلیہ میں ایک تابوت تھا جو ایک گنبد میں ہوا میں معلق تھا، لوگ اسے سجدہ کرتے اور اس تابوت سے صدا آتی اور احکام جاری ہوتے۔ لقا پر بھی دعوائے خدائی کے لیے عتاب نازل ہوا، لیکن یہ معاف کر دیا گیا۔ یہاں ایک گوسالہ بھی تھا جو بولتا تھا اور ایک جوڑا "ذرغ دب ورزق = غوک، در غذلوعی از جلیاسہ" یادداشت سے معلوم نہیں ہوتا کہ دونوں میں سے کون سا "تھا" ان سب کو بھی لوگ سجدے کرتے، لیکن ان کی طرف سے احکام جاری نہیں ہوتے تھے۔ اس کے نائب کا نام طامات تھا، لڑائی میں آتش فشانی سے کہیں اور کام نہیں لیا گیا۔ جادوگروں کو شکست ہوئی۔ تابوت ٹوٹا اور جانور

مارے گئے، جو ساحر یا دیوان کے اندر تھے بھاگ گئے۔ حضرت ابراہیم نے ایک لوح دی تھی جس سے بڑا کام نکلا۔ زردشت کی لڑکی مسلمان ہوگئی تھی، اس سے مدد ملی۔

۵ تورج بن بدیع الزماں بن امیر حمزہ۔ یہ لنقا کا دختر زادہ تھا، گرہا پر ستوں میں اس کی پرورش ہوئی اور یہ اپنے حسب و نسب سے ناواقف تھا۔ عمرو اسے بھی امیر کے مقابلے کے لیے لایا تھا اس زمانے میں تعلقات خراب، لیکن ایرج کی طرح قوی نہ تھا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد ایرج نے اسے زیر کیا، اور اس کی حقیقت معلوم ہوئی۔ چاہیے تو یہ تھا کہ باپ کے ساتھ سردارانِ دست راست میں شامل ہوتا، لیکن یہ سردارانِ دست چپ کے ساتھ رہا ۳۰۴۸-۲۰۷

۶ عادی ہم گلی (کذا گول؟) عمرو را خور نہ ۱۰۵ ۷ کند را چین چین رچین چین بر اعتراض غالب ق ۷۴) حلقہ حلقہ انداخت ۹۲ ۸ این الولوآ را لولو = لولو لولو بر غالب معترض ق ۹۲) از کجا آوردی (درباره دیوان) ۹۹ ۱۰ امروز فردا ست کہ بشما تکلیف اسلام.. بکند ۱۴۰ ۱۱ دخترم را کشید بردود ۱۲ شب بر سر دست بر آمد بعد از نیلان با ستراحت مشغول شد" ۱۳ خاکریز و خندق را پُر آب کردند ۱۴۳ ۱۴ تدارک لشکر را دیده" ۱۵ درب را خاکریز کرده اند شانہ بر زر گذاشتہ نکان دارہ در راہ گستودہ" ۱۶ تدارک ببیند" ۱۷ شاہزادہ خواست بر رم ۱۴۴ ۱۸ ترک دنیمترک دعرقچین ۱۴۶ ۱۹ گزارشات (= واقعات) را حکایت نمود ۱۴۷ ۲۰ چہار دانگ از شب گذشت" ۲۱ عادی را تشنگی [illegible] بی خبر از بابا رفت کہ دست بآب رساند" ۲۲ بخنک دو دستی (= دو ہتڑ) بر سر خود زد ۲۳ مستغلات و اموال ۱۵۲ ۲۴ خلیفگی" ۲۵ شبروی (= عیاری) ۱۵۳ ۲۶ کوچک ابدال" ۲۷ اسباب شکنجہ را داعون کرد" ۲۸ داخل پیتو گردید ۱۵۵ ۲۹ دالان (بقول غالب لفظ ہندی، یہ درست نہیں)" ۳۰ کندیل کردہ" ۳۱ صورت (= تصویر)" ۳۲ پلو دیلاؤ ۱۵۸ ۳۳ چادر (= خیمہ)" ۳۴ کاروانسرا دار ۱۵۹ ۳۵ بریان پز ۱۶۰ ۳۶ کیف فروش" ۳۷ رختدار" ۳۸ رلاک آمد کہ سرا میر بتر است" ۳۹ خصالت ۱۶۱ ۴۰

چند قطعهٔ مرغابیان ۳۶۴ ۴۱ قاسم را در جزو ملامت کردند ۳۵۸ ۴۲ حسب الفرمودهٔ
امیر" ۴۳ دو بیست تومان نول داری ۳۶۱ ۴۴ جواہرات ۳۶۰ ۴۵ یک دست
لباس بند" ۴۶ دامنہ.. کوہ ۳۶۴ ۴۷ عملجات ۳۶۸ ۴۸ خانوجان ۳۶۶ ۴۹ احوالات
ومتقدمہ چنین است ۳۶۷ ۵۰ متقدمہ (= معاملہ) دختر را عرض کرد ۳۶۹ ۵۱ مژدگانی
مرابدہید کہ اینک امیر کبیر رسید.. دلیران مبلغی بدو دادند" ۵۲ قحبہ خواہر (گالی) ۳۷۰
۵۳ پسرک" ۵۴ جادو (= ساحر)" ۵۴ مادر قحبہ (گالی) سرخط شاگردی بریدہ" ۵۵
شیطانک ۳۷۲ ۵۶ جارچی ۳۷۶ ۵۷ پیشاپیش ۳۸۳ ۵۸ سلام داده ۳۸۸ ۵۹
الامان کشیدند ۳۹۲ ۶۰ درخصوص تقدیر ۳۹۴ ۶۱ بغیر از نعلگی چیز دیگر نیاموختند
۶۲ دُچار (= دوچار، اس پر غالب معترض کہ دُ واو ضروری ہے ن ۱۴۷) ۶۳ بیک
ساتیگری ما را ضیافت کنی ۴۰۱ ۶۴ ایلغار ۴۰۲ ۶۵ صد برگالۂ علم نمودار شد ۴۰۴
۶۶ عفریتہ ۴۰۶ ۶۷ روزنۂ دماغ" ۶۸ پول نعلبنی ۴۰۸ ۶۹ گوشتابہ ۴۲۴ ۷۰
القصہ بہزار جر ثقیل دررا گشودہ ۴۲۵ ۷۱ خسرو (مراد از ہندو ہندی) رام رام
گویان ۴۳۰ ۷۲ جراحخانہ ۴۳۱ ۷۳ ہی بزمرکب زدہ ۷۴ نسبت بخانۂ بیم بی احترامی
کرد" ۷۵ دو اینکہ از شما باشد ۴۳۴ ۷۶ یک سیلی بر صورت (= مُنہ) زمرد زدہ
۵۳۴ ۷۹ شوقند ۴۶۱ ۸۰ آن مرد.. لالای من است ۴۷۵ ۸۱ کشتار عظیم ۵۰۶
۸۲ سرہای سرداران دیوان را بنگ طلا گرفتہ ۵۱۸ ۸۳ مواجب (= تنخواہ) ۵۲۷
۵۳۷ ۸۴ نابکارہ غدارہ ۴۶۵ ۸۵ ماندنم دریں اردو (= لشکر) بیمصرف (= بیکار)
است ۳۵۸ ۸۶ تو آب وآتش پدرت را دادہ بودی ۳۶۳ ۸۷ قدغن (= قدغن)
۴۸۶ ۸۸ خوش آمدی رضعا آوردی ۴۷۳ ۸۹ چند کرۂ شتر (غالب اس پر
معترض ت ۱۶۴) را پاسخ کردہ کیا بی از بہر جارتی میسازند ۱۷ ۹۰ ای گیدی مادر
بخطا.. مرا تمسخر میکنی ۴۱۳ ۹۱ صیحۂ اللہ اکبر کشیدہ ۹۲ اگر تو درین درگاہ (دربار) نباشی
۲-۲۰۷ اشعار قصیدہ مذکور غالب   یہ کلیات میں نہیں، مکاتیب غالب، بسد چین
اور باغ دو در میں ہے:

اگر تو نیستی از ساحران عنطلیہ — چرا لبو ہمی آتش ہوا باری
سپس بمذہب تو رخ کہ بود ماہ پرست — ترا پرستم از ین روکہ ماہ رخساری
چو حمزہ وکش بقاچین درکشید فلک — بدام وام نفس میکشم بدشواری
بود بلارک افراسیابیش درکف — کہ ہیچ گہ نشود چون ہلال زنگاری
نہیب فتنہ بہ الچوب شتشگزی ماند — کہ بود ہر فگدش راجراحت کاری

۳ دیوان خسرو (خدا بخش)

۱ بستاخی (= گستاخی) ۹۰ ۲ موشک پران ۹۶ ۳ خلا فتنامہ" ۴ نبداز ۵ بباغ ارفاختہ شد کہ رگیر د میش پرانش ۱۰۰ ۵ خدایا تو بہ روزین ترہات زاز طیا نش (طیان ایک شاعر) ۱۰۲ ۶ بانقضا تسلیم شود رتیغ بار دسر مخارہ ۱۰۵ ۷ زانکہ اورا درتہ دراعم رنگین استر است (فارسی میں بالف ممدو رہ کثیر الاستعمال، اُردو میں بالف مقصورہ)" ۸ جامہ ہای پار پار (= پارہ پارہ) ۱۰۷ ۹ جامگی نوش" ۱۰ وزپی تسبیح خودزان آبگینہ کردہ ہار ۱۰۸ ۱۱ خراشیدہ نوا ۱۰۹ ۱۲ کاغذین جامہ ۱۹۱ ۱۳ اخطلی کہ بہت بہا لای تنکہ دجیحل ۲۵۵ ۱۴ کہ کس ندوخت حریر د تسبیح را بکوئی ۲۵۴ ۱۵ "تنکہ حمرا ۲۵۳ ۱۶ کنما" ۱۷ ارشت ادا ۱۸ پیاز دانگزہ" ۱۹ "نستہ ۲۵۲ ۱۹ خربندۂ بود کہ باستر قبا دہد ۲۴۹ ۲۰ النغنہ، قوی زبرای ضعیف راست غربیل آن نثار کند کا سیا دہد" ۲۱ وصف تو خولیہ مردانا چہ کند ۲۴۳ ۲۲ در قامت آن خولیہ کہ رسوا آمد ۲۴۵ ۲۳ "تا شنگی ۲۴۲ ۲۴ زنگونہ بیک چوب مران ہر ہمہ را ۲۳۳ ۲۵ عقل خیال اندیش ۲۲۳ ۲۶ رحمی کز انتظارات زدچشم چار کردم ونہ گریہ ہست صد خون در ہر چہار ماندہ ۲۲۲ ۲۷ گل در جیب و سر در راستا بود ۲۲۱ ۲۸ نغاز، مراد، شادنوائی ۲۰۳ ۲۹ "نا خدا ترس ۲۱۰ ۳۰ شاہد رعنا ۳۰۲ ۳۱ بہاگساں کہ چو خط جامہ کاغذین کردند ۳۰۳ ۳۲ نمدگریز رخ اطلس را نپرسید ۳۰۰ ۳۳ شمشیر میزنی ددرستہ ۳۰۱ ۳۴ کاخ نیمگنبہ درخانۂ ابناعی ۲۹۹ ۳۵ سرمہ دان ۲۸۱ ۳۶ جانہ: (بے نشد یدہ)" ۳۷ شدہ در عاشقی مجنون وبہلول ۲۹۲ ۳۸ بلو فرم ندانم یا بوم روزکورم ۲۹۳ ۳۹

آبدار خانۂ شاہ ۲۷۷ ۴۰ طرب سنج ۲۷۴ ۴۱ نفاذ اشتہار توانی ۲۶۴ ۴۲ چقمار ۲۶۰ ۴۳ خشکۂ خشک گرت ہست بر دترہ ٔتر، ۲۵۷ ۴۴ دستۂ دستاس ۲۵۸ ۴۵ من زین دو دیدۂ خود کردم جہاں یک آبہ ۳۰۶ ۴۶ پختہ کار ۳۱۱ ۴۷ حیثیت خانہ خیز خزیدن نمبر ودہ ۳۱۵ ۴۸ عملخانہ ۱۹۴ ۴۹ داندگی" ۵۰ ظفرناک ۱۷۱ ۵۱ ترازو سنج ۱۷۲ ۵۲ بھوجپور (بہار کا ایک علاقہ) ۱۷۵ ۵۳ تراق تیر ۱۷۴ ۵۴ راوت (ہندی لفظ) ۱۷۷ ۵۵ تیرکدارہ ۱۷۸ ۵۶ بالشکر شاہ کوچ بر کوچ ۱۸۳ ۵۷ زرالفنج قافیہ نارنج" ۵۸ موزشکرین ولغزکِ نغز" ۵۹ از بولسری وجنبیہ وجای" ۶۰ کیورہ (ہندی لفظ بوزن فاعلن)" ۶۱ جھمرتلی وبہاری خوب " ۶۲ فرہ ختگی ۱۸۸ ۶۳ کوتنگی " ۶۴ ہر ہمہ ۱۶۱ ۶۵ علما راشدہ مواخذہ ساز" ۶۶ سازاد (حجام) استرہ وکالک ونشتر باشد" ۶۹ اسپک (گھوڑا) ۱۴۴ ۷۰ شغبناک ۱۵۰ ۷۱ نول (ربط کے واسطے) ۱۵۳ ۷۲ عکس ساقی کزنہ" تا ہونشاندہ ۱۴۴ ۷۳ حریرۂ بہمان ۱۳۴ ۷۴ ناخدای ترس ۱۲۷ ۷۵ بہ طاس گردوں ۱۲۹ ۷۶ خربزہ[1] (بجای فارسی) ۱۲۵ ۷۷ زان قہقہہ درپیش وی جوشاک بسیار آمدہ ۷۸ انگشترین (قافیہ) ۱۱۸ ۷۹ یک چوبکی بام تو بہرام گور شد ۱۱۹ ۸۰ بجرمت ترۂ سبز گردِ کندوری" ۸۱ بحق پودنۂ سبز بر کنارۂ کاک" ۸۲ سبز برگی آن گندنای خوشخوارہ" ۸۳ کلوخ امرود ۱۲۲ ۸۴ ساقی خرامان جا بجا بی اشکنہ نہاد، یا آن اشکنہ ہم دلربا گرچہ بجز دار آمدہ ۱۲۴

۴ وصاف الحضرت (طبع بمبئی، کاتب ایرانی - اس کتاب میں ترکی و مغلی الفاظ بکثرت ہیں۔

۱ خانیت ۱۱ ۲ یریلیغہای باطراف ممالک فرستادہ" ۳ مواشی" ۴ درشیوۂ اعتنا و اصطناع.. انگشت نما دیدہ" ۵ تمامت لشکر ۱۲ ۶ بیرنجات ۱۳ ۷ ایلاق وقشلاق = "مصیف ومشتاہ ۱۴ ۸ ہر غنہ .. با دین اسلام میلی تمام داشت و پیوستہ تعصب

[1] خربزہ بجای فارسی ایرانی فارسی میں میری نظر سے نہیں گزرا - ہندی فارسی اور اُردو میں دیکھا گیا ہے۔ ایران میں غالباً بای فارسی سے لکھنے کا ذمہ دار کاتب ہے خسرو نہیں۔

مسلمانان کردی ۱۵ ۹ ہر غنہ با کل و منصب ایشان بودی" ۱۰ بازخواست فرمود کرسائس
این ۱۱ عدۂ ناپسندیدہ نو بودۂ ۱۹ ۱۱ تسکفیدن ۲۰ ۱۲ پول ساختہ اندبر سر آبہا ۲۱ ۱۳
رفاہیت ۲۲ ۱۴ بالشی چاو باصطلاح ایشان پنجاہ سیراست کہ بہای آن دہ دینار باشد
واما بالشی زر ونقرہ پانصد مثقالست، بالشی زرموازی دویست بالش چاو معتبر بدہ ہزار
دینار و بالشی نقرہ مساوی بیست بالش چاو معین بدویست دینار ۲۱ ۱۵ شہزادگان آقا
و اینی ۲۴ ۱۶ حاصلات.. در یک سال زیادہ از سہ ہزار تومان ۲۶ ۱۷ شوکت و عظمت
دخیلا و تکبر ۱۸ انانیارہ ۱۹ بعضی سادات بنی ہاشم را ناسو گردانیدہ ۲۸ ۲۰ وبعدہا.. جانب
چنان علامۂ روزگار را ملاحظہ کردی او را باز داشت فرمود ۳۰ ۲۱ خیام و شادروان
"۲۲ رویت (رووات) دارا ۳۱ ۲۳ فرجۂ فرجی ۳۲ ۲۴ ہوشمند زیرکسا "۲۵ بانواع شنود؛
ایشان را متغافل گردانید ۳۳ ۲۶ عورات وصبیان "۲۷ ناچیز = معدوم "۲۸ او را شہمات
دید "۲۹ دواتی در غضب شد" ۴۰ زروب وحومۂ بغداد ۳۵ ۴۱ مطلق العنان در شہر آمالید
۳۷ ۴۲ اطلس را ن ۳۸ ۴۳ غلمان رومی و آنی و قفچاق "۴۴ حکم بر لنبع شدہ بود کہ
او را از طعام ممنوع دارند ۳۹ ۴۵ چیر یک پادشاہ را چندانکہ باید مزد دہم ۴۲ ۴۶ دو متقال
و چہار دانک ۴۴ ۴۷ بیرقبای سفید ۴۸ ۴۸ دست یازیدند" ۴۹ متلاشی راز لاشی)
شدہ ۵۱ ۵۰ امرای تومان ہزارہ وصدودہ ۵۴ ۵۱ برداشت کلک زکا غذ و فرفرد نوشت
۵۸ ۵۲ این بیت.. را ایراد کرود" ۵۳ اسفہ سالاران ۶۲ ۵۴ چون جالب مواجب نواخت
نمیشود "۵۴ مساعی غیر مشکور، ۶ ۵۵ مراکب اندوہ وغا رالیہ کردہ غنای یلہ یلہ گوش کردند
۶۸ ۵۶ جیر کمیان ۱، ۵۷ قصیدۂ.. نظم دادہ بود "۵۸ تبکچی ۷، ۵۹ مسقط راس ۸، ۶۰ نسل
بنہر و دست بماد رکند نخست ۸، ۶۱ آروغ میمون او را.. کوچ دادہ ام ۸۱ ۶۲ حشو
نورنج ۸۰ ۶۳ گلگونہ ۱۴۱ ۳ ۶۴ کافور قیصوری" ۶۵ باد خانہ غرور و تسویلات ۳۴۳ ۶۶ دو بیتی
دبراے رباعی) "۶۷ کوپال و یال "۶۸ بشولیدگی احوال ۳۴۰ ۶۹ التفاتی دریں باب
ننوبسید" ۷۰ ایل و مطیع "۷۱ دیدیم و بود غدلکۂ آن شمار پیچ ۳۴۶ ۷۲ ساختگی این جیلہا ۳۵۱
۳۶۳
۷۳ نابانت شد ۳۵۵ ۷۴ نقصانی مفرط معاینہ دیدند ۷۵ موچلکاہ (از رو مچلکا) دادند

۷۶ اغرتهاها ۳۷۶ ۷۷ آذوق شهنشاه ۳۷۷ ، ۳۷۸ ۷۸ زخم یا سیخ ترکان پریشان داشتند
۳۷۸ ۷۹ انزال وذرعو یاد لائق ۳۸۰ ۸۰ لاثر ورد ۳۸۴ ۸۱ وازین نمودار دیگر مابجتاج
را.. قیاس توان گرفت" ۸۲ پرچیں باغ "۸۳ اولاغچی ، ۳۸۷ ۸۴ یا مجیان یا مات" ۸۵
جبوبات ۳۸۵ ۸۶ دکیلان ناتراشیده" ۸۷ مبایعت نامه ۳۸۹ ۸۸ زکوٰة که نما بخش مال وعمر
است" ۸۹ بدل راست دعقیدهٔ ناکاست" ۹۰ دمدمهٔ خیلای نفسانی ۳۹۶ ۹۱ جواب
این اکو کہا، ۳۹۷ ۹۲ کیونکہ لامیشی برسم مغول ۳۹۹ ۹۳ طویات" ۹۴ جشنگاه" ۹۵ زرمه
"۹۶ جامات مروّق از شراب" ۹۷ لسان بیان آرای ۴۰۵ ۹۸ ملتفیق البلغوهای ایشان
۴۰۶ ۹۹ فرمان زرین نشان که آن را ایشان آلتون تمغا خوانند ۴۰۶ ۱۰۰ افسا آرایی ، ۴
۱۰۱ چشم بندی" ۱۰۲ لابه گری وشیر بزنکاری" ۱۰۳ دستوری خواست" ۱۰۴ از انبوهی لشکر
استشعار خوفی در خواطر ظاهر شده ۴۰۹ ۱۰۵ بہر نتی را از رفعات تاریخ تغار در سال میدهند" ۱۰۶
بارگیر" ۱۰۷ تجهیز مصالح ۴۱۴ ۱۰۸ تشریف دلنواخت فرمود" ۱۰۹ توشیجی" ۱۱۰ کرکیراق
که عبارت از آن استمدادیست جهت لشکر" ۱۱۱ اختاجی" ۱۱۲ خندریس ۴۱۹ ۱۱۳ آمن
(= ایمن) ۴۲۲ ۱۱۴ کوره از کورنیچگاه ۸ ارس ۱۱۵ پسیجندهٔ کارزار شدند ۴۲۲ ۱۱۶
مرغ بسمل از حدت تیغ دو دستی جان تختی دو دیدن میگرد، ۴۲۹

۶ مثنوی فرہاد وشیریں از عرفی' کتابخانهٔ مشرقیه پٹنه شماره ۲۵۴

۱ خمیازه جماہی کے لیے" دماغم را بجامی تازه گردان لبم را دشمن خمیازه گردان ۵۱
غالب کے نزدیک خمیازه صرف انگڑائی کے لیے آتا ہے۔ ۲ جرعه سنج ساغر ۵۲ ۳ بنام آن
حکیم مصلحت کار قدم لغزان عقل پیش رفتار ۵۲ ۴ بنام آن درون سوز برون سنج
گشاد آموز مفتاح در گنج ۵۲ ۵ بردوشش که ای آسوده دل سنج ۵۳ ۶ شربت آسایش
انجام ۵۳ ۷ بنام آن حبیب آشنا سنج ۸ که ای لب تشنهٔ ناسوری داغ ۹ دستان
سنج ۵۳ ۱۰ ریاحین نامهٔ بستان ترخاکش ۵۶ ۱۱ ارمغانی "قافیهٔ معانی ۵۶ ۱۲ خوشکلامی
۵۶ ۱۳ خسرو رازنالا انداز دگانم ۵۶ ۱۴ حرمگاه ۵۶ ۱۵ سراسر ناف آهو بید مشکش ۵۹

۵ دیوان طالب آملی، کتابخانۂ خدابخش پٹنہ شمارا ۵۸ :-

۱ شہرت کاذب ۲۵۳ ۲ روزنِ آشام ۲۷۰ ۳ تا بوکہ شاہدانہ سوم دلنشین خویش صد خشم و ناز ساختہ در کار خود کنم ۲۷۱ ۴ پلا پارہ ۲۹۹ ۵ مستی گذارہ ۲۹۵ ۶ نقارہ (بی تشدید) ۲۹۶ ۷ کرشمہ طراز ۲۹۸ ۸ خیابانی" ۹ غمستان ۳۰۳ ۱۰ دل آشوب گستر" ۱۱ ہوسخانہ ۳۰۴ ۱۲ حرمگاہ" ۱۳ برق سحری بودم و بر طور شگفتیم ۳۰۴ ۱۴ وصف عبث انگبیں نوسیم یا زمزم آتشین نوسیم ۳۰۷ ۱۵ ایوان طراز ۳۱۱ ۱۶ غزل سنجی ۳۱۳ ۱۷ قبلۂ ترخانیان ۳۱۵ ۱۸ ہای ہای گریہ از بہر شگون آوردہ ام" ۱۹ سیاہنامہ ۳۱۹ ۲۰ شکارستان" ۲۱ مشربیان" ۲۲ بیمناک ۳۲۴ ۲۳ اشعار شاداب ۳۲۶ ۲۴ ہزار شاخچہ بر خویش بستہ ام طالب ۳۰ ۲۵ بوالعجب کدہ ۳۴۱ ۲۶ نگین کدہ ۳۴۵ ۲۷ شاہ جمیلہ ۲۸، ۵۰ ستارہ سوختہ ۶۲ ۲۹ مجلس آشوب ۷۱ ۳۰ چوں دیگراں تعصب مذہب چساں کشیم ۸۸ ۳۱ بادۂ پرہیز شکن ۹۰ ۳۲ ترتیب دادہ ۳۳ دوتیغہ بازی ۳۴ نبردی رنج شاگردی واستادی چہ میلانی مریدکیشی ای کودک پیپیر[1] کو پیرت کو ۱۲۱ ۳۵ ہزار بہ بقربان نیم ترۂ او ہلاک نقرم و سامان روزمرۂ او ۳۶ قفل وتیرہ او ۳۷ تحریک عشوۂ ندا نگیز غمزۂ ۳۸ دستۂ حور ۳۹ ابریشمینہ ۳۲ ۴۰ گلوگاہ" ۴۱ مارا تو سکرگوی کہ این کارہ نیستی ۴۲ رخسار نیمرنگ ۴۵ ۴۳ حجلہ خانہ" ۴۴ بادسنجی و ہواپیمائی ۴۷ ۴۵ جہار اکبرم اشارہ بانفس از ان رہ میزنم تیغ دودستی ۴۶ تندفہمی ۵۲ ۴۷ تیز ہوشی" ۴۸ نشخوار زن ۶۶ ۴۹ شبیون آمیز ۷۲ ۵۰ نازگستر" ۵۱ گریزگاہ ۸۲ ۵۲ ناکردہ زشرم خبر بادت رفتم مانند غم از خاطر سادت رفتم ۸۵ ۵۳ باکوکب خود نزاکش خصمانہ کند ۵۴ تنہائی صدرنگی ۸۹ ۵۵ ستارہ ریز ۹۷

---

[1] غالب کے ایک خط میں 'بے پیرا پیرا' اعتراض ہوا ہے۔

۶۲ گذر بر عفونا آمیزشس افتاد ۱۶ ۶۳ مرغک ۱۶ ۶۴ فرناک ۶۴ ۶۵ ہیکل تراشی = بت تراشی ۶۵

مثنوی مہر و مشتری از شمس الدین محمد عصار تبریزی نسخہ ۱۰۱۷ھ کتابخانہ خدا بخش ۱۴۸

۱ زندہ دل ۲ ۲ چو انکار حکیمان چرخ منداران (کذا) جواز کار فقیران وشس جولان ۲ ۳ سرابستان ۱۱ ۴ چنان نازک خمیرے کس ندیدہ سپید و نرم و نارین ورسیدہ ۱۷ ۵ سخندان کا بتی جاری زبانی ۳۴ ۶ قارورہ بازی ۵۶

۷ مثنوی شیرین خسرو از خسرو۔ خمسۂ خسرو (خدا بخش ۱۲۸) میں شامل :

۱ کنجشک خانہ ۴۸ ۲ خوشگواران ۴۵ ۳ آرزو سنج ۴۹ ۴ عیبناک ۵۰ ۵ کج زبانان ۵۱ ۶ کج مزاج ۵۱ ۷ میفت (نہی) ۵۱ ۸ عجائبہا ۵۲ ۹ پیشہ درز ۵۲ ۹ زقسطنطینہ (بجائے قسطنطینہ) شد سوی مداین ۵۷ ۱۰ سیاستگاہ ۵۸ ۱۱ در آمیزند باہم شیر و عناب = گلاب ۵۸ ۱۲ زمانی یورشی اندر حرم کردہ ۵۸ ۱۳ شیرین گوار ۶۳ ۱۴ قیمت پر ۶۵ ۱۵ ایکیت باد پیوندہ ۶۵ ۱۶ نہ ہر میوہ خورای ہر دبا نیت ۶۶ ۱۷ الفنج قافیہ شکر سنج ۶۷ ۱۸ بقصر دولتم مانی واز رنگ طراز سحر می بستند بر سنگ ۶۸ ۱۹ جواہر سنج ۶۹ ۲۰ کلوخ امرود ۶۹ ۲۱ مار افسای ۷۰ ۲۲ کہ چون شمع و شکر کہ شد خاطر انگیز ۷۰ ۲۳ صبح دیر خسپ ۷۲ ۲۴ غربتخانہ ۷۵ ۲۵ بالا نگرہ ۷۵ غم سنج ۷۷ ۲۶ دو دل نیکن چو بادام دو مغزی ۸۰ ۲۷ عذر لنگ ۸۱ ۲۸ کلاہ کافری بر سر چو زنگی زدنیا فوس مردہ ریگی ۸۸ ۲۹ دو دستش ز استین خواجگانہ ۸۸ ۳۰ بالین گاہ ۸۸ ۳۱ کفانگاہ ۸۹ ۳۲ از ان شبکاری عفریت کادین ۸۸ ۳۳ ناحق شناسان ۹۵ ۳۴ جہان پرنیان سنج ۹۶ -

۸ دیوان نوری نیشنل لائبریری کلکتہ۔ یہ وہی نوری ہیں جن کے یہ دو شعر مشہور ہیں[۱۵] اور اس نسخے میں بھی ہیں :

بگورستان گرانم بسپارند از پس مردن ‌ ‌ ‌ مسلمانی مباد از بیکسو من در عذاب افتد ۱۸

چنان برہم زدی ہنگامہ روز قیامت را ‌ ‌ ‌ کہ اکثر نامۂ اعمالِ مردم از میان گم شد ۲۰

اس دیوان میں یہ شعر بھی ہے جو خسرو کی طرف منسوب ہوا ہے (اس وقت میں یہ کہنے سے قاصر ہوں کہ دواوین خسرو میں ہے یا نہیں) کہا جاتا ہے کہ قتلِ عام دہلی کے وقت نادر شاہ کا غصہ رفع کرنے کے لیے یہ شعر اسے سنایا گیا تھا :

کسی نماند کہ دیگر بتیغ ناز کشی ‌ ‌ ‌ مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

۱ جانم فدای غمزۂ شوخی کہ وقت صلح بی خواست نادکی زکمانش برون رود ۲ مصلحت نیست کہ حرف گلہ بنیاد شود ۳ شادمانیہاست لازم دولت دمساز را ۴ مصلحت سنج ۵ درخم دچم کفل خویش درآرد بغل ۶ کہ تا خاصان نخوانندت تلنگی ۷ جاق راجاق وطاق دیتاق توامی

۹ دیوان مسیح نسخۂ کتابخانۂ خدابخش۔

۱ بجینہای فغفوری بزن کشکول چوبی را ۱۹۹ ۲ طومارک ۲۰۴ ۳ غاری راآبگندی ۲۱۲ ۴ خرگہ نہ طاق ۲۱۸ ۵ روز و شب کورۂ جدا دبود مسکن ما آنکہ ییلاق جدا دارد وقشلاق کجاست ۲۱۹ ۶ بگفتمش کہ بسیما کند نثار تو جان بخند و گفت سخنہای او نمازی میست ۲۲۶ ۷ نگاہک ۲۳۸ ۸ ملانشگاہ ۲۴۴ ۹ زور مند ۲۵۴ ۱۰ تنک شراب ۱۰۱ ۱۱ دبۂ صبح بگرگ سحر ارزانی دارد ۱۰۱ ۱۲ آئینہ زار ۱۰۴ ۱۳ نرخ اوزان کند این جارچی بی آواز ۱۰۶ ۱۴ جوگی ۱۰۶ ۱۵ پیرک گوزہ ۱۰۸ ۱۶ آن شہباز منم منم گوی توی وان کنجشک توی توی گوی

[۱۵] مقالے کی تحریر کے بعد اس امکان کا ادراک ہوا کہ یادداشت متعلق دیوان نوری میں بعض چیزیں دیوان سنجر کی شامل ہو گئی ہوں۔

منم ١٨٩ ١٧ از آفت زلف یار آن مارستان برمن شده است دہر زنہارستان من چشم وسر بسر جہان خارستان باعاز بچشم میکنم کارستان ١٩١ ١٨ انگشتر زنہار ١٩٢ ١٩ دلم انگارہ آبست وجان انگارۂ آتش چو اخگر پارۂ خاکست جسم پارۂ آتش ١١٠ ١٩ پشیاپیش ١١١ ٢٠ ہیچ گہ جو جۂ مارا نبرد خاد زننگ ١١٦ ٢١ زانکہ ہر قطرۂ خونین بود انگارۂ دل ١١٧ ٢٢ متاع ہر دو جہان رابیک خوراک خوریم ١٢٧ ٢٣ چو چوب خشک مبادا بدل تراک خوریم ١٢٧ ٢٤ بیار قطرہ کہ ما قلیہ آبناک خوریم ١٢٧ ٢٥ نفس آخرینہ ١٣٢ ٢٦ طفل دبنہ ١٤٣ ٢٧ گہر نیم خام ١٤٧ ٢٨ حنظل زار ١٥٦ ٢٩ امانکدہ ١٦٢ ٣٠ روی سند روسی ١٦٧ ٣١ تعویذ و خورشید و تقلید قوانی ٤٦ ٣٢ دہکدہ ٦٧ ٣٣ زان پیشتر عمارت گردون خیارہ بود ٧٣ ٣٤ کلپترۂ بمعنی خود را عربی کردہ ٧٥ ٣٥ می پر حوصلگان کردی و مردی باید ٧٩ ٣٦ ستارہ اش بغلط پیل منگوسی کرد درین ہوای ہوس لبنۂ کہ بال گستود ٨٢ ٣٧ راست توتی ٨٣ ٣٨ این طفل جور صد للہ ودایہ میکشد ٨٨ ٣٩ تینغم دیک جوہر من موریانہ خوردہ ٨٨ ٤٠ عجب نباشد اگر یا بوی دونبرا فتادہ ٩٦ ٤١ لنگیم ولوک وگرسنہ وسست دست لیک کوبین پیش ہمت مایک قدم بود ٩٩ ٤٢ آونگ انگور ٣٦٨ ٤٣ کافران نیز کعبہ مینا مند قطعۂ دلکش بنارس را ٣٦٨ ٤٤ قالی چو شعانی زربفت ٤٥ جیہ اش پشمگی است اطلس نیست ٢٧٠ ٤٦ گردیدزیادہ منصبش با جاگیر ٣٧٣ ٤٧ وعدۂ دور و دراز ٥١ ٤٨ نسیہ کاری ٦٠ ٤٩ تکیہ گاہ ٥٢٥

١٠ دیوان فرج شوشتری نسخۂ خدابخش

١ درآشیان تنگم یک دم نمی نشیند مرغ دلم ہمیشہ طیار گلستانست ٣٥ ٢ انتقام راہ رامی باید از صحرا گرفت ٤٠ انتقام گرفتن غالب کے نزدیک ہندی فارسی ہے ٣ می از مصالح عیش زمانۂ ما نیست ٤٢ ٤ در ہر طرف سیہ قلمانند جلوہ گر ہر گوشۂ قلمرو کشمیر و کابل است ٤٦ ٥ زدست چرخ کشد آفتاب را حکمت بچرخ گنجفہ گر آسمان شود بیلاج ٥٣ ٦ آفتابیدہ ٥٤ ٧ کہ نوچہ کارۂ عیسی دماچہ کارۂ صبح ٥٤ ٨ نقارہ

(بے تشدید)۶۶ ۹ دیبای نیکارہ جمع ''۱۰ از خصم کسوتی ای بادیہ پوشانیدی ہیچ کس عیب فرح بچو تو خس پوش نکرد ۶۵

۱۱ دیوان سنائی خدابخش ۲۲

۱ الوانہا ۶ ۲ خنجر آہنجان بلا ۹ ۳ ہم دلی اکرام نعمت ہم دلی کتب وعلوم ۱۰ ۴ ہر چہ گویش زرعنائی وبرساختگی ۱۵ ۵ در صفت بخش عالم یک مبتدع نماند ۱۷ ۶ بغدادرا بطرفہ بغداد بازدہ واندرکمین بصرہ نشین وطرار گیرہ ۲۸ ۷ لمدک ۳۴ ۸ جانور (بے اعلان نون) ۳۴ ۹ فریب آباد ۴۴ ۱۰ تار ومار ۱۱ الحیہ طراز ۴۶ ۱۲ روزہا ایمن از شمنہ و شبہا ز عسس ، ۴۸ ۱۳ تا شود رستہ ازین الفاظہای قیل وقال ۵۲ ۱۴ افکانہ ۵۴ ۱۵ حلہ نیمکا ، ۵ ۱۶ کہ خالیست از خنک واز ترحنوزم ۵۸ ۱۷ در متکدہ بود مقامم ۶۳ ۱۸ چون سنائی از ہمہ عالم تبرآ کردہ ایم ۶۴ ۱۹ ابر را ژرّ بار خواہد کرد ۶۴ ۲۰ عمرّ (بتشدید) ۶۵ ۲۱ مرترا پایمزدودوست افزار ۶۸ ۲۲ کیک در شلوار'' ۲۳ آرمی سیر باش و مردساز ۶۹ ۲۴ درخلاف افتاد در کابوک ظلمانی بشر ۷۰ ۲۵ عجائبتر ۷۴ ۲۶ اولی تر'' ۲۷ چاکری کرد یم تا کار کیا بی یا نتیم ۷۵ ۲۸ شیب = نشیب ۷۷ ۲۹ بودم اندر وصل تو صاحبقران وشاد ماں'' ۳۰ خمیدہ (بتشدید میم) ۷۴ ۳۱ پای اندر جہان ستادہ منہ ۷۶ ۳۲ روکہ بہان احمد یار بنہ'' ۳۳ دین کفر انگیز ۷۸ ۳۴ ای شونک بیشرک آخر چہ دبالست این ۷۰ ۳۵ جان آہنج'' ۳۶ سرو فتری'' ۳۷ کلوخ امرود ۴۲ ۳۸ از دوزیفین چہ تبل آموزی ۸ ، ۳۹ بدنام کنند انکونامی چند ۸۸ ۴۰ لوطہ پوسنی'' ۴۱ فراجنگ آرد ۸۹ ۴۲ من یارعیار خواہم وخاک انداز آن کونکند بعالمی دیدہ فراز ۸۹ ۴۳ آہ آن صنم خوشش زنخ خوشش زن کو آن کودک زن فریب مردافکن کو خون دل مرد ریگم از من بربود آن چیز کہ میگفت منم منم من کو ۹۶ ۴۴ صلہ (بتشدید لام) ۲۶

۱۲ دیوان رومی نسخہ نولکشور

۱ چو خاموشانہ عشقش توی شد نماند قوت گفتار مارا ۲۲ ۲ وگرنہ بازبان

بنشین چولاں" ۳ فتن ہا ۳۳، بخوید خرفہ' ازصوف دکنا ۴۴ ۴ چہ گرہ شاگی کی لائق آید چنین سلطان
چنین شیر زبان راہ ۲۵ ۵ مشکی پرکن سقا ازینجا ۲۹ ۶ حق (بے تشدید) برادری ۳۰ ۷ ای
یوسف خوشنام ناخوش میروی بربام ۸ تون = گلمن ۳۲ ۹ مُبصری (بے تشدید ص)
"۱۰ اغرقابہ ۳۴ ۱۱ خینک زدن" ۱۲ لورکند" ۱۳ غازی بدست پور خود شمشیر چو بیں زران دہتا
اوروان المستا (یعنی استاد) شود شمشیر گیر در غزا" ۱۴ بشگفتہ روی یوسفان از
اشک انشانان ما ۳۰ ۱۵ ای نادرہ پہان ما" ۱۶ اشکنگان ۴۰، ۱۷ یاجا سرخ رخ شدم
برخاک راہم مبتلا ۴۴ ۱۸ اشکوفہ میوہ بستان برات ہر درخت آمد کہ منم نیست لومید ببین
دصل ساقی راہ ۵ ۱۹ اشگرف "۲۰ روانم جانب بیسود بردن از نقش و رنگ دبو ۶ ۲۱
متاع رایگانی قافیہ عبارات عبانی ۸ ۲۲ در آبفکن زدتر سبطزادہ آبی را ۱۰ ۲۳ جان عرابی
"۲۴ آنکسی کہ ہزالان ترن پوسیدہ وزیدہ ۱۳ ۲۵ دروغبن ۲۴ ۲۶ ازین صوت
ازیں پوت چہ مستیم وچہ مبہوت ۱۷، ۲۷ اندیشہ گری" ۲۸ صبا نُہا ۲۱ ۲۹ نکتہ غزا ۳، ۳۰
صباح الخیر زدم ۳۱ گنجا ۱۲ ۳۲ چرندہ وپرندہ ننگند درین حضرت ۱۱۸ ۳۳ وزدزد افشار
۱۲۸ ۳۴ گہوارم ۱۴۰ ۳۵ ناگہ اندر داد کم ور داں بت سرشار مست ۱۴۸ ۳۶ اشکست
(= شکست) ۱۵۰ ۳۷ قندیلک آدنگ ۶۹ ۳۸ نقدہ کانی ۵۸ ۳۹ خدمتی (= نذر) ۵۹ ۴۰
لمانگ (کے بیے فعل واحد) ۶۳ ۴۱ سلام وخدمت ۶۵ ۴۲ "تابیند حال آخرین و
اولیان ما ۹۰ ۴۳ استارہ (= ستارہ)" ۴۴ عالم خدارہ ۹۶ ۴۵ بت سحارہ ۴۶
شترک (= شتربک)، ۹۷ ۴۷ خسر بدل ۵۹۲ ۴۸ نشر بدین" ۴۹ جوانقی ۵۳۴ ۵۰ گ
کاسہ بربّو (بتشدید) زنم ۵۱۴

۱۳ تغلقنامۂ خسرو مرتبۂ ہاشمی فریدآبادی

۱ بسود ایش خرد بازار بیزی ۲، ۲ خندہ ناک" ۳ دُرسنج ۱۱ ۴ دہر بلاسنج
۱۵ ۵ فتنہ کار ۲۰ ۶ را ستارا ست ۲۳ ۷ شادی ونامرادی قوانی ۲۴ ۸ شبنہ
۲۵ ۹ بی پناہ (جسے پناہ نہ ہو) ۲۷ ۱۰ لبر سازہ ۲۵ ۱۱ تاپاک (تپاک)" ۱۲ ظفر ناک ۴۵

۱۳ سوناک (= سوزش) ۷۱ ۱۴ شاماخ ۷۸ ۱۵ عملہا نیم کار است ۷۵ ۱۶ چو از تارک رسد چابک بغارت زچابک غارت از تارک عبارت ۷۶ ۱۷ نہتن (بسکون م) ۸۰ ۱۸ دامنِ کترک را راست کرده ۸۲ ۱۹ زورمندی" ۲۰ چوبۂ تیر ۸۵ ۲۱ گلقند" ۲۲ حریر و بہرمان افگنده بر دوش ۹۳ ۲۳ سلیح آرا ۹۲ ۲۴ نیتہا ۹۱ ۲۵ سمارونغ ۹۳ ۲۶ راوت" ۲۷ بدان گران مزید مزند گول زہر جانسپاری وادۂ تنبول ۹۴ ۲۸ شعبناک ۹۶ ۲۹ کربودش ہمعنان ہمنغ وہمفر" ۳۰ جوق جوق ۹۵ ۳۱ عطار دشغل انث خواست میکرد ۱۰۲ ۳۲ جوآہوی حرم پلشس وزینہ" ۳۳ بلغاک" ۳۴ کرا در دل فند زین سان زناگیر ۱۰۶ ۳۵ زبازه" ۳۶ دہاوه" ۳۷ پس آوردن سوی زور آوران کوب ۱۰۸ ۳۸ بازی فره کردن ۱۰۹ ۳۹ دوادو ۱۱ ۴۰ حیلت اندوز ۱۱۶ ۴۱ سمن شان مار مار دسر لبربار ۱۱۹ ۴۲ رای رایان ۱۱۸ ۴۳ رانہ ورای" ۴۴ پابک" ۴۵ تعال" ۴۶ گاه خفتن دوزد ۱۲۳ ۴۷ جغل پوشش ۱۲۲ ۴۸ چندالان دمیوان ۱۲۲ ۴۹ جوق جوق قافیۂ زمق ۱۲۴ ۵۰ کتاره ۱۲۵

۱۴ دیوان ظہوری طبع نولکشور ۱۲۹۲ھ

۱ زان گلچینانیم کہ باغست دل ما ۲ ۲ زردی (یائی زائد)" ۳ زندگانی نشود بےتو ظہوری تا دان ہم ۵ بزبانِ نگاه حرفی چند گشت رود بدل میانۂ ماه ۶ استخوانہای ریزه ریزه ۶ ۷ نگہہای تیز تیز ۸ نالہ در کا دکا و (ظہوری کے یہاں بہت) تیز آہنگ ہے ۹ خام خوش ۱۱ ۱۰ خوشا گوی دارد کند نہی تیز ہوشی را" ۱۱ شہد پذیرای توم گردد ۱۲ ۱۲ آب روسلامت بر در آزادگان نشستین" ۱۳ قیمتی ۱۳ ۱۴ اتیول (= جاگیر)" ۱۵ در انشای حرف در تگیر ما ۱۶ ۱۶ آئینہ کاری ۱۸ ۱۷ بیک غم نبن دائم عشرت وعیش دو عالم را ۲۰ ۱۸ آشنا بیزار ۲۱ ۱۹ چیپ قافیۂ مطلب مکتب ۲۴ ۲۰ تمنای فاشش" ۲۱ پہلوی چرب" ۲۲ گدیا بقدر کاسہ نپختند آتشِ ما ۲۵ ۲۳ کلک حسرت رقم نمیرزی د آرزد کرده طرح دفترِ ما" ۲۴ طرب خانہ ۳۱ ۲۵ پرستنگ کے ساتھ الفاظ ذیل ایک غزل میں: بستر، خنجر، مغفر، نشتر، لشکر، لنگر، بال ویر، ساغر، زر ۳۲ ۲۶ عقل ناہنجار ۳۶ ۲۷ برق وجود سوز ۲۸ جان تحمل باز ۳۸ ۲۹ داشت

ساقی بچہرۂ گل گل زہد راست خار خار امشب ۴۲ ۳۰ روائی قافیۂ مومیائی ۵۴ ۳۱ شہید این
موسم خون من بہائی نیست" ۳۲ این صید صید کن کہ پذیرای شست است ۵۶ ۳۳ تسکایتا مہ
۵۸ ۳۴ رنگ بست" ۳۵ آئینہ خیز ۵۹ ۳۶ فتراکِ نخچیر" ۳۷ تیر از ہ کن دفتر" ۳۸ مژدۂ وصل خرور
است تو ہم باور کن من زباندان ظہوری خبری خواہم کسبت ۶۰ ۳۹ لہوا داری ۶۱ ۴۰ آلود کے
ساتھ ایک غزل میں: جہلت، بدعت، نیت، وحشت، حسرت، مروت، صحبت، طاقت تہمت،
تجلت، مرمت" ۴۱ تو خود فراخ روی گام راہبر تنگ است ۶۲ ۴۲ تجلی سنج ۶۴ ۴۳ بیتابیِ
سنگین ۶۴ ۴۴ برگ رامش بینی پس نشین" ۴۵ دروغ راست مانند ۶۸ ۴۶ نادیدگی ۷۲
۴۷ پی زینۂ داغش تل جگر تنگ است ۷۲ ۴۸ شب نشین" ۴۹ عاشور ۷۳ ۵۰ جانبدار ۷۵ ۵۱
خوندار" ۵۲ تقیہ (اردو میں عام طور پر بے تشدید مستعمل صحیح با تشدید) ۷۶ ۵۳ بہارستان
بہارستان ستر است" ۵۴ عقل صلح اندیش ۷۸ ۵۵ سوختہ کوکب ۷۹ ۵۶ علاجم منحصر در بیوفا
۸۰ ۵۷ روائی قافیہ ۵۸ بشوران گر بہ راگرہای نیست" ۵۹ بستگم گل گل زخم رانعم حزانی
کردہ است ۸۱ ۶۰ تیر پذیرای زہ (بکسرۂ ز) قافیۂ زرہ) ۸۴ دوسرے قوافی مشتبہ گرہ، مژہ،
۶۱ خیزی کے ساتھ ایک غزل میں: عداوت، محبت، حیرت، الفت، لذت، حکایت، طراوت،
نصیحت، حسرت، ملامت ۸۵ ۶۲ ستاں کے ساتھ ایک غزل میں: شکر، سحر، ظفر، نظر،
اثر، خطر، قمر، جگر، شرر، طبر، گہر ۸۵ - ۸۶ ۶۳ ہمکاری ۸۸ ۶۴ شراکت" ۶۵ نعار ۸۹
۶۶ برگ ۹۰ ۶۷ کمک" ۶۸ تیز تک قافیۂ ملک وغیرہ" ۶۹ آری بشیخ خرقہ گل گل حوالہ است
۹۲ ۷۰ حملہ ورانی سلست ولی فوق آن، بیچپد اینی ہم ہمت ۹۵ ۷۱ قال وقیل" بیچیدن مندیل"
۷۲ بود بر اختر گذ بر خویشتن کردم ستم ۹۶ ۷۳ داخل ارباب عشقم شان ارباہیم ہست، ۹۹ ۷۴
زداغ من تمنائی زر اندست ۹۸ ۷۵ جہان پیما" ۷۶ رفوکاری ۱۰۲ ۷۷ نیاز خانہ ۱۰۳ ۷۸ نازخانہ
" ۷۹ نرم شانہ" ۸۰ عمارتی" ۸۱ خارا پوشی ۱۰۴ ۸۲ عیش پہلو دار" ۸۳ طعنہ تراش ۱۰۵
۸۴ وحشت انگیز" ۸۵ آسمان خیز" ۸۶ دامن انگیز" ۸۷ من وغلامی زردی کہ با روانفت
۱۰۶ ۸۸ آئینگی" ۸۹ سنبل زار ۱۰۷ ۹۰ گوہر تیغ ۱۰۸ ۹۱ کعبگی" ۹۲ وزرد خرابی ۱۰۹ ۹۳ بوشناس
۹۴ نافہ" ۹۵ کاوکاو ۱۱۰ ۹۶ نا رمیکدہ آید زاہد بدرون میبر ستش آیا نست ۱۱۱ ۹۷ جناق

باکسی لبستن ۱۱۵ | ۹۸ انگشتر زنہار ۱۱۹ | ۹۹ از تو چشم عیدی دارند خلق روزگار ۱۱۹ | ۱۰۰ سایہ پرورد
۱۲۰ | ۱۰۱ از کجا آوردہ است این چاشنی شہد گر با زہر او ہمشیر نیست ۱۲۱ | ۱۰۲ آن پری را مدل
تمیز نیست ” ۱۰۳ اصلحنامہ ۱۲۲ | ۱۰۴ بریشم (= ابریشم) ” ۱۰۵ احسرتی ۱۲۴ | ۱۰۶ نی کسبت ۱۲۸ | ۱۰۷
ماند ز مردہ در حیف کہ تقوی نشگفت ” ۱۰۸ دربار عام ۱۲۹ | ۱۰۹ تیر باران ۱۳۰ | ۱۱۰ ایک غزل
میں شگفت کا فاعل: آتش، یاد انچنین شگفتہ کہ گوش از خبر شگفت، سحر، عالم ۱۳۲ | ۱۱۱
خکستان ۱۳۴ | ۱۱۲ این قسم اشتلم بجز لبان نکردہ کس ” ۱۱۳ ایام ایام نیست ۱۳۶ | ۱۱۴ افتاد
عنادل بہ سنم بیچاق مراد زیر چاق است ۱۳۷ | ۱۱۵ لطفش از اغیار بود و منفعش آمد از عتاب
مہربانی پیشکش نامہربانی ہم نداشت ۱۳۸ | ۱۱۶ البستانی ۱۳۹ | ۱۱۷ شقائق زار ۱۴۰ | ۱۱۸ چاشنی
گیر ۱۴۱ | ۱۱۹ در فراقش ناتوانی بر توان خود غالب است ۱۴۲ | ۱۲۰ امنیت ۱۴۴ | ۱۲۱
جنیت ” ۱۲۲ صدی طراز ۱۴۶ | ۱۲۳ ہوس فربہ ۱۵۴ | ۱۲۴ نکتۂ واضح ۱۵۶ | ۱۲۵ حرف ساز
۱۲۶ آسمان کاشی کاشانۂ درویشانست ۱۵۷ | ۱۲۷ خبر شناس ” ۱۲۸ بر دیدہ جلا ریخت
۱۶۶ | ۱۲۹ چپ قافیۂ مشرب وغیرہ ۱۷۰ | ۱۳۰ گسستہ عنان ” ۱۳۱ قرار داد اسیران بیقرار
ریخت ” ۱۳۲ سکہ داستان مایہ دار ۱۷۱ | ۱۳۳ خاطر آزار چین ۱۷۵ | ۱۳۴ اگر اسیر زلف وکاکل
گفتہ باشم خویشش رنگفتہ باشم این قدر بر خویشتن پیچیدن نداشت ۱۸۱ | ۱۳۵ سخت رحیم ۱۸۲
۱۳۶ صفا کاری ۱۸۸ | ۱۳۷ سرتا سر نشان ” ۱۳۸ شرحہ شرحہ گشتن ۱۸۹ | ۱۳۹
چہرہ اندای ۱۹۲ | ۱۴۰ با ان ہمہ ملاحظہ آخر خطا فتاد ۱۹۷ | ۱۴۱ ز تلخی پوست انداز د سخن کز کام
من باشد ” ۱۴۲ شور و نور قوافی ۲۰۳ ” ۱۴۳ خورشید سراپی ۲۰۵ ” ۱۴۴ لطف سرشار
۲۰۶ | ۱۴۵ ہیا ہو ” ۱۴۶ اعطسذون ۲۰۷ | ۱۴۷ نامہ نیمکارہ ۲۰۸ | ۱۴۸ بخت ادکز ساغر سرشار
گل گل میشود ” ۱۴۹ اکنون گفتگو صد داستان در یک ادا پیچید ۲۰۹ | ۱۵۰ اشیا رسنہ داشی
گرداند گردد ۲۱۱ | ۱۵۱ از مہ چشمان چہ سخت رہا نند ۲۱۳ | ۱۵۲ کہ ملک ہیچ دام ما نخوردہ ۲۱۸ | ۱۵۳
تکیۂ از دام ما نخورد ” ۱۵۴ خشک دنش ط ۲۲۲ | ۱۵۵ دستک زبان ” ۱۵۶ نشتر نزار
۲۲۳ | ۱۵۷ ہمہ کاراں چہ نجبیا رانند خویشش را ہیچکار باید برد ۲۲۶ | ۱۵۸ حاجتمند ۲۲۷ | ۱۵۹
پیش رویش نالہ زانو میزند ” ۱۶۰ مغبون ۲۲۹ | ۱۶۱ خراب حالی ۲۳۰ | ۱۶۲ مبتلایان قد بھی

۲۳۱ ۱۶۳ ہرزہ نگاہی ۲۳۲ ۱۶۴ کسی از عشق آب رو بوس کرد" ۱۶۵ صبا زکوی تو گل غبار بخش
کند" ۱۶۶ بینارہ ۲۳۳ ۱۶۷ گل بادیان سرد ہوادار ندارد، ۲۳۴ ۱۶۸ قاصدان جتیموف
۲۳۹ ۱۶۹ عبد دہا عمر ہا گر خنجر اندازان کنند راحت لاگہا چو مژگان نشتر اندازان کنند ۲۴۰
اندازاں کے ساتھ اسی غزل میں انگر، افسر، ستر، پر، شکر، دفتر ۱۷۰ ملزوم ربخبت زاقافیہ)
۲۴۹ ۱۷۱ سرشیم امتلاطی ۲۵۰ ۱۷۲ صیقل" ۱۷۳ اشست لبستن ۲۵۹ ۱۷۴ صبح کار ۲۶۰
۱۷۵ ہمبازی محبت طفلان شد دست دل بر کاریش نگر کہ چہ مقدار سادہ است ۲۶۲ ۱۷۶
خاموشی ما را چہ زبانگیر بر آورد" ۱۷۷ در کودکیم دایہ جدا ز شیر برآورد ۲۶۳ ۱۷۸ زبیدین بازی
چشم ترخو ذرد قہا دارم بکار رفذ باز از شہم ابن خردہ میآید" ۱۷۹ ابسینہ عرصۂ شطرنج غم گسترده
میآید ۲۶۴ ۱۸۰ بیجائی" ۱۸۱ مروت ہین کہ از اندیشش ما دید میبارد ۲۶۵ ۱۸۲ امید فربہ
۲۶۹ ۱۸۳ شدم بیر اندامم چیست نوبت تازگی دارد" ۱۸۴ اعذار گل گل ساقی" ۱۸۵ انخالہ
۲۷۰ ۱۸۶ خام هیش ۲۷۱ ۱۸۷ دلست تا دکہ زہر غمی بکام کشید ۲۷۱ ۱۸۸ اوازونی
نورانی تقوی دعوی اولی فتوی توانی ۲۷۵ ۱۸۹ ایس دستی" ۱۹۰ دُردِ دُرد آدرد نا سب
نا سبرد ۲۷۶ ۱۹۱ شبگیر" ۱۹۲ ادوار" ۱۹۳ بد اعتقاد ۲۷۸ ۱۹۴ یا گاہ تماشای تواز
دور ضرور است ۲۸۴ ۱۹۵ تو ار دگر بہ افلاطونم افتد ۲۸۰ ۱۹۶ ہر گیا ۲۸۸ ۱۹۷ غربتی
" ۱۹۸ ہمیشہ ہر لبپسر ارزانی پدر باشد ۲۸۹ ۱۹۹ لبسر خواندہ" ۲۰۰ حرف پہلو دار ۲۹۰
۲۰۱ حجابیان ۲۹۲ ۲۰۳ تنگی سجدہ یان ۲۹۳ ۲۰۴ نعل بہا" ۲۰۵ خوش معاملگی ۲۹۷ ۲۰۶
تخیل پرداز صدکا دکا وی، سبت را عاقبت تمنای ماکرد ۲۹۸ ۲۰۷ سہل ابیع ۳۰۰ ۲۰۸
سالہا عامل دیوان خموشی بودم ہیچ کس را من انداز ۂ تقریر نبود" ۲۰۹ شکر آبی داشتن
" ۲۱۰ شفاعتگری" ۲۱۱ زر فزون ۳۰۱ ۲۱۲ در دپذیرای فسون" ۲۱۳ گہ گہ غشقباز ددستہ
دستہ تیغ ناز ۳۰۲ ۲۱۴ اوج اوج محیط سرشک ۳۰۳ ۲۱۵ زصلح سیمبران نیست بہودر
ہر کس خوشا کسی کہ چومن جنگ زرگری داند" ۲۱۶ حفظ الغیب" ۲۱۷ سیر عرض ۳۰۴ ۲۱۸
ن
دو کدار ۳۰۶ ۲۱۹ شراح" ۲۲۰ شوقیان" ۲۲۱ ببلاج" ۲۲۲ نختخانہ" ۲۲۳ خورستا
" ۲۲۴ تادر اندازی ۳۱۰ ۲۲۵ بنای عشق" ۲۲۵ کردہ ہر سفت ویک گوشہ نہادست

نقاب ۳۱۴ ۲۲۶ دیدہ ور" ۲۲۷ مصون ۳۱۷ ۲۲۸ معیوبی ۳۱۸ ۲۲۹ دستگزنی" ۲۳۰
انیونِ انیون ۳۱۹ ۲۳۱ شاہانِ طوائف ۳۲۱ ۲۳۲ برقرار" ۲۳۳ نالہ دار ۳۲۲ ۲۳۴
عقل خرابست نقدکم عیاری میزند" ۲۳۵ تند زبانی ۳۲۳ ۲۳۶ ہر قدر عشاق در صبر و شکیب
میکند (میکنند؟) اسراف مجرا میدہد" ۲۳۷ وعدۂ امروز فردا میدہد" ۲۳۸ کز بیجگری کردہ
جگر را سپر خود ۳۲۴ ۲۳۹ نشتر کاری ۳۲۶ ۲۴۰ زبان بندی" ۲۴۱ ضرور بیتر" ۲۴۲ روبتی
خواند در لو روز بلبل گل بجوش آمد" ۲۴۳ بخت سست کوش" ۲۴۴ حسن خانگی ۳۲۹
۲۴۵ بیغش قافیۂ آتش، خوش ۳۳۰ ۲۴۶ کہ بزر آہن این طائفہ روکش باشد" ۲۴۷
جامۂ زرکش" ۲۴۸ پچش" ۲۴۹ چند بنیاندہ حمال کشں و فش باشد (فش بالفتح) ۳۳۱
۲۵۰ نبرا خفش" ۲۵۱ چشمکِ عشوہ اگر دل ندہد عاشق را" ۲۵۲ بگذاشت مرا و فکر خود کرد (نا فہمیدہ)
قدو غیرہ ۳۳۴ ۲۵۳ حسرتی" ۲۵۴ اشک آن ۳۳۵ ۲۵۵ کمند تا فتۂ احرام کنگری بستند
۳۳۶ ۲۵۶ پرگالۂ جگر" ۲۵۷ مسجدیان" ۲۵۸ کنشتیان" ۲۵۹ طراحی شا بور ۳۴۰ ۲۶۰
لب آرایی" ۲۶۱ طبع زہد سنج ۳۴۱ ۲۶۲ ہیمن عشق نابودمن آخر بود میگردد" ۲۶۳ باندا زطواف
کعبۂ مقصود میگردد ۳۴۲ ۲۶۴ قوسِ ستیزہ" ۲۶۵ کسادی، دالانزادی، اعتقادی، وادی قوانی
۳۴۳ و ۳۴۴ ۲۶۶ زنگ زاہدان رہبان برآمدہ ۳۴۵ (رہبان جمع راہب یا تو بطور واحد
آیا ہے یا جمع کے لیے فعل واحد مستعمل ہوا ہے) ۲۶۷ ہمپیانی ۳۴۷ ۲۶۸ یک خود رالعبد سازد
ظہوری خرج در مجلس کہنتا مدعی را زیبا لا اخوانی دارد ۲۶۹ سرخط مشق جنون در نظر عقل
بنہ برگل ولالہ ز سنبل رقمی بیباید ۳۴۹ ۲۷۰ ازلشس جذب سوال ارچہ جوابی نکشید" ۲۷۱
زجگر لخت کبابی نکشید" ۲۷۲ منکری" ۲۷۳ عاقلان جزو کش مبحث جہلند بلی عقل در مدرسۂ
عشق کتابی نکشید ۳۵۰ ۲۷۴ اغیاری ۳۵۱ ۲۷۴ سحر میدمد ۳۵۳ ۲۷۵ بت عاشق تراش
۳۵۵ ۲۷۶ زہرستان ۳۵۶ ۲۷۷ العطش تیغ زدن ۳۶۱ ۲۷۸ کاہل تن ۳۶۲ ۲۷۹
ای جنون عطری کرستان بردماغ خوذ زنند ۳۶۳ ۲۸۰ زمین منفعت خیز ۳۶۹ ۲۸۱ پرچۂ
تحریر ۳۷۱ ۲۸۲ زنہاری" ۲۸۳ چتر در چتر آفتاب کشد ۳۷۶ ۲۸۴ دستان برداختن
۳۷۸ ۲۸۵ صورتکدہ ۳۷۹ ۲۸۶ امیدکار ۳۸۰ ۲۸۷ میر محل ۳۸۴ ۲۸۸ طفل معلم مردہ

۳۸۶ ۲۸۹ عقل . وربین ۳۸۹ ۲۹۰ عشرتخانہ" ۲۹۱ حسرتخانہ" ۲۹۲ زارنالی" ۳ ۲۹۳
شیرین کف آتنکی بنمودار فرستادا ۳۹۱ ۲۹۴ آنانکہ جان فدائی نگاری نکردہ اند ہمکار آن
مباش کہ کاری نکردہ اند ۳۹۳ ۲۹۵ گردابیان" ۲۹۶ بجان خواجہ کہ اطلس نمود شال
ندارد ۳۹۴ ۲۹۷ ہمہ حکایت خود را بشرح وبسط نمودند" ۲۹۸ باختام خویش را
بازمنم میبرد ۳۹۶ ۲۹۹ دانستگی" ۳۰۰ خورد قافیۂ سترد' شمردن ۳۰۰ تیغ برداشتہ
اہمال نزاکت دارد ۴۰۰ ۳۰۱ شعلہ کار ۴۰۱ ۳۰۲ تلخ حرفان ۴۰۲ ۳۰۳ نقد بازان را عیار دیگر
است ہمہ ایران از یکدگر قلابتر ۴۰۹ گند ۳۰۴ آسودہ کے ساتھ : جواب' اجتناب' آفتاب' گنج
" ۳۰۵ از عوانہ نثار ۴۱۰ ۳۰۶ خط بیزاری ۴۱۴ ۳۰۷ راہ و بیراہی اگر گردیم سر برا مگیر
" ۳۰۸ ماگیاہ خشک و تو گلبرگ تر برا مگیر" ۳۰۹ جیر تخانہ ۴۱۵ ۳۱۰ قادر بحث ۴۱۶ ۳۱۱ عشق
متوفیت حکم آوردہ در دیوان حسن ۴۱۸ ۳۱۲ نشست و خاست ۴۲۰ ۳۱۳ تسلی کار
" ۳۱۴ تسکر پرداز ۴۲۲ ۳۱۵ گوشمال کسی خوردن ۴۲۷ ۳۱۶ ہمسلسلہ ۴۳۳ ۳۱۷ مرگ
شیرک شدہ بیچارہ ظہوری چہ کند ۴۳۵ ۳۱۸ کند پروانہ چون انداز آغوش ۴۳۷ ۳۱۹
دستہ بندی ۴۴۰ ۳۲۰ مرز نگوشش" ۳۲۱ زبس شغل نیازم فرصت خاریدن سر کو ۴۴۱
۳۲۲ تنطیر ۴۴۲ ۳۲۳ دلی کہ عشق و جنون قوم خویش داندش ۴۴۳ ۳۲۴ دم کش
دازنالہ عمدا (قافیہ) چہ خط ۴۴۹ ۳۲۵ من و ملاحظہ بال دیدہ دروغ دروغ ۴۵۲ ۳۲۶
دستبازی ۴۵۵ ۳۲۷ قالب و منصب و مذہب توانی ۴۵۷ ۳۲۸ ولیہ" ۳۲۹ طلایۂ
۳۳۰ نیست گرضدلستش صلایۂ عشق" ۳۳۱ میر حشیم ۴۵۸ ۳۳۲ از در و در دروازہ ؟) ۴۶۰
۳۳۳ بابل قافیۂ تغافل ۴۶۳ ۳۳۴ معتری ۴۶۴ ۳۳۵ سر دفتر ۴۶۶ ۳۳۶ صیقلکاری
۴۶۷ ۳۳۷ درمشگاہ کس تنشیم زیر دست بالانشین مسند غمخانۂ خودیم ۴۷۰ ۳۳۸ انداز گیر
" ۳۳۹ صوابدید ۴۷۰ ۳۴۰ گرم خون ۴۷۲

۱۴ دیوان ابوالفرج رونی طبع ایران

۱ آنکہ چو افتاقران و حکم قرانست ۲ ۲ فراخت (= افراخت) " ۳ ہر موز ہر مرز ۳

۴ تربیت یافته ۲۶ ۵ شادخوار از تو سلاطین او ترا برده نماز ۲۶ ۶ سیفهای دژم ۴۲ ۷ مرد هنری
۲۲ ۸ کمان رستم دستان بسنجی کم از تنبوک نرم شهریار است ۲۴ ۹ امرود ۲۹ ۱۰ سنگور
" ۱۱ اگر بخت را وجاهت و اقبال را نداست از خدمت محمد بهروز احمد است ۳۰ ۱۲ انیم تراش
۳۲ ۱۳ جوشنده ۳۳ ۱۴ شطرنجی طراح " ۱۵ کشته علم را نماباشد ۳۴ ۱۶ شعبده خوردن
۴۰ ۱۷ روی خصمش برنگ آلتون باد ۴۲ ۱۸ لاف بر تابیان شست شهاب ۴۲ ۱۹
فراشتر ۴۶ ۲۰ نقرهٔ خنگ ۴۸ ۲۱ آدار ۴۹ ۲۲ بیراز " ۲۳ جوق جوقش سرایان
شگرف ۵۳ ۲۴ یوغ برگردن صبا دو بود ۵۹ ۲۵ لوها دور (= لاهور) " ۲۶ طوعک ۶۴
۲۷ زراقی و بازی و دوالک = ۲۸ بنده بدهای دولت تست با جمع ملائکه مشارک
(بفتح دال) " ۲۹ ستناک ۶۵ ۳۰ زهر کردند مستهٔ تریاک " ۳۱ دوزناک ۶۹ ۳۲ نرسد عقل
اگر دوا سپه رود ۶۷ ۳۳ درواخ ۶۸ ۳۴ دژ دراخ " ۳۵ پالوده چه پالونه گاه بدل " ۳۶
الفغده ۶۹ ۳۷ تبنت (بے تشدید) ۷۰ ۳۷ باتلی " ۳۸ شیرآغال ۷۵ ۳۹ میلا میل " ۴۰ شاخ
جوجم ۷۹ ۴۱ تمتام ۸۳ ۴۲ بخوزستان نزنادانی و شوخی متاع قند و شکر میفرستم ۸۴
۴۳ ازین قلب نبهره درهمی چند " ۴۴ سخنها مبقره ۸۵ ۴۴ قران هم زی پیمبر میفرستم
۴۵ بلی شمیده بود عقل در دماغ سلیم ۸۷ ۴۶ خشکزار ۹۸ ۴۷ طارم زدن بر ضمن داکش
۱۰۰ ۴۸ ناچخ " ۴۹ حمایلگاه زمین " ۵۰ دیلاخ ۱۰۲ ۵۱ افسوس (= طنز) ۱۰۲ ۵۲ زدومند
۱۰۳ ۵۳ میغ دوشا بازو و کف اده ۱۰۸ ۵۴ شال هندی و نیزهٔ تازی ۱۱۴ ۵۵ گشاده
چهره تراز کارنامهٔ مانی ۱۱۹ ۵۶ صحف (بسکون ح) ۱۲۰ ۵۷ مارافسای ۱۲۱ ۵۸ آشاله
۱۲۳ ۵۹ سنگستری ۱۲۹ ۶۰ زبیشی دکتی چه بیشی و چه کم ۱۳۲ ۶۱ کرامات
ستایگان ۹۹۔

۱۵ کلیله دمنه بهرامشاهی طبع ۱۳۰۴ھ

۱ آرامش اطراف ۸ ۲ امنیت ۱۶ ۳ ترکیت ۲۸ ۴ چربزبانی ۳۷ ۵ نزدیکان
دیوستگان ۳۹ ۶ کرام خدمت در میانهٔ آن کرامت آید ۴۱ ۷ تجربت ۴۴ ۸ سرزنش کند ۴۷

۹ برنور متلاشی (= معدوم) گردد ۵۳ ۱۰ فرصت فائت گردد ساختۂ رحلت باید کرد ۵۸ ۱۱ در شگفتی عظیم افتادم ۶۳ ۱۲ مباشرت کار بزرگ ۷۴ ۱۳ زنِ بدکار ۷۸ ۱۴ موزون کنند نغز بذلہ قوی ترکیب (صفت کینزک) ۸۰ ۱۵ نشگردہ ۸۹ ۱۶ خواہر خواندہ ۹۰ ۱۷ بلطفی ہرچہ تمامتر حلالی خواست و توبہ کرد ۹۰ ۱۸ اندیشیدہ ۹۲ ۱۹ حرص و گرم شکمی ۹۴ ۲۰ تیمار داشت ۹۷ ۲۱ سست رائی ۹۸ ۲۲ جنگہای نابیوسیدہ ۹۳ ۲۳ جان شکر ۹۴ ۲۴ ہوای عصیان بر سرِ او بادخان ساخت ۱۰۲ ۲۵ از گذریان و تعرض ایشان مصون ۱۰۳ ۲۶ با یکدیگر میعاد نہادند ۱۰۲ ۲۷ ناگواراں ۱۰۷ ۲۸ شغودہ (رح شعبدہ) ۱۰۹ ۲۹ چراخور ۱۱۸ ۳۰ بویناک ۱۲۱ ۳۱ بیغولہ ۱۳۳ ۳۲ محجوب و مختفی ۱۳۶ ۳۳ سخن آبائی وافر ۱۴۰ ۳۴ جامۂ خواب ۱۶۱ ۳۵ دانگانہ (رح اسباب دانتم) ۳۶ راہنبرہ (رح پنہاں) ۲۰۹ ۳۷ توم (رح. زن) ۲۱۰ ۳۸ بزہ کار ۲۳۶ ۳۹ دستوری (رح اذن) خواست ۲۴۲ ۴۰ دشمنانگی ۲۶۵ (دوجا) ۳۱۸ ۴۱ کراہیت ۲۷۴ ۴۲ بدگوار ۳۲۳ ۴۳ دالت (رح دلالت) ۳۵۵ ۴۴ ہمزاد و ہمنشین ۲۷۰ ۴۵ ملک را دستکام دارد ۱۴ ۴۶ آب تر ابد (رح تر اود) ۹۹ ۴۷ پرہیزیدن ۹۲ ۴۸ ہرگام پایدام او باشد ۱۹۵ ۴۹ فروسولید ۲۵۱

۱۶ سیاستنامۂ نظام الملک مرتبہ سیّد عبدالرحیم خلخالی

۱ کرانۂ چشینگان ۹ ۲ در سرِ (خفیہ) ۱۰ ۳ دل مشغولی ۱۴ ۴ سندن ۱۶ ۵ طویلۂ (رح رشتۂ) مروارید ۱۹ ۶ نانپارہ ۱۹ ۷ بیرسیہا دبی ادبیہا ۲۰ ۸ این زیادتی ہا (= فاضل چیزیں) از کجا آوردی ۲۲ ۹ برزیگرہ ۲۵ ۱۰ توبرۂ کاہ ۲۷ ۱۱ خصمی (= دشمنی) ۲۸ ۱۲ گازدگاہ ۳۰ ۱۳ گشس (رح یال) اسب ۳۱ ۱۴ اکشیدہ روی ۳۴ ۱۵ داد و ستد باریک (چھوٹا کام) ۳۶ ۱۶ پاک معاملہ ۳۷ ۱۷ تغافل زدن ۳۸ ۱۸ از اجل (= وقت مقررہ) ۳۸ ۱۹ اشفوی (= شافعی) ۴۶ ۲۰ منادیگری ۴۷ ۲۱ سرپوشیدگان (خواتین حرم) ۴۷ ۲۲ قرقشہ (رح خشک ریشی) ۶۰ ۲۳ فراشخانہ ۷۴ ۲۴ بمظالم بنشست ۹۲ ۲۵ جبۂ گرانمایہ در من پوشانیدند ۳۹ ۲۶ من زنی این کار نیستم ۴۲ ۲۷ بر من فساد کند ۴۸ ۲۸ صاحب خبر (خبر رکھنے والا) ۵۱ ۲۹ خصی کردن ۵۱ ۳۰ آنچہ

نیاز تراست ازین گزید یا بیرون کن ۵۲ ۳۱ بعضی با فرمان بعضی بیفرمان" ۳۲ صداع مده ۵۵
۳۳ سخن درشت تر" ۳۴ مثل: چون گوشت گنده شود او را بنمک علاج کفتن کرد چون
نمک گنده شود او را بچه علاج کننده ۵ ۳۵ سر دا به ۵۸ ۳۶ بسرای تو آیم اشناس ۵۸ ۳۷ خیانت
کنی و در امانت زینهار خوری ۵۹ ۳۸ متفرق ماشت توزی مذہب نیکو ظریف کر بدی نہالی
افکنده ۶۰ ۳۹ ایشان این معنی را چیا اند ۶۳ ۴۰ شاہرہ او دیدیم ۵۶ ۴۱ دادر یہا بقاضی درست
شده ۵۵ ۴۱ از دو بیرون نیست یا ملک جوئی.. ویا فرمان در رسد ۵۷ ۴۲ ہر چه ساخته داری
ہمه از مال مسلمانانست ۵۹ ۴۳ گرفتم و خدمت (سلام) کردم ۳۹ ۴۴ روزی در باغ من آمد
او را بدل خوش آمد خریداری کرد نفروختم ۱۸ ۴۵ گفت ادنح بسوختم ۲۱ ۴۲ زشت نامی ۲۳ -

●●

(ارمغان مالک، ۱۹۷۱ء)

بعض کتبِ فارسی کے مستعملہ
مفردات و مرکّبات

گذشتہ ۵۰ سال میں جو کتبِ فارسی میری نظر سے گزری ہیں، ان میں بہت کم ایسی ہیں، جن سے متعلق میں نے یادداشتیں نہ لکھی ہوں، مگر اس کا احتمال ہے کہ صفحات یا اوراق کا شمار ان یادداشتوں میں کہیں کہیں غلط ہو گیا ہو۔ ان میں سے چند کتابوں کے کچھ مفردات و مرکبات ذیل میں پیش ہوتے ہیں۔ کم فرصتی اس سے مانع ہے کہ سب کے متعلق میں اپنی طرف سے کچھ لکھوں۔

فہرستِ کتب

۱ دیوانِ عمعق بخاری طبع ایران

۲ اسرار التوحید فی مقامات الشیخ ابی سعید مرتبۂ ڈاکٹر ذبیح اللہ صفا۔

۳ مرزبان نامہ (طبری بولی میں چوتھی صدی کی کتاب، ساتویں صدی میں زبان بدلی گئی)، مرتبۂ قزوینی۔

۴ تاریخِ جہانگشای از جوینی جلد ۱ مرتبۂ قزوینی

۵ نزہۃ القلوب از حمد اللہ مستوفی مرتبۂ لیسترانج

۶ جواہر الاسرار آذری (نسخۂ خدابخش)

۷ کشف المحجوب از ہجویری (نسخۂ خدابخش)

۸ دیوانِ مظہر طبع کلکتہ ۱۲۶۷ھ

۹ - تاریخ فیروز شاہی از شمس سراج عفیف (طبع کلکتہ)
۱۰ - دیوانِ امتیاز خاں خالص (نسخہ خدابخش)
۱۱ - دیوان ظفر خان احسن، دیباچہ ۵۲۲ و ۵۲۳۔ کلیات ۱۶۷ وغیرہ (نسخہ خدابخش)

۱۔ دیوانِ عمعق

۱ ستبرق۔ ص ۱۳
۲ مشاطہ بدونِ تشدید۔ ص ۱۴
۳ فریشتگان۔ ص ۱۴
۴ خنگ رہوار ص ۲۰
۵ شو = شوہر۔ ص ۲۰
۶ ناچدہ = ناچیدہ۔ ص ۳۰
۷ زرہ ور۔ ص ۱۶
۸ افسر = افسار "بختی گر از باد بود رش پالاں بماندی گر از سایہ بودش افسر۔ ص ۱۶
۹ ارتنگ آزر "کہ از سحر کردی تو ارتنگ آزر" ص ۱۶
۱۰ بر کسی مغلطہ زدن "بر آفتاب مغلطہ زد صد ہزار پی" ص ۱۳
۱۱ فضیحت شدن "نماند ہیچ زن الاّ فضیحت در سواست" ص ۱۱
۱۲ تیم = "مست و شاداں در آمد از در تیم" ص ۲۰
۱۳ فروختہ = افروختہ "اگر فروختہ باشد بود چو زریں کوہ" ص ۳۱
۱۴ کلیج "چو کلیج گندہ دماغ و چو بکب بستہ دہان" ص ۳۱۔

۲۔ اسرار التوحید

۱ و ۲ قرائی (سر ابجرورا) ملیہ قلاشی و عاشقی سرمایۂ ماست قرائی وزاہدی جہانِ دگر است" یہ شعر ابوسعید کی زبان سے سنا گیا تھا۔ ایسے اشعار ص ۲۳۹ تا ۲۴۴ میں جمع ہیں۔
۳ و ۴ تربہ و دوغواہ ما دمین دوغواہ ترب و تربہ" مثل سابق۔
۵ تربہ وا ص ۲۷۳
۶ شکنبہ وا۔ ص ۲۱۲
۷ زفان = زبان ص ۴ وغیرہ، عموماً ف کے ساتھ۔
۸ مبلغ = مبلغ آن (عمر) ہشتاد و سہ سال و چہار ماہ" ص ۷، "مبلغی جامہ" ص ۱۳۷ "مبلغی سنگ" ص ۹۰، "مبلغی مال" ص ۱۸۹،

۹ لفظ۔ چنانکہ بر لفظ المبارک اورفتہ" ص ۷، اور جگہ بھی اسی طرح۔

۱۰ جمع = جمعی ساختہ بود" دکتاب کا ذکر، ص ۸

۱۱ بالوہ = بالو بوالخیر" پدر ابوسعید، ص ۱۵

۱۲ خالو، ص ۲۴۲۔ ہر دو لفظ میں 'و' زائد

۱۳ پای افزار" ہرگز پای افزار و کفش در پای نکردہ" ص ۲۲" پاے افزار زیر خود داشت" ص ۱۸۴" پای افزار ترتیب کنی کہ راہی دور آمدہ" ص ۲۶۳؛ "پای افزار کرد و مرا وداع کرد" ص ۲۸۹ ظاہراً کفش کے سوا کوئی شی۔

۱۴ پچم "پچمی در پای کردہ" ص ۴۷

۱۵ دوکان = دکان، ص ۷۶، ص ۸۰ دوکان ہندوستان میں زبانوں پر ہے، لیکن عربی میں 'و' نہیں اور یہ ایرانی فارسی میں بطورِ شاذ دیکھا گیا ہے۔

۱۶ عیّار" چوب بعیّاران چرب کنند، بنامردان چرب نکنند" ص ۸۱۔ "عیّار بود تا جانِ عزیز را در راہِ خدا توانند کرد" ص ۳۳۰۔ یہاں عیّار معنیِ مشہور سے مختلف میں مستعمل۔

۱۷ عورت" ہیچ از عورت برہنہ نگردد" ص ۳۳۰۔ عورت سے چھپانے کے اعضا مراد۔

۱۸ عورات = زنان، ص ۳۸۷

۱۹ خصم = شوہر" دخترک ... را بشوہری دادیم ... اورا بخصم میسپاریم" ص ۱۲۳

۲۰ عجوزہ" عجوزۂ خویش را بنام من عقد فرمود" ص ۱۲۹

۲۱ عقد مجلس ؟ "مرا عقد مجلس نفرمودہ" ص ۱۳۱

۲۲ دست پیمان" دست پیمان ... و برگ عروسی" ص ۱۴۴

۲۳ جلوہ دبراے عروس" در عروسی بسیار نظارگی بود کی از عروس پاکیزہ تر بود لکن در میانِ ایشان تخت و جلوہ یکے را باشد" ص ۱۵۵

۲۴، ۲۵ فرجی و مزدوجہ" فرجی در پشت کردہ و مزدوجہ بر سر نہادہ" ص ۱۵۹

۲۶ مصلح" من مردی مصلح (= صالح) باشم و مالِ من حلال باشد" ص ۱۹۱۔

۲۷ اہل = زوجہ" ہر مریدی کہ تاہّل ساختی اہل او را بخواندی" ص ۲۱۲

۲۸ آدمیگری (یہ آدم سازی نہیں) از آدمیگری با من ہیچ نماند" ص ۲۸۸، ۲۱۸۔

۲۹ صوفیی (اسمِ مصدری) ص ۳۶۸

۳۰ معلوم" یک تا نان معلوم نبودہ" ص ۶۹، "ہرگز آں خانقاہ را ہیچ معلوم نبود" ص ۱۶۰

۳۱ بیچیز = بی چیز ص ۲۶۲ و ۳۸۸ ۔

۳۲ پوشیدہ "این پوشیدہ (= پردہ نشین؟) از فرزندان پیغمبر است" ص ۲۸۲

۳۳ قوم = زوجہ "دہ سال بود کہ قوم خواجہ مظفر برحمت خدا ... شدہ بود و دہ سال کہ قومش زندہ بود حاجتش نبودہ، بعد بیست سال راحتی را نخواست و خواجہ مسعود از وی در وجود آمد" ص ۲۹۰

۳۴ خلاف "بعد از ین خلافی مخوان: فقہ و علم مذہب خوان" ص ۲۴۱ = خلاف و مذہب تعلیق آموختہ" ص ۱۳۱

۳۵ تطہیر کردن و دادن "تطہیر آن جوان کنید، جوان را تطہیر دادند" ص ۲۰۳

۳۶ داوری = خصومت "زبان داوری پدید آوردم" ص ۸۰ "بیداوری سینہ" ص ۲۹۵

۳۷ صفت آیہ "جنیان کافران" ص ۳۴۹

۳۸ پوشیدن = پوشانیدن "او را پیش والدہ بوطاہر برید تا او را خرقہ پوشند" ص ۸۳ "شیخ بدست خویش در او پوشاند" ص ۵۰

۳۹ خدمت "امام را خدمت برسان" ص ۳۴۹

۴۰ مہ = نہ (نفی) ص ۲۸۱

۴۱ منیت (اسم مصدری از من) ص ۳۱۲

۴۲ مزید "برابر تو ہیچ مزید نیست" ص ۳۲۴

۴۳ درباقی کردن و شدن "قصد درباقی کردند" ص ۳۸۰ "اندیشہ درباقی شد" ص ۱۲۵

۴۴ کوچ = "ہزار کوچ را خدمت کنیم" ص ۱۸۲

۴۵ متلاشی = معدوم "محدث متلاشی گردد" ص ۲۵۰

۴۶ قربان یافتہ = مُرد، ص ۲۰۹

۴۷ نکتہ گو "او مردی بود نکتہ گوی و طناز" ص ۲۰۹

۴۸ تخشکنانہ، ص ۲۷۰

۴۹ ترنانہ، ص ۲۷۰

۵۰ لوزینہ، ص ۷۸

۵۱ گوزینہ، ص ۷۸

۵۲ ناقوا، ص ۲۸۲

۵۳ مسجد خانہ، ص ۲۹۵ } خانہ زائد

۵۴ منزلگاہ، ص ۵۰ } گاہ زائد

۵۵ ہمشیرہ = خواہر، ص ۸۴

۵۶ خاک = مزار، ص ۲۴

۵۷ ما ہردوان برخاستیم، ص ۲۹۱

۵۸ دستوری = اجازت، ص ۲۶

۵۹ پرہیزگرترینا = اتقیٰ، ص ۲۹۵

۶۰ مرقع صوفیانہ پوشیدہ، ص ۷۴

۶۱ صاحب مالی، ص ۳۶۸

۶۲ و ۶۳ مقرّبی و امامی، ص ۳۷۱

۶۴ بیدریغی ال. ص ۲۹۵۔

۶۵ صاحب ستری پادشاه، ص ۱۴۱۔

۶۶ یار خدائی، ص ۲۹۱،

۶۷ عیدی خراسان

۶۸ مسلمانی، ص ۴۵

۶۹ دل مشغولی، ص ۱۹۱

۷۰ مغزی و خدمتی کرده، ص ۴۷

۷۱ همسرایگی، ص ۱۲۲

۷۲ جوامرد = جوانمرد (هر جگه یہی) ص ۵۷

۷۳ جامه نمازی کردن، ص ۵۰

۷۴ ستره نمازی کردن، ص ۱۴۴

۷۵ ستره (نسخه استره) ص ۱۴۴

۷۶ پنجشنبه، ص ۱۹۸

۷۷ خرشید (عموماً یہی) ص ۱۲

۷۸ اومید، ص ۱۱

۷۹ ماوراءالنهر، ص ۹۹

۸۰ اوام = وام

۸۱ اوره (نسخه ابره)، ص ۳۵

۸۲ برزیدن (نسخه ورزیدن) ص ۲۸

۸۳ اب خاطر با خویشتن مقرر کردم ص ۲۷

۸۴ کج کج کردن، ص ۲۸۲

۸۵ ببروی فتنه تعلیق بکردم، ص ۲۰۰

۸۶ وجوه اخراجات و عمارت، ص ۱۸۹

۸۷ خبرت، ص ۳

۸۸ جامه‌های شکیو و ظریف، ص ۲۲۱

۸۹ شبهت، ص ۸

۹۰ مستمند عالیان، ص ۳

۹۱ فانید، ص ۱۶۶

۹۲ نایافت مسلمانی، ص ۴۵

۹۳ پنداشت، ص ۲۲۱

۹۴ نگرش، ص ۹۷

۹۵ گرفت (اسم مصدر) ص ۴۷

۹۶ اقرار دادن، ص ۲۳

۹۷ خلاص دادن، ص ۱۸۹

۹۸ نهار، ص ۴۸

۹۹ نظارگی = ناظر، ص ۱۵۶

۱۰۰ چهله بدارم ص ۱۳۶

۱۰۱ چهله دار، ص ۱۳۶

۱۰۲ فریسته از آن بینی بگیرد، ص ۲۹۵

۱۰۳ فرشتگان (نسخه فرشتگاں) ص ۳۸

۱۰۴ عنانور، ص ۲۹۹۔

۱۰۵ ترکمان تاز، ص ۱۸۵

۱۰۶ همسرایگان، ص ۱۱۲

۱۰۷ دست انبوه، ص ۲۰۹

۱۰۸ دشخوار، ص ۱۶۹

۱۰۹ کوبین بافتن، ص ۱۸۰

۱۱۰ موزہ زعنین، ص ۲۰۲

۱۱۱ مویزوا، ص ۱۶۶

۱۱۲ خنبرۂ روغن گاو، ص ۱۸۱

۱۱۳ دسترۂ شیطان، ص ۲۷۱

۱۱۴ گرمابہ بان، ص ۱۵۷

۱۱۵ مرقعداران، ص ۳۴۷

۱۱۶ سرای "خانۂ داشت در بالای سرای خویش"، ص ۱۸۹

۱۱۷ شکستن "سید از آن بشکست"، ص ۳۸۴
"سلطان را... کفار خطا بشکست"، ص ۳۰۴
"عبداللہ بشکست" ۲۲۴

۱۱۸ تمنلیت، ص ۱۵۹

۱۱۹ فراویز، ص ۲۲۷

۱۲۰ و ۱۲۱ بیرون و مستغل "بیرون خرج خانقاہ چند مستغل بجواز جہت خرج خانقاہ" ص ۲۸۳

۱۲۲ بزکش، ص ۲۹۳

۱۲۳ شغلکِ اُوراست شدہ" ص ۱۲۳

۱۲۴ پیر صحبت، ص ۲۷

۱۲۵ تماشاگاہِ خلقان، ص ۳۵۰

۱۲۶ بتر "جواب بتر بر مہتر باشد" ص ۳۴۷

۱۲۷ بترین، ص ۲۷۴

۱۲۸ والیست، ص ۵۳

۱۲۹ بالیست "یک درم سیم نہ در بالیست بود و نہ زیادت آمد" ص ۷۹

۱۳۰ افتید = افتاد، ص ۳۰

۱۳۱ بشولیدہ، ص ۲۰۱

۱۳۲ روز بیگاہ شد و آفتاب نیک در گشت ص ۷۸، شب بیگاہ گشتہ، ص ۷۲

۱۳۳ شیخ خوش گشت، ص ۶۰

۱۳۴ برکۂ امسالین، ص ۱۵۷

۱۳۵ دست ورنجن

۱۳۶ تیریز، ص ۱۲۹

۱۳۷ وقت چاشتگاہ، ص ۱۴۷، وقت زائد۔

۱۳۸ یک بیک (ایک ایک)، ص ۱۴۸

۱۳۹ زاویہ گاہ، ص ۵۰

۱۴۰ کمرک، ص ۹۸

۱۴۱ جای نماز، ص ۱۹۴

۱۴۲ کردیمی = کردیم، ص ۴۲۔ اضافۂ یا اور بھی۔

۱۴۳ ترکِ ظلم گرفت، ص ۱۲۲

۱۴۴ مویز طائفی، ص ۱۲۸۔

۱۴۵ بیتی شکستہ بستہ، ص ۲۴۴۔

۱۴۶ با یکدیگر صداع (نزاع یا شکر رنجی) کردند، ص ۱۵۸

۱۴۷ ترکمانان سے سریکجا سلاجقہ مراد، ص ۱۶۵

۱۴۸ "ہرچ دون حق است... گرای سخن

نکند"، ص ۲۳۵

۱۴۹ دستی چند بروی زد، ص ۲۲۴

۱۵۰ جامع قرآن، ص ۲۲۷

۱۵۱ بدین ایزار گرد را ... دور مسکین، ص ۱۹۶

۱۵۲ "پختهٔ امروز یا ز باقیِ دینه" مرود =
تا
۱۶۴ امرود، "آیا بر جان من ما ہر چو بر شطرنج اہوازی
چو ما را شاہ مات آمد ترا اسپری شود بازی"
سالیان، جزد = جزاو ۔

۱۶۱ چشمک (تصغیر چشم)

۱۶۲ سروِ غاتفر، چینستان،

۱۶۳ فعل جمع برای ہر یک "ہریک ...
شمع انجمن ... بودند" ص ۵

۱۶۴ در جامۂ خواب شد، ص ۳۳

۱۶۵ رگ بند، ص ۵۰

۱۶۶ سازیت (نسخہ سازید) ص ۶۰

۱۶۷ تیر پرتابی، ص ۷۴

۱۶۸ خیار نو باوہ، ص ۸۶

۱۶۹ جامہ خرقہ کرد، ص ۹۱

۱۷۰ قطعہ کے عنوان سے جوابیات ان کی
پہلی بیت مصرع، ص ۸۷

۱۷۱ مشائخ متصوفہ، ص ۸۷ ۔

۱۷۲ زیرہ بای مزعفر، ص ۱۰۶

۱۷۳ فعل جمع "شیخ با جماعتی میرفتند" (نسخہ
میرفت، ص ۱۲۹ ۔

۱۷۴ سدیگر، ص ۱۴۴

۱۷۵ حمامی، ص ۱۴۳

۱۷۶ کردنی (فعل)، ص ۱۴۷

۱۷۷ لباچہ، ص ۱۴۴

۱۷۸ جگر بند بارا قلیہ کنم، ص ۱۵۷

۱۷۹ پاکیزہ حسین؟ "از عروس پاکیزہ تر
(رجوع بہ ۲۳)

۱۸۰ عظیم خوش بود، ص ۱۵۵

۱۸۱ میان الیشان فراہم آوردی (صلح کرادیتے)
ص ۱۵۹ ۔

۱۸۲ حلواگری، ص ۷۲

۱۸۳ نان و حوائج آن، ص ۱۹۶

۱۸۴ ادرار نامہ، ص ۱۹۶

۱۸۵ زر شوشہ، ص ۲۸۴

۱۸۶ امام را خدمت برسان، ص ۲۶۹

۱۸۷ جوانان را بوالعجبی نباید کرد و پیران را قرائی
و مرائی نباید کرد، ص ۳۴۸

۱۸۸ شبنگاہ، ص ۳۵۱

۱۸۹ بسمل کند = ذبح کند، ص ۱۹۸

۱۹۰ برسبیلت ہمۂ صوفیان خندی، ص ۳۸۳

۴۳۔ مرزبان نامہ

۱ مقامگاہ، ص ۲۱

۲ اومید، ص ۲۷

۳ کاوین = کابین، ص ۲۲

۴ فرازآمد "امشب بافراز آمد بخت
بسازیم" ص ۲۱

۵ بکوفتگی، ص ۲۹

۶ بزریگر، ص ۳۶

۷ تو بره، ص ۳۶

۸ ہمہ تنز ویرہ و ترفند، ص ۲۶

۹ یک بیک (ایک ایک) ص ۶۹

۱۰ پای ماچان "مسند وزارت بپای
ماچان ذل و حقارت بردند" ص ۳۲
پایان پای ماچان، ص ۱۰۸

۱۱ زیرک سار، ص ۳۷

۱۲ عمارتی یا دیدآرند، ص ۴۱

۱۳ پذرفتگاری "غلام ایں پذرفتگاری (وعدہ
یا عہد) رالشنید برائے تقبل و تکفل پیش
آمد" ص ۳۸۔

۱۴ خرشید دیہی (الاشوٹا) ص ۳۸ وغیرہ،

۱۵ خدمتکاری بکافِ عربی، ص ۴۱ ۔
غلطنامہ بکاف فارسی،

۱۶ بیرون شو "من بیرون شواین کلمہ بست
آودم امابد ستیاری تو" ص ۴۱

۱۷ داوک "از مادر بہ پدر دایہ و داوک" ص ۴۴

۱۸ تا بیوسان "ناگاہ و نابیوسان، ص ۴۵۔
لختی نابیوسان، ص ۲۶۴

۱۹ دشمنانگی = دشمنی، صفحات ۴۵ و ۱۲۴
و ۱۷۷ و ۲۷۴

۲۰ پارۂ متالم شد، ص ۵۶

۲۱ زناشوہری، ص ۲۱

۲۲ وطنگاہ، ص ۵۲

۲۳ تحرص = حرص، لغت میں یہ معنی نہیں،
قزوینی، ص ۵۸

۲۴ تماخرہ و تخجیل، ص ۶۲

۲۵ کومۂ بیوہ زنان، ص ۷۰

۲۶ ہفت کارگاہِ افلاک، ص ۷۰

۲۷ خانہ فروشی، ص ۷۰، بقولِ قزوینی جس
مفہوم میں مستعمل، وہ لغات میں نہیں۔

۲۸ فیربندہ و چشم افسای خرد، ص ۷۶

۲۹ زخم دندان زہرافسای، ص ۱۱۷

۳۰ خانہ گیر "بافرزندستان مظلوم بخانہ گیر
(بازی نرد) بازی کردن نامبارک ست"
ص ۹۱

۳۱ وسوسۂ شیطانی و ہندسۂ سودانی، ص ۸۲

۳۲ مارپای افراز سیر و طلب باز کرد و باز افتاد
ص ۸۸

۳۳ توانی، ص ۹۰، بقول قزوینی مقامِ توقف

۳۴ دارنا یافت مراد اندوگین نگردد، ص ۱۰۱

۳۵ کمان گروہہ، ص ۱۰۳

۳۶ تابخانہ، ص ۱۰۶

۳۷ پرّۂ قبا، ص ۱۱۱

۳۸ از مدتی دیرباز (کذا) "وطن ساختہ" ص ۱۴۲۔ محلِ دیریانہ

۳۹ الفت خواہر برادری، ص ۱۴۵

۴۰ خردہ کاریہا، ص ۱۵۵

۴۱ نشیمنگاہ، ص ۱۵۸۔

۴۲ عادتِ نکوہیدہ وصفتی نفریدہ، ص ۱۶۲

۴۳ تحمیلات، ص ۱۵۷۔ تحمیل، ص ۱۵۹
لغات میں "کسی را تحامل پیامی گردانیدن"
یہاں = پیام (قرزدینی)

۴۴ "و بتقریب وتواخت تاج حسن اللغات
ارزانی داشت" ص ۱۵۷۔

۴۵ کریہ منظر تباہ مخبر، ص ۱۴۷

۴۶ شگفت = روش، ص ۱۵۹

۴۷ دیگی زیرباساخت وگوشت و زعفران
ونمک وآب ودیگر توابل را استار است
درو کرو ، ص ۱۶۹

۴۸ مرومۂ دیدۂ صواب، ص ۱۷۷

۴۹ نخچیرگر، ص ۱۹۱

۵۰ آن ولایت راگرفتن ساختگی کردن
گرفتن، ص ۱۸۳۔ از بہر شبیخون ساختگی
فرماییم، ص ۱۹۰

۵۱ بغل بگردۂ کلکل... آگندہ داشتی" ص ۱۹۴

۵۲ تا خفتن آورد و قضیۂ انداخت (اسم مصدری)
از معکوس، ص ۲۰۳

۵۳ خویشتن دار، ص ۲۱۵

۵۴ گرگان ستنبہ، ص ۲۲۴

۵۵ برفور، ص ۲۲۵

۵۶ فرہختگی، ص ۲۴۲

۵۷ رشتہ (مرض) ص ۲۳۷

۵۸ دیگچۂ طعام لطیف بساخت، ص ۲۲۵

۵۹ یوزبند، ص ۲۷۰

۶۰ یک ساعتہ وحشت، ص ۲۶۶

۶۱ ستارہ = پردہ وپوشش، ص ۲۹۰

۶۲ بدلپسند از بدی تہبرہ تراست، ص ۲۱۸

۶۳ شہرہ = مشہور، ص ۲۱۸

۶۴ خواب گزاردن = تعبیر خواب، ص ۲۲۶
"خواب گزاری"

۶۵ عتابی نیشاپوری، ص ۲۸۷

۶۶ شاخسانہ، ص ۲۸۵

۶۷ سپیدہ کاری "سیہ روئی کہ از سپیدہ کاریِ
خویش داشت"، ص ۲۲۶

۶۸ جرّۂ تسخیر بردُبِ اصغر انداختہ، ص ۲۲۰

۶۹ برحاشیۂ خاطر... نقش الحجر خواہد شد، ص ۲۵۷۔

۷۰ از پیش ہر دو تحصیل آن باز ماند، ص ۲۴۷

۷۱ "یا بیجی برکشید و پہلوی بچہ راست کرد" ص ۲۵۰

۷۲ ہولترین، ص ۲۶۴۔ قسزوینی: ہولناکترین یا ہائلترین چاہیے۔

۷۳ ناک دہان صبا و شمال بوی فتوحات ہوالیش۔ ص ۲۸۰

۷۴ مراطاقت آن محنت برسید و خستہ شد۔ ص ۲۸۰

۷۵ صدرۂ خارای فستقی۔ ص ۲۸۶

۷۶ چندین جامع از مصاحف۔ ص ۳۰۰

۷۷ چہ او تا در مرتبۂ طفولیت است یک چشم زخم بی مراقبت احوال.. نتوان بود ص ۳۶۴۔

۴۔ تاریخ جہانگشای جلد ۱

امیر تومان۔ تمامت خلائق را دہ دہ کردہ و از ہر دہ یک نفس امیر نُہ دیگر کردہ و از میان دہ امیر یک کس را امیر صد نام نہاد و تمامت صد را در زیر فرمان او کردہ و بدین نسبت تا ہزار شود و بدہ ہزار کشد امیری نصب کردہ و او را امیر تومان خوانند قواعد چنگیز، ص ۲۳

۲ ترخان آن بود کہ از ہمہ مؤونات معاف بود، و در ہر لشکر کہ باشد ہر غنیمت کہ یابند ایشان را مسلم باشد و ہرگاہ کہ خواہند در بارگاہ بی اذن و دستوری در آیند و ایشان را لشکر و مرد داد و از چہار پای و اولاق و تحملات چندانک در حد و قصر نیاید و فرمود تا چندان گناہ کہ از ایشان در وجود آید ایشان را بدان مواخذہ ننماید تا نہم فرزند ایشان ہم بہین معنی باشند۔ اکنون از نسل آن دو شخص بسیار اقوا است در ہمہ ممالک مکرم و محترم باشند، ص ۲۸

۳ چلغورہ، ص ۴۰

۴ مددہا دادند، ص ۵۸

۵ کرباس و زندپیچی، ص ۵۹

۶ رنود (جمع رند بقاعدۂ عربی)، ص ۶۸

۷ پریدار و پریخوان "مردی.. دعوی پریداری کرد یعنی جنیان با او سخن میگویند و از مغیبات او را خبر میدہند و در بلاد

ماوراالنہر و ترکستان بسیار کساں
بیشتر عورتینہ دعوی پریداری کنند و
ہر کس را کہ رنجی باشد یا بیمار شود ضیافت
کنند و پریخواں را بخوانند و رقصہا
کنند" ص ۸۵

۸ عورتینہ، ص ۸۵
۹ مردینہ (مرد + ینہ) ص ۸۸
۱۰ التمغا، ص ۱۱۴
۱۱ زفان (= زبان) ص ۱۲۲
۱۲ بشولیدگی، ص ۱۲۳
۱۳ مفرد: "مفردانی و معتمدانی کہ امروز در
پیش توصف کشیدہ اند" ص ۱۳۰
۱۴ ماہار "چوں شتراں ماہار زدہ" ص ۱۳۱
۱۵ نہمار، ص ۱۳۸
۱۶ نوبیناں وامرا، ص ۲۰
۱۷ عوارضات، ص ۱۱ و ۳۲
۱۸ یام و اولاغ، ص ۲۲

۵ ۔ نزہتہ القلوب

۱ "اورا بارو کشیدہ" ص ۱۲
۲ بلدانہا و جمع الجمع، ص ۲۲
۳ تمان (سکہ) = تومان، ص ۲۷
۴ تومان (سکہ) ص ۲۷
۵ کورۂ اصطخر، ص ۴۷
۶ ساروج، ص ۱۳۲
۷ خونریزشِ عام، ص ۱۹۳
۸ سنباروج، ص ۱۹۷
۹ سنگ آتشزنہ، ص ۲۰۵
۱۰ آزمودن کرد ... چنین بود ص ۲۸۵

۶ ۔ جواہر الاسرار

۱ ازیں مغالیطِ پیچا پیچ در مقاماتِ حریری
بسیار است" ص ۹۹
۲ تمسخر، ص ۱۴۹، با او تمسخر کروندی:
ص ۱۴۰
۳ ماموم، مصرع پسر رومی: تا رسید از
امام خود ماموم، ص ۱۵۲
۴ "قلندر لفظیست عجمی کہ عرب آں را در لفظ
خود استعمال کردہ ولیکن عجمی اطلاقِ این
لفظ بر کسی کنند کہ سر و ریش تراشیدہ
باشد و از لباس اہلِ عبادت بیروں
آمدہ و بپلاس قناعت کردہ، و عرب
این لفظ در تارک مجرّد استعمال کنند
خواہ در صورت موافق و مشابہ بایشاں
باشد و خواہ نباشد و بعضی از اہلِ تصوف
این لفظ را در ملامتی (کذا) استعمال کنند

وایشان را اہلِ ملامت خوانند۔ و ملامتی
کسی را گویند کہ خیرِ خود را اخفا کند (
اضافہ قیاسی) و شرِ خود را اظہار کند
و از ملامتی باشد کہ (در اضافہ قیاسی)
بعضی امورِ دین مثلِ ریش تراشیدن و
پای برہنہ رفتن و امثالِ آن ظاہرا
اہمال کنند تا مردم او را از اعدادِ کاملان
نشمرند ۔۔۔ و لیکن در خدمت (خلوت ؟)
در اصطلاح (اصلاح ؟) آن احوال و
تدارک و استغفار کوشند، و در احوال
ظاہراً و باطناً ہیچ مخالفتی در وجود نباید
شد۔ و بعضی ۔۔۔ چون الفاظ را باعتبار
عجمیت کم دکنا، مرکبی باشد از قلان
و از اندر و عجمی قلان بارگران را گویند
و این صفت نامِ او شد و باین مشہور
گشتہ ۔۔۔ و بجہت کثرتِ استعمال و
تداول در لفظ قلندر کوتہ بنماید یعنی
چنین کس را بارِ گران بر خود نہادہ است
(دکنا) کہ در سلوک و طریقت ہیچ بار
بر نفسِ سالک گرانتر از این نباشد
کہ خیرِ خود را اخفا کند و شرِ خود را اظہار
۔۔۔ با خود چنین گوییم کہ این لفظیست
مرکب از لفظ عربی کہ آن اقل ست و

پارسی آن گرکم، اندر یعنی صاحبِ آن صورت
پیوستہ یکی اندر است و خود را در یکی پنہان
کردہ است۔ و این فقیر را چنین روی
بنماید کہ واضع و مخترع صورتِ قلندریہ
مجذوبی سالک بود ۔۔۔ ابتدای طریقِ
قلندری از شیخ جمال الدین ساوجی بود
۔۔۔ مرید سلطان ابو یزید بسطامی بود چنانچہ
در کتبِ قلندری مسطور است" ص ۱۸۷
و ۱۸۸۔ قلندر نامہ کا ذکر اور اس کے
اشعار، ۱۸۹

۵ لفظ = زبان، ص ۱۸۷

۶ سرو ریش تراشیدہ، ص ۱۸۷

۷ ملامتی، ص ۱۸۷

۸ چنانچہ، ص ۱۸۹

۹ از تنگِ چین، کتاب دستور مانی نقاشست
کہ او دعوی کردہ و صورتہا کشیدی کہ مردم
چندگاہ وا ہمیسوزند و اکنون آن کتاب
میگویند کہ در خزائنِ ملوکِ چین است"
ص ۲۲۷

۱۰ تنگ لوشا میگویند چشمہ ایست کہ نقاشان
مانی را در ابتدای او مغالطہ دادند بآب
میمانست و آب نبود چون صرح ممرد
سلیمان علیہ السلام کہ بجہت بلقیس تعبیہ

کرده ـ وچوں مانی نقاش را بآب
فرستادند وبکر ایشاں معلوم کرده صورت
خری مرده آنجا کشیده و باز آمد، وگفت
خری مرده درآن چشمه است ـ ایشان
اورا درآن صورت مسلم داشتند ـ ولیکن
بر تنگ لوشاکرآن چشمه است وثوقی
نیست ـ ص ۲۲۷

۱۱ قطعه را از آن قطعه گویند که مطلع
ندارد ـ ص ۲۵۹

۱۲ حروفات، ص ۲۶۲

۱۳ بر سبیل نمودار، ص ۲۶۲

۱۴ متغزلان، ص ۳۵۱

۷ـ دیوانِ مظہر

۱ ہربانی "قیمت افزون شد چوں خدمتگر
ہربانی مرا" ص ۵

۲ انارِ جلال آباد" انارِ خندهٔ او از جلال آباد
می‌آید" ص ۴۴

۳ گلکاری قبا" شوخِ من ہرگاه گلکاری
قبا ندبر کند" ص ۴۶

۴ "شربتِ نیلوفری قسمت بیمار نشد" ص ۶۵

۸ ـ کشف المحجوب

۱ استعانت خواہم، ص ۳

۲ مجلدیان = جلدسازاں، ص ۴

۳ مستصوف، ص ۱۷

۴ متصوف، ص ۱۷

۵ نعتِ حق ص ۱۸

۶ "یافتش را ہرگز نایافت نباشد" ص ۲۰

۷ "بپوشیدن خلعت و نوافت عزیز گرداند"
ص ۲۳

۸ "بر سرِ خلائق فضیحت شده اند" ص ۲۸

۹ "بر کنیزکی فتنه (مفتون) شده بود" ص ۵۱

۱۰ "بر عقابین کشیدند" ۶۳

۱۱ گسستگی از دنیا، ص ۶۳ ـ

۱۲ ناجنس وناشناخت، ص ۸۱

۱۳ پنداشت (اسمِ مصدری)

۱۴ "من عبارت آں خواجه لعجبین یاد
نداشتم" ص ۹۱

۱۵ ترہاتِ صوفیه، ص ۱۰۳

۱۶ بشولید، ص ۱۰۳

۱۷ طبعائعیان، ص ۱۴۸

۱۸ ماموم" محال بود که ماموم از امام فاضلتر
بود" ص ۱۲۷

۱۹ دوسترین زنان ۱۳۴

۲۰ حلوای صابونی، ص ۱۸۱

۲۱ غذای عوانان، ص ۱۸۱

۲۱ رہباناں۔

۲۲ "زندقہ پارسیست معرب وبزبان عرب زندقہ تاویل بود وبداں سبب ایشان تفسیرِ کتاب خود را زند وبازندہ (پازند) خوانند۔ وچوں خواستند اہلِ لغت کہ ابنائے مجوس را نامی کنند زندیق نام کردند۔ ایشان بحکم آنکہ میگفتند ہر چیزی کہ ایں مسلمانان میگویند آن را تاویلیست کہ ظاہرِ حکم آں را نقض کند۔۔۔ وایں اسم زندقی مرایشاں را علم گشت"

ص ۲۱۲

۲۳ انکلیون "معروفست کہ اندر روم چیزی ساختہ اند اندر بیمارستان سخت عجیب کہ آں را انکلیون خوانند واندر ہر چیزی کہ عجائب بسیار باشد یونانیاں بداں نام خوانند چنانکہ صحف را انکلیون خوانند" ۲۱۳

۹- تاریخِ فیروز شاہی

۱ دماغ را از ریحِ باغِ او بویائی ... پای را در طلبِ او روائی" (صریحًا از ودیعت)، ص ۱

۲ مزرعۂ اخروائی (کذا)، ص ۲۔

۳ رموزات، ص ۴

۴ بیخ کندیدن (کذا) ص ۱۴

۵ کشیدہ محاسن، ص ۲۰

۶ "اگر ہر کسی تفتی کردی برای ادب کردن او فرمودی" ص ۲۵

۷ آں کس را بازپرس کردی" ص ۲۵

۸ اشخاص قوتی، ص ۲۵

۹ خدمت (= حضرت) شیخ " ص ۲۵

۱۰ ہر ہمہ ، ۲۴ جگہ از آں جملہ ص ۴۹، ص ۶۶

۱۱ خرج (کذا) واخراجات، ص ۵۹

۱۲ کرورات، ص ۴۳۹

۱۳ مجموعہ دار، ص ۲۷۱

۱۴ آبدار، " "

۱۵ شرابدار، " "

۱۶ عطردار، " "

۱۷ طشتدار، " "

۱۸ چتردار، " "

۱۹ شمعدار، " "

۲۰ سلاحدار، " "

۲۱ خیلدار، ص ۳۲۳

۲۲ بنہ دار ص ۴۴۱

۲۳ عملداری = عہدہ داری، ص ۳۷

۲۴ پرگنات، ص ۳۴۸

۲۵ فرحبۃ این مورخ (پرداداکے لیے کئی جگہ) ص ۲۷۔

۲۶ مال سالینہ، ص ۲۸ و ۳۷

۲۷ مقدمان و چودھریان، ص ۲۸ و ۳۷

۲۸ فرخدہ، پردازی، ص ۳۹

۲۹ طبلہای شادیانۂ ترکانہ، ص ۴۷

۳۰ موازنہ بیست ہزار سوار، ص ۵۲

۳۱ "چند پرگانۂ سرایچہ" ص ۷۷

۳۲ تذکرۂ ... جواہر، ص ۹۲

۳۳ قانونات، ص ۹۹

۳۴ محلہای خوب کنانیدند، ص ۱۲۷

۳۵ شقداری حصار فیروزہ، ص ۱۲۸

۳۶ موازی دو لک تنکہ، ص ۱۳۰

۳۷ ہفتاد زنجیر فیل، ص ۱۴۰

۳۸ چنندہ، ص ۱۷۱

۳۹ استمداد خواستی، ص ۱۹۴

۴۰ غلہ نایافت بود، ص ۲۰۷۔

۴۱ پلک بر پلک زدن، ص ۲۱۸

۴۲ غلۂ زراعت الیشان دملل شدہ ص ۲۳۲

۴۳ ستہش (نسخہ ستائش) ص ۲۴۲

۴۴ فراشیۂ سفید، ص ۲۴۷

۴۵ خوبصورت، ص ۲۶۸

۴۶ گھڑیالخانہ، ص ۲۷۱

۴۷ مستوربندان، ص ۲۷۱

۴۸ بدم ریز میرود، ص ۲۲۳

۴۹ جامدارخانہ (کپڑا لباس سے متعلق) ص ۲۳۸

۵۰ "از جملۂ سی وشش کارخانہ" ص ۲۳۷

۵۱ چنانچہ برآورد قدیم بود۔

۵۲ سلاطینِ خوشنام، ص ۲۵۵

۵۳ نغز بک، ص ۲۹۱۔

۵۴ آوند (ظرف) ص ۳۰۴

۵۵ تاکید بر تاکید کردن، ص ۲۹۰

۵۶ تفتی بر تفتی کردن، ص ۲۹۷

۵۷ نقل کردن = مردن، ص ۲۱۴

۵۸ شقی چنانچہ شق سامانہ، ص ۲۹۵

۱۰۔ دیوانِ خالص

۱ بی پیر، دشمنِ جان جوانانند ایں بی پیر! ص ۳

۲ چھاپہ (کپڑا) زبوسہ چھاپہ (چاپہ) کنم اطلس فرنگ ترا، ص ۵۱

۳ غلام گرجی "نرگس غلام گرجی چشم سیاہ تست" ص ۲۸

۴ وسمہ برابرو کشیدن "خوبانِ ہند وسمہ

برابر و ٹیکشند" ص ۴۴

۵ بوتہ دار" قبای بوتہ داری
در ہر بوتہ اش دل میگذارد" ص ۴۹

۶ رسانیدم بنای خانہ خود را بآب
آخر" ص ۴۵

۷ پست اقبال، ص ۷۳

۸ خرمنگاہ، ص ۸۰

۹ نعمتخانہ، ص ۹۲

۱۰ بادلہ پوش" چون شعلہ سراپا زطلا
بادلہ پوشی" ص ۹۳

۱۱ و ۱۲ چنین گر بر در مردم شلنگ تختہ خواہی زد
ترقی گر کنی آخر تو کشتی گیر خواہی شد
ص ۳۲

۱۱۔ دیوانِ احسن و کلیاتِ احسن

۱ تازہ گوئی" تازہ گوییہای او از فیضِ
طبعِ صائب است" ص ۵۲

۲ استقام من از خمار گرفت، ص ۵۳

۳ بت رجپوت، ص ۱۶۷

۴ بانسلی، ص ۱۶۹

۵ و ۶ پکاوج گشت تا با دلکی (ڈھولکی) ساز
ص ۱۷۰

۷ سارنگی، ص ۱۷۱

۸ زگلہا کیورہ گردیدہ ممتاز" ص ۱۷۱

۹ زکر حل دیدہ تارنگ اصالت دگر حل،
ص ۱۷۲

۱۰ و ۱۱ زطوطی و زمینا و زکویل
۱۲ زہر یل آنکہ آہنگش بدرد دل" ص ۱۷۲

۱۳ کونلہ (دکنا)، بود از میوہ ہا لیش کونلہ ممتاز"
ص ۱۷۲

۱۴ نارنگی، ص ۱۷۲۔

۱۵ و ۱۶ بود از پالسہ و زبیر (دکنا) جامن
بگلشن باغبان را چشم روشن، ص ۱۷۲۔

۱۷ انبہ، ص ۱۷۲

۱۸ امرت پھل، ص ۱۷۲

۱۹ کیلہ (دکنا) ص ۱۷۳

۲۰ کول، ص ۱۷۸

۲۱ شاہ آلو، ص ۱۸۰

۲۲ بود اشکن چنان خوش رنگ و خوش
آب، ص ۱۸۰

۲۳ زرد آلو، "

۲۴ آلو بالو، "

۲۵ امرود، "

۲۶ ناشپاتی، "

۲۷ انتہا است نقلِ می پرستان، ص ۱۷۲

۲۸ ختمی پناہی (دیباچہ نثر) ص ۲

(نذرِ عرشی ۱۹۶۵ء) ••

حافظ اور ذال فارسی

(۱) فارسی میں اب محض چند لفظ رہ گئے ہیں جو ذال معجمہ سے لکھے جاتے ہیں: پذیرفتن، گذشتن، آذر، کاغذ وغیرہ[1] لیکن چند سو سال قبل یہ کیفیت نہ تھی۔ اس زمانے میں یہ بتانے کی غرض سے کہ کون سے فارسی الفاظ ذال معجمہ اور کون سے دال مہملہ سے لکھنے چاہئیں، متعدد شعرا نے نظمیں لکھی تھیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے:

آنانکہ بپارسی سخن میرانند | در معرض ذال دال را بنشانند
ماقبل وی ار ساکن جز وای بود | دالست وگرنہ ذال معجم خوانند

مطلب یہ کہ حرف ماقبل ساکن ہے اور صحیح (غیر از 'ا' 'ی') تو دال مہملہ چاہیے ورنہ ذال معجمہ۔ اس قاعدے کے مطابق 'برد' 'زرد' 'درد' گنبد (الفاظ اتا ہم میں حرف 'ر' اور لفظ ہم میں حرف 'م' ساکن کا حرف 'د' تو دال مہملہ ہے اور 'باذ' 'شاذ' 'بوذ' (حرف متحرک) ورنہ دو بعد (حرف متحرک) اذیذ کا حرف ذال معجمہ شعرا قوافی میں اس کا خیال رکھتے تھے کہ عربی کے دالیہ قوافی فارسی کے ذالیہ قوافی کے ساتھ اور عربی کے ذالیہ قوافی فارسی کے دالیہ قوافی کے ساتھ مخلوط نہ ہوں اور احیاناً ایسے قوافی آجاتے تھے تو اسے عیب سمجھتے تھے، اور اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں کہ شاعر نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے، چنانچہ انوری ایک رباعی میں جو کلیات مطبوعہ میں موجود ہے 'بنموذ' 'افزوذ' اور 'بوذ' کے ساتھ عربی لفظ 'جود' بطور قافیہ لایا، تو اس کا اس نے ذکر کیا ہے:

دست تو بسخا چون ید بیضا بنموذ | از جود تو بر جہان جہانی افزوذ
کس چون تو کجی نیست نی خواہد بوذ | گر قافیہ دال شد زہی عالم جود

(۲) ایران کے نامور محقق محمد قزوینی نے باشتراک ڈاکٹر قاسم غنی دیوان حافظ کا جو نسخہ مرتب کیا تھا اس کے مقدمے میں انھوں نے لکھا ہے: "در بسیاری از نسخ قدیمہ 'قوافی دال' را از قوافی ذال' فارسی بمقتضای قاعدۂ معروف' از ہم مجزا ساختہ' و قوافی دالی را قبل از قوافی ذالی نوشتہ اند، ولی چون در عصر ما بلکہ از چندین قرن باین طرف دیگر اصلاً و ابداً نہ در تلفظ و نہ در کتابت فرقی مابین دال' و ذال' نمیگذارند، و ہر دو را بصورت ذال' ہم مینویسند و ہم تلفظ میکنند (اگر چہ اکثر شعرای اساتید در قوافی اشعار خود ہرگز مابین آن دو خلط نمیکنند) دیگر ما نمیخواستیم کہ مابین این دو نوع قوافی تفکیک نمائیم' این تفکیک موجب نقض غرض میشد کہ مابدان غرض قوافی را کاملاً و دقیقاً بحروف تہجی مرتب نمودہ ایم یعنی تسہیل یافتن ہر غزلی مطلوبہ برای خوانندہ" اس نسخے سے پذیرفتن کی قسم کے الفاظ اور ص ۳۶۶ کے لفظ 'امیذ' سے قطع نظر کل فارسی الفاظ جو پہلے ذال سے لکھے جاتے تھے، دال سے مرقوم ہیں۔

(۳) ذال فارسی کے بارے میں مسلک حافظ کا علم امور ذیل سے ہو سکتا ہے:

---

[1] تفاصیل کے لیے راقم کا مقالہ 'غالب اور ذال فارسی' شائع کردہ آجکل دہلی ملاحظہ ہو۔

(الف) غزلہائے ذیل صرف فارسی کے ذالیہ قوافی ہیں (۱) ساقیا آمدن عید مبارک بادت ۱۴ (۲) برو بکار خود ای واعظ اینچہ فریاد است ۵۶ (۳) بیا کہ قصر امل سخت سست بنیاد است ۵۶ (۴) دی پیر میفروش کہ ذکرش بخیر باد ۶۹ (۵) دوش آگہی ز یار سفر کردہ داد باد ۷۰ (۶) یاد باد آنکہ زما وقت سفر یاد نکرد ۹۸ (۷) در خانم غم ابروی تو با یاد آمد ۱۱۷ (۸) کلک مشکین تو روزی کہ ز ما یاد کند (۹) ابر آذاری بر آمد باد نوروزی وزید ۱۹۲ (۱۰) روی بنمای و وجود خودم از یاد ببر ۱۹۹ (۱۱) زلف بر باد مدہ تا ندہی بر بادم ۲۱۵ (۱۲) فاش میگویم و از گفتہ خود دلشادم ۲۱۷ (۱۳) خیال نقش تو در کارگاہ دیدہ کشیدم ۲۱۹ (۱۴) ما بیغمان مست دل از دست دادہ ایم ۲۵۱ (۱۵) از من مشو جدا کہ تو ام نور دیدۂ ۲۹۴ (۱۶) دامن کشان ہمی شد در شرب زرکشیدہ ۲۹۴ (۱۷) بشنو این نکتہ کہ خود را ز غم آزادہ کنی ۳۴۰

(ب) مثنویوں میں بعض اشعار ایسے ہیں جن قوافی کا اختلاط ہو سکتا تھا، لیکن ایسا نہیں ہُوا

(ج) ۳ قطعوں میں صرف فارسی کے ذالیہ قوافی ہیں (۱) بعہد ابو اسحٰق / پنج شخص عجب ملک فارس بود آباد ۳۶۳ (۲) دلا اسباب او / ز اذکی کس وفاداری ندید ۳۶۶ (۳) برسد "میز تند / بشنوید ای ساکنان کوی رندی بشنوید[1] ۳۹۷

(د) رباعی "از چرخ بہر گونہ ہمی دار امید" ۳۶۹ میں صرف ذالیہ قوافی فارسی۔

(ہ) غزل "بکوش کہ در چمن آمد گل از عدم بوجود" ۱۴۸ اور قطعہ "روح - فرخ / بر قبۂ طارم زبرجد[2]"

(و) غزل "جہان بہ ادی عید از وصال وسمہ کشید" ۱۹۰ اور غزل "رسید مژدہ کہ آمد بہار و سبزہ دمید" ۱۹۰ میں عربی لفظ نبید[3] بطور قافیہ آیا ہے۔

(ز) غزل "شراب و عیش نہان چیست کار بی بنیاد" ۶۹ کا ایک قافیہ "قباد" ہے۔

(ح) غزل "خیز تا از در میخانہ گشادی طلبیم" ۲۵۴ میں منادی، مرادی، مدادی، زادی، سوادی، قوافی بھی گشادی، نہادی، دادی، شادی کے ساتھ آئے ہیں

(ط) ایک غزل کے بیشتر مصرع عربی، قوافی امادی وغیرہ سبت سلمی بصدغیہا فوادی ۳۰۴ اس میں بعض بعض ذالیہ فارسی قوافی بھی نشادی، نشاید

(ی) سہ بیتی قطعہ تاریخ وفات متعلق عہد حافظ ۳۶۶ - قوافی تجود، وجود اور جود ہیں۔ اس کے مادۂ تاریخ میں جو مصرع ۴ میں ہے لفظ امید آیا ہے اور اس کے عدد ۸۱ لیے ہیں:

تا کس امید جود ندارد دگر ز کس آمد حروف سال وفاتش امید جود

لفظ امید اگر دال مہملہ سے لکھا جائے تو امید جود سے ۹۸ نکلے گا جو کسی طرح عدد مطلوب نہیں۔

(۴) حافظ بعض اوقات معیوب قوافی لاتے ہیں، مثلاً ایک غزل کا افتتاحی شعر ہے:

صلاح کار کجا و من خراب کجا ببین تفاوت رہ کز کجاست تا بکجا ۳

---

[1] بشنوید کی یٔ مجہول ہے اس لیے اس کا قافیہ اگر کوئی عربی لفظ نہ آئے تو جائے تعجب نہیں؛

[2] زبرجد قاموس میں دال مہملہ کے ساتھ۔

[3] عربی میں ذال کے ساتھ، متاخر شعرای فارسی میں سے بعض کے یہاں دالیہ قوافی کے ساتھ آیا ہے

[4] قباد معرب لفظ ہے، اور عربی میں حرف آخر دال مہملہ نہیں، ذال معجمہ ہے۔ رجوع بہ تاریخ طبری طبع یورپ جلد ۲ متاخر ساسانی بادشاہوں کا بیان۔

مصرعِ ثانی میں روی متحرک ہے لیکن اسے چھوڑ کر جس مصرع میں بھی قافیہ ہے، روی ساکن ہے۔

کہ خواہد شد بگو بیدا ای رفیقان　　رفیق بے کساں یار غریبان ۲۵۴

مثنوی کی اس بیت میں صریحاً ایطائے جلی ہے۔ اس بنا پر محض اس بنا پر کہ کہیں کہیں عربی کے ذالیہ قوافی کے ساتھ فارسی کے ذالیہ قوافی آگئے ہیں، قطعی طور پر یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا کہ حافظ ذال فارسی کے متعلق قاعدۂ مذکورہ پر عمل کرتے تھے۔ مزید یہ کہ ان کے یہاں عربی کے دالیہ قوافی کے ساتھ فارسی کے ذالیہ قوافی بھی آئے ہیں۔ مگر یہ بات کہ حافظ نے امیز کا عدد ۱۱ لیا ہے اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ یہ ذال معجمہ ہو، قطعی طور پر ثابت ہے کہ وہ قاعدۂ مذکورہ سے واقف اور اسے صحیح سمجھتے تھے۔ رہی اس کی کبھی کبھی خلاف ورزی، تو انھوں نے بعض دوسرے قواعد کی بھی خلاف ورزی کی ہے۔

● ●

(نقوش نمبر ۱۰۶، ۱۹۶۶ء)

فرہنگ ابوحفص سغدی

قدیم ترین کتاب جس میں ابوحفص سغدی کا ذکر میری نظر سے گزرا ھے، شمس‌الدین محمد بن قیس رازی کی ''المعجم'' ھے جو اوائل مأۃ ہفتم کی تصنیف ھے - ''المعجم'' میں اس کے متعلق مرقوم ھے : ''بعضی می گویند که اوّل شعر فارسی ابوحفص حکیم ابن احوص سغدی گفته است، ازسغد سمرقند، و او در صناعت موسیقی دستی تمام داشته است - ابونصر فارابی در کتاب خویش ذکر او کرده است، و صورت آلتی موسیقاری نام آن 'شهرود' که بعد از ابوحفص هیچ کس آن را در عمل نتوانست آورد، برکشیده - او درسنۂ ثلث مأۃ هجری[1] بوده‌است، وشعری که نسبت باو کنند این است :

آهوی کوهی در دشت چگونه دودا   یار ندارد بی یار چگونه رودا[2]

یہ بات کہ ابوحفص جو تیسری صدی کا آدمی ھے 'شہرود' کا موجد تھا، بعض کتب عربی سے جو ''المعجم'' سے قدیم تر ھیں ثابت ھے[3]، اور

۱- اس کا مطلب میں نے یہ لیا ہے کہ ابوحفص تیسری صدی میں تھا۔

۲- شمس‌الدین محمد بن قیس رازی : المعجم فی معاییر اشعار العجم (مرتبۂ قزوینی لیڈن ۱۹۰۹ء) ص ۱۷۰

۳- بعض کتب عربی کا اقتباس ' جیسا کہ مجھے یاد ہے آقای سعید نفیسی کی کتاب '' احوال و اشعار رودکی '' جلد ۳ میں ہے - یہ اس وقت میری دسترس سے باہر ہے - فرہنگ ابوحفص کے متعلق اس میں جو کچھ مرقوم ہے ' اس کا خلاصہ ڈاکٹر مختارالدین احمد نے براہ کرم میری فرمایش پر مجھے بھیجا ہے - میں اس کے لئے ان کا شکر گزار ہوں۔

اس میں شبہہ کرنا ٹھیک نہیں، لیکن اس کے فارسی گو شاعر ہونے کا ثبوت اتنا قوی نہیں، جتنا موجد شہرود ہونے کا ہے - ساتویں صدی سے قبل کی کتابیں (مثلاً ترجمان البلاغت، چہار مقالہ، رسالۂ وطواط وغیرہ) اس کے ذکر سے خالی ہیں، اور ساتویں صدی کی بھی کسی دوسری کتاب (مثلاً لباب الالباب) میں بھی اس کا نام نہیں آیا - عوفی کے بعد جو اہم تذکرے لکھے گئے ہیں ان سے یہ عموماً غیر حاضر ہے[1] - شمس الدین محمد کے بعد جس شخص نے پہلے پہل اس کا ذکر کیا ہے، فضل اللہ قزوینی ہے، جس کی کتاب ہندوستان میں "تاریخ معجم" کے نام سے چھپی ہے - اس نے "ابوحفص کا زمانہ تیسری صدی بتایا ہے" لیکن تعجب رضا قلی خاں "ہدایت" پر ہے جو گزشتہ صدی میں کسی سند کے بغیر تیسری کی جگہ پہلی صدی لکھتے ہیں[2] -

آقای سعید نفیسی کا خیال ہے کہ "ابوحفص جس نے شہرود ایجاد کیا، وہ موسیقی‌داں تھا اور حدود سنہ ۳۰۰ میں زندگی بسر کرتا تھا، اس کا اس ابوحفص سے جو فارسی کا قدیم ترین شاعر ہے، کوئی تعلق نہیں ہو سکتا" میرے نزدیک یہ تو متیقن ہے کہ تیسری صدی میں ایک شخص ابوحفص تھا جس نے شہرود ایجاد کیا تھا، مگر یہ متیقن نہیں کہ وہ فارسی میں شعر بھی کہتا تھا - اگر وہ فارسی گو تھا، تو فارسی کا پہلا شاعر نہیں ہو سکتا - اس نام کے کسی اور شخص کا جو موجد شہرود پر تقدم زمانی رکھتا تھا، فارسی گو ہونا کہیں سے ثابت نہیں -

محمود شیرانی وغیرہ اس کے قائل ہیں کہ "فرہنگ ابوحفص سغدی" کا مؤلف وہی ابوحفص ہے جسکا ذکر "المعجم" میں ہے، اس صورت میں ظاہر ہے کہ ان اصحاب کے نزدیک اس فرہنگ کا زمانۂ تالیف تیسری صدی

۱- تاریخ گزیدہ، ہفت اقلیم، عرفات العاشقین، تذکرۂ تقی الدین کاشی میں ابوحفص کا ذکر نہیں - تذکرۂ تقی الدین کاشی کی وہ جلد جس میں ابوحفص کا ذکر ہوسکتا تھا میری نظر سے نہیں گزری، یہ بات کہ اس میں ابوحفص کا ترجمہ نہیں، فہرست اشپرنگر: ص ۱۵و۱۶ سے مستفاد ہوتی ہے -

۲- مجمع الفصحا (تہران، ۱۳۳۶ شمسی) ۱/ ۲۰

ہجری ہوگا۔ آقای سعید نفیسی کی اس کے بارے میں کیا رائے ہے اس کے متعلق میں اس وقت کچھ کہنے سے قاصر ہوں، ان کی عبارت ذیل سے اس کے زمانۂ تالیف کے متعلق جو نتیجہ نکلتا ہے ظاہر ہے :

''اما ابوحفص[1] که رساله ای در لغت فارسی نوشته قطعاً پس از رودکی وحتی پس از منجیک و عنصری و خسروی و بالاقل معاصر با ایشان بوده؛ زیرا که اشعار ایشان را در کتاب خود آورده است''

فرہنگ ابوحفص میں شعرائے مذکور ہی نہیں، عمعق بخاری کا شعر بھی بطور سند آیا ہے۔ عمعق کا سال وفات تذکرۂ تقی الدین کاشی[2] میں ۵۴۳ھ درج ہے اور قزوینی[3] نے ظاہرا اسے تسلیم کیا ہے۔ ابوحفص فرہنگ نگار یا تو عمعق کا معاصر ہے، یا اس کے بھی کچھ بعد کا آدمی ہے۔ بہت بعد کا ہونا میرے نزدیک قرین قیاس نہیں، اس کا شاعر ہونا مطلقاً ثابت نہیں۔

فرہنگ ابوحفص سغدی کا ذکر جہاں تک میرا علم ہے، گیارہویں صدی ہجری کے نصف اول سے قبل کسی کتاب میں نہیں۔ اس زمانے کے تین فرہنگ نگاروں نے اپنی فہرست مآخذ میں اسے شامل کیا ہے۔ یہ مؤلفین مجمع الفرس[4]، فرہنگ جہانگیری[5] اور در دری[6] ہیں۔ ان فرہنگوں میں تقدم زمانی مجمع الفرس کو حاصل ہے، جس کی پہلی روایت فرہنگ جہانگیری کے مآخذ میں ہے۔ اس کی روایت دوم کی تحریر کے وقت

---

۱ یہ عبارت ڈاکٹر مختارالدین احمد نے نقل کرکے بھیجی ہے۔

۲۔ اشپرنگر : فہرست مخطوطات فارسی و ہندوستانی کتب خانۂ شاہان اودھ (کلکتہ، ۱۸۵۴): ۱۶

۳۔ قزوینی: تعلیقات چہار مقالہ : ۱۵۲ (گب میموریل سیریز ۱۹۰۹ع) حاشیے میں تاریخ جہان آرا [مصنفۂ قاضی احمد غفاری] کا حوالہ ہے، ظاہرا وقت تحریر، تذکرۂ تقی الدین کاشی ان کے پیش نظر نہ تھا۔

۴۔ یہ کتاب فرہنگ سروری کے نام سے بھی مشہور ہے۔ اس کی پہلی روایت کا مکمل اور دوسری روایت کا ناقص نسخہ کتب خانۂ خدابخش، بانکی پور میں ہے۔

۵۔ اس کا مطبوعہ نسخہ بہت غلط ہے، پیش نظر نسخہ کتب خانۂ خدا بخش کا ہے۔ نمبر: فارسی، ۷۹۷

۶۔ در دری کا ایک نسخہ کتب خانۂ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال میں ہے۔ اس کا حال فہرست مخطوطات فارسی (ذخیرۂ کرزن) مرتبہ ایوانف میں درج ہے۔ نمبر : ۵۲۵۔ میں نے اسے دیکھا ہے، لیکن اس وقت پیش نظر نہیں۔

"فرہنگ جہانگیری،، منظر عام پر آچکی تھی اور سروری نے اپنے دیباچے میں اس سے استفادے کا اعتراف کیا ہے۔

آقای سعید نفیسی کا بیان ہے کہ "مجمع الفرس" میں پانچ جگہ فرہنگ ابوحفص کا حوالہ ملتا ہے، یہ صحیح نہیں، پانچ کے عوض سولہ چاہیے۔ "فرہنگ جہانگیری" اور "در دری" میں کسی مقام پر صراحتاً فرہنگ ابوحفص کا حوالہ نہیں، فرہنگ جہانگیری کے بعض معانی واشعار جو سروری نے فرہنگ ابوحفص کے حوالے سے لکھے ہیں، درج نہیں، اور یہی حال "در دری" کا ہے۔ آقای نفیسی کا فرہنگ ابوحفص سغدی کو 'کتابی کوچک' کہنا ظاہرا اس بنا پر ہے کہ سروری نے اسے رسالہ لکھا ہے۔ یہ فرہنگ مدتوں سے ناپید ہے، زمانۂ حال کا کوئی شخص اس کے دیکھنے کا مدعی نہیں۔

ذیل میں مجمع الفرس کے وہ عبارات جن میں "فرہنگ ابوحفص" کا نام آیا ہے، درج کیے جاتے ہیں:

۱- **اخش** در رسالۂ ابوحفص سغدی بوزن رخش آمده و باین بیت حکیم عنصری متمسک شده:

خود فزاید همیشه گوهر اخش[1] خود نماید همیشه مهر فروغ

۲- **استیم**[2] خسروی گوید۔ شعر:

خیز و پیش آر ازان می خوشبو زود بگشای خیک را استیم

و در نسخۂ ابوحفص سغدی دهن ظروف آمده و بهمین بیت متمسک شده

۳- **بشتر** شاعر گوید:

گرچه[3] بشتر را عطا باران بود مر ترا زر[4] و گہر باشد عطا

۱- یہ شعر فرہنگ جہانگیری میں ہے۔ لغت فرس مولفۂ اسدی (طبع تہران ۱۳۱۹ شمسی) میں بھی بنام عنصری، لیکن مصرعوں کی ترتیب مختلف ہے۔

۲- فرہنگ جہانگیری میں نہ یہ معنی درج ہے اور نہ خسروی کا شعر۔ لغت فرس میں استیم بمعنی آستیں، بسند شعر خسروی۔

۳- فرہنگ جہانگیری اور لغت فرس میں یہ شعر ہے مگر شاعر کا نام درج نہیں۔

۴- مجمع الفرس کی روایت دوم، فرہنگ جہانگیری اور لغت فرس میں زر کی جگہ دُر۔

ابوحفص سغدی بشتر را بمعنی ابر آورده و همین بیت مرقوم را باستشهاد آورده۔

٤۔ **جلب**[1] در نسخهٔ ابوحفص سغدی بمعنی شور و فتنه و غوغا نیز آمده، چنانچه حکیم سوزنی گوید، شعر:

بناگاه از دشت درنیم شب　　بر آمد ز هر سوی بانگ جلب[2]

٥۔ **چرگر**[3] در نسخهٔ ابوحفص سغدی بمعنی مفتی آمده و این بیت را مؤید قول خود آورده، شعر:

بوس و نظرش حلال باشد با یار　　این حجت من گرفتم از چرگر

٦۔ **خاش**[4] در نسخهٔ ابوحفص سغدی بمعنی خائیدن آمده و مثال این معنی در لغت خش و خاش گذشت۔

٧۔ **خش و خاش**[5] ابوحفص سغدی خاش را بمعنی خائیدن آورده خواه از انسان و خواه از حیوان، و باین بیت رودکی متمسک شده که:

نشست و سخن را همی خاش زد　　ز آب دهن کوه را شاش زد

٨۔ **دیرند**[6] ابوحفص سغدی، بمعنی تعویذ آورده و باین بیت رودکی

۱۔ مجمع‌الفرس روایت دوم میں شعر سوزنی کی جگہ شعر ناصر خسرو (یہ فرہنگ جہانگیری میں بھی ہے) لیکن ان دونوں میں سے کسی میں صراحةً مرقوم نہیں کہ شعر، فرہنگ ابوحفص میں ہے۔

۲۔ فرہنگ جہانگیری میں جلب (بجیم عربی) نہیں، چلب (بجیم فارسی) ہے بہ معنی آشوب و فتنہ۔ لغت فرس میں جلب ہے چلب نہیں، مگر معنی شور و فتنہ نہیں، کچھہ اور ہیں۔

۳۔ ''مفتی باشد، ابوالحفص سغدی بنظم آوردہ:

بوس و نظرم حلال باشد با یار　　وین فتوی من گرفتم از چرگر
(فرہنگ جہانگیری)

مفتی بود، زینبی گوید:

بوسه و نظرت حلال باشد باری　　حجت دارم برین سخن ز دو چرگر''

ظاہرا، صاحب فرہنگ جہانگیری نے غلط فہمی سے اس شعر کو ابوحفص کی طرف منسوب کیا ہے۔

٤ خاش کا ذکر مجمع الفرس کی پہلی روایت میں نہیں، دوسری میں ہے۔

٥ فرہنگ جہانگیری میں خاش ہے، مگر بہ معنی خائیدن نہیں، اس میں خش‌وخاش اور خاش‌وخش دونوں ہیں، مگر بہ معنی خائیدن نہیں۔

٦ دیرند، جہانگیری اور لغت فرس میں ہے مگر بہ معنی تعویذ نہیں۔

متمسک شده که:

ابا سرو من در تگ و پوی آنم　　　　که دیرند آسا به پیچم[1] بتو بر

۹- دفنوک[2] در رسالهٔ ابو حفص سغدی بمعنی چماق آمده، و باین بیت متمسک شده که برای معنی غاشیه نیز خوب ست، بیت:

از بزرگی که هستی ای خشنوک[3]　　　　چاکرت بر کتف نهد دفنوک

و محمد[4] هندو شاه نیز بمعنی غاشیه گفته و این بیت را از منجیک آورده باین عنوان که:

کون چو دفنوک پاره پاره شده　　　　چاکرت بر کتف نهد دفنوک

۱۰- سماروغ[5] در رسالهٔ ابو حفص سغدی بمعنی خاک شوره آمده، و باین بیت عنصری متمسک شده، شعر:

کجا من چشم دارم بر سخایت　　　　گل و لاله نروید از سماروغ

۱۱- ستیم[6] حسین وفائی بمعنی خونی آورده که در جراحت ریم شود (شعر ناصر خسرو) و در نسخهٔ ابوحفص سغدی نیز باین معنی آمده، چنانچه رودکی گوید، شعر:

گفت فردا نشتر آرم پیش تو　　　　خود بیا هنجم[7] ستیم از ریش تو

۱- [لغت فرس میں یہ شعر موجود ہے لیکن 'دیرند' کی بجائے 'فرغند' کی ذیل میں۔ اختلاف روایت: 'سرو من' کی بجائے: 'سرو نو' 'دیرند آسا' کی جگہ: فرغند واری (ایڈیٹر)]

۲- دفنوک' جہانگیری اور لغت فرس میں ہے مگر بہ معنی چماق نہیں۔

۳- خشنوک' فرہنگ جہانگیری میں مذکور ہے' مگر نام شاعر نہیں مجمع الفرس میں 'نہد' مگر فرہنگ جہانگیری [اور لغت فرس اسدی (ایڈیٹر)] میں 'نہد' جس میں نے ترجیح دی ہے۔

٤- یہ عبارت مع شعر منجیک مجمع الفرس کی روایت دوم میں ہے [شعر لغت فرس میں بھی ہے بہ ذیل دفنوک بہ معنی غاشیہ (ایڈیٹر)]

۵- سماروغ' فرہنگ جہانگیری [اور لغت فرس] میں ہے مگر بہ معنی خاک شورہ نہیں۔

٦- مجمع الفرس میں صراحةً شعر رودکی کا فرہنگ ابو حفص میں ہونا مذکور نہیں۔

۷- یہ شعر فرہنگ جہانگیری میں نہیں لیکن لغت اسدی میں ہے۔ مجمع الفرس میں 'پا هنجم' جس پر 'بیاهنجم' کو جو لغت فرس میں ہے میں نے ترجیح دی ہے۔

۱۲- غوشت[1] برهنه مادر زاد باشد، رودکی گوید:

شد مگر ما به برون استاد غوشت   بود فربی و کلان بسیار گوشت

در اکثر نسخه چنین آمده، اما ابو حفص سغدی غوش را باین معنی آورده۔

۱۳- کسک[2] در رسالۀ ابو حفص سغدی بمعنی قلیه آمده و باین بیت عمعق بخاری متمسک شده۔ شعر:

هرگز نبود خاک بشوری چو نمک   وز کاه چگونه می بسازند کسک

۱٤- ماژ[3] در نسخۀ ابو حفص سغدی بمعنی عشرت و سور کردن آمده۔ لبیبی گوید، شعر:

درین محنت سرای شادی و غم   که گاهی ماژ باشد گاه ماتم

۱۵- نونده[4] در نسخۀ ابو حفص سغدی بمعنی فهم و ادراک آمده و باین بیت متمسک شده، شعر:

بشناس که مردیست او بدانش   فرهنگ و خرد دارد و نونده

۱- غوشت، مع شعر رودکی فرهنگ جهانگیری و لغت فرس میں ہو مگر غوش بمعنی 'برهنه مادر زاد' نہیں اس کی دوسری معنی ہیں۔

۲- فرهنگ جهانگیری میں کسک بمعنی عکه بدون شعر سند۔ لغت فرس میں کسک بمعنی غلبه یعنی عقعق بسند شعر عمعودی:

هرگز نبود شکر بشوری چو نمک   نه گاه شکر باشد چون باز کسک

۳- ماژ فرهنگ جهانگیری میں مع شعر لبیبی مذکور ہو یہ لغت فرس میں نہیں۔

٤- لغت فرس اسدی میں نونده بمعنی تیز فهم۔ اور سند میں اشعار یوسف عروضی:

هیچ بین سوی او بچشم حقارت   زانکه یکی جلد گربز است و نونده
گر بر در این میر تو بینی   مردی که بود خوار و سر فگنده
بشناس که مردیست او بدانش   فرهنگ و خرد دارد و نونده

فرهنگ میں نونده بمعنی فهم و ادراک معلوم ہوتا ہو۔ فرهنگ جهانگیری میں کچھ اور معنی ہیں اور یہ اشعار بھی اس میں نہیں۔

۱۶- هزاك[1] در رسالهٔ ابوحفص سغدی بمعنی زبون آمده و این بیت دقیقی را مؤید خود آورده که شعر:

بباید داشت قائم خویش را راست[2] — نباید بود مردم را هزاکا

[۱۹/ ۲/ ۱۹۵۹]

(مجلہ علوم اسلامیہ علی گڑھ جون ۱۹۶۰ء)

---

۱. هزاک، فرهنگ جهانگیری میں ہے، مگر بمعنی زبون نہیں، سعد کا شعر بھی اس سے غیر حاضر ہے - لغت فرس، اسدی میں: هزاک ابله بود و نادان که فریفته شود ۔

۲- لغت فرس میں اس طرح ہے:

که بارد داشت با او خویشتن راست

مجمع الفرس

معاصر حصہ ۱۳ ص۱ سروری کے معتبر و زبان ضروری ہونے کے ثبوت میں کسی کا ایک شعر پیش ہوا ہے۔ یہ خود اس کتاب سے بھی ثابت ہے، دیباچے میں ہے:

کرد توفیقش چو داد اتمامش مجمع الفرس سروری نامش

ڈاکٹر نذیر احمد ایک طویل بحث کے بعد سروری کے ورود ہند کے متعلق اس نتیجے پر پہنچے ہیں: "اگر برٹش میوزیم کے متذکرۂ بالا نسخے کی تاریخ ۱۰۳۶ھ قطعی ہے تو سروری کے اس سنہ میں ہندوستان چلے آنے میں شبہہ نہیں، لیکن اگر یہ تاریخ مشتبہ ہے تو دوسرے مآخذ کی روایت پر اعتماد کرتے ہوئے اس کا ورود ہند ۱۰۳۸ھ کے بعد فرض کرنا پڑے گا" انھوں نے ریو کی فہرست سے مجمع الفرس کے ایک نسخے کی جو عبارت نقل کی ہے، اس میں کئی جگہ الفاظ کے بدلے نقطے ہیں۔ یہ عبارت ید بیضا مصنفۂ آزاد بلگرامی (نسخۂ خدابخش، ترجمۂ سروری) میں اس طرح ہے:

”تمت بتاریخ ثامن عشر ربیع الثانی ۱۰۳۶ھ وانا مولف ہذا الکتاب وناظم ہذہ الابیات مخلص ارباب المعانی سروری الکاشانی فی دار الخلافۃ لاہور صانہا اللہ عن الفتور“

آزاد لکھتے ہیں کہ یہ ”بپایانِ عمر“ ہندوستان آئے۔ ان کے لغت میں اغلاط بہت ہیں۔ صاحب فرہنگ رشیدی نے ان پر اعتراض کیے ہیں۔ ”یک نسخہ فرہنگش پیش ما ہست کہ بر حواشی آں الحاقات بسیار بخط مصنف مرقوم است و در آخر نسخہ قریب یک صفحہ ابیات خود را تسوید نمودہ کہ ایں رباعی از آں جملہ است (بے سبب طلب بدامن پیر زدن الخ“

عبارتِ سروری کے لاہور میں ۱۰۳۶ھ میں لکھے جانے سے یہ تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ سروری اسی سال ہندوستان آئے۔ ممکن ہے اس سے کچھ قبل آئے ہوں۔ مجمع الفرس کی دو روایتیں کتب خانہ خدابخش میں ہیں۔ دوسری کے صفحات ہندسوں سے خالی ہیں، اس لیے یہ نہیں بتایا جا سکتا کہ مقابلتاً اس میں کتنے صفحات زیادہ ہیں۔ ظاہرا دوسری کی ضخامت پہلی سے دونی ہے۔

ص۲۰ ایک خاص چیز یہ ہے کہ بعض الفاظ کئی طرح پر لکھ دیے گئے ہیں۔ دوسرے فرہنگ نگاروں نے بھی یہ کیا ہے، اور فرہنگ نگار کا فرض کہ الفاظ کی جتنی شکلیں ہوں، سب کو درج فرہنگ کرے۔ اس فرہنگ کا عیب یہ ہے (دوسرے فرہنگ نگار بھی اس سے بری نہیں) کہ وہ الفاظ بھی دیے ہیں جو تصحیف سے پیدا ہوئے ہیں۔ ان کے اندراج میں مضایقہ نہ تھا، مگر ساتھ ہی یہ بتانا تھا کہ حقیقت کیا ہے۔ یہ اس نے کیا تو بہت کم۔

میں نے اپنی کسی تحریر میں کسی فہرست کے حوالے سے لکھا تھا کہ مجمع اذ میں ایلان

میں طبع ہو چکی ہے‘ لیکن بعد کو ایرانیوں سے اس کے متعلق دریافت کیا تو کوئی شخص ایسا نہیں نکلا جو اس سے واقف ہو۔ فہرست نگار کا بیان غلط معلوم ہوتا ہے۔

صـ۳ ”کوئی اس (سروری) کے بزرگوں میں سے کاشان سے آیا ہوگا ورنہ مثل غالب کے ہندوستانی ژاد ہے“ یہ بات بقول مہیش پرشاد مرحوم غالب نے مؤید برہان کے حاشیے میں لکھی تھی۔ اس کتاب کے رد میں جو کتاب غالب کے قلم سے نکلی ہے‘ اس کا نام تیغ تیز ہے‘ اس میں ایک لفظ بھی سروری کے وطن کے متعلق نہیں‘ حالانکہ طالب کا یہ دعویٰ تھا کہ ایرانیوں نے فرہنگ نہیں لکھی‘ تو اس کی تردید کرنی تھی کہ سروری کاشانی ہے۔

صـ۲۴ سروری کو ”گلستاں کا عربی مترجم تسلیم کیا ہے“ یہ صرف ترجمہ نہیں‘ شرح بھی ہے۔ اس کا ایک نسخہ کتبخانۂ خدابخش میں موجود ہے۔ ●●

(معاصر حصہ ۱۴)

نہ آوارہ گرد ہیں، غالب کے نزدیک ایرانی فارسی ہیں، اور ایرانی نظم و نثر میں اب تک نہیں ملا، لیکن یہ ترکیب ہرزہ گرد
کے طرز پر ہے اور اس میں کوئی خاص قباحت نہیں۔ اس سے اتفاق نہ ہو جب بھی ہندوستان میں کم از کم قریب ڈھائی سو سال سے مروج
ہے اور اس کی کوئی وجہ نہیں کہ اردو میں مستعمل نہ ہو۔ اسناد: تاریخ ارادت خان واضح متوفی ۱۱۲۷ھ "آوارہ گرد نزد..
اعظم شاہ" مآثر ص۷۶، سوز نامۂ انند رام مخلص "مجال آوارہ گردان کو" ص۸۵، دیر "میر تارا ہوں بگلوں میں آوارہ کیا"،
ص۲۱۵، "آوارہ گردی اپنی کیجے میر طول ہجر" ص۲۹۳، "آوارہ گرد بادِ دیدہ اشک افشانیوں میں" ص۷۵۹ بہار عجم ان "آوارہ گردی"
(ماخوذ از ک ص۱۸۵) حضرت موہانی "سنبر ہری آوارہ گرد ہو جاتی ہے" نگار دسمبر ۱۹۴۲ء ص۲۱ آب بقا "آوارہ
گردی" ص۹، سید سلیمان ندوی "آوارہ گرد دریا تیوع" (خیام ف۲۱)، سید مسعود حسن رضوی لطافتہ کا ۱۵۱ ص۲۱۰،
مرزا محمد عسکری "آوارہ گرد صورت" (حاشیہ کا ۳۲ ص۹۰۹)

۵ اجلاے بدیہیات "بیقراری سپند از جلاے بدیہیات (کذا) است" مآثر ص۲۹۸ - حواشی مآثر میں مرقوم ہے کہ
اس کے متعلق احمد کا قول ہے: "من از یکے از ثقات سماع دارم کہ.. غالب در یکے از نامہا ہے خود اجلاے بدیہیات
(کذا) نوشتہ و اجلاے بدیہیات را.. نا روا پنداشتہ.." مؤید ص۳۸۳ - جناب .. سے اس کا ذکر آیا تو انہوں
نے کہا کہ اصل بدیہیات ہونا چاہیے یعنی اجلاء اور بدیہیات دونوں غلط ہیں ص۱۸۵ - مآثر کی اشاعت کے بعد مجھے اس کا احساس
ہوا کہ احمد کا قول صحیح ہے اور میں نے تحقیق ۲ ص۱۵۵ میں لکھا: "اس سے قطع نظر کہ میں نے حواشی مآثر میں کیا لکھا تھا،
اجلاے بدیہیات چاہیے روضۃ الصفا جلد اول میں ہے: این معنی از اجلا(ے) بدیہیات می نماید"

۶ برہان میں اشتر (فحیر) بروزن کفتر یعنی بفتحۂ الف و تا درج ہے، اور اس کا مخفف ستر بفتحتین ہے۔ غالب معترض
ہیں: "حوالت آنکہ .. اشتر بفتحتین بالفتح، آں اُشتر است بہر دو ضمہ.. و شتر (ص و تا پیرپیش دیا ہوا)
مخففِ آں و ستور مترادف علیہ..:

"آں ستیزہ سیتی نہ دقت تاجرے — در بیابانی بیفتادش ستور
گفت یعنی تنگ دنیا دار را — یا قناعت پر کند یا خاکِ گور" درفش ص۱۳

ستور و اُشتر بالکل مختلف الفاظ ہیں اور ایک ہی ہوتے، تو ستور اشتر کا مترادف علیہ کہا جا سکتا تھا نہ اشتر کا۔
(اضافہ) اس کا مترادف علیہ ستور جو ستور کی ایک شکل ہے البتہ ہو سکتا تھا۔ قطعۂ سعدی سے اس سے زیادہ ثابت نہیں ہو سکتا
کہ ستور بمفہوم الثانی اور کوئی ایسی شے جس سے ایک تاجر بیابان میں گر پڑا۔ الف اشتر کی حرکت داخل قافیہ نہیں،
اس لیے شعر جس میں یہ بطور قافیہ آیا ہے یہ ثابت نہیں کیا جا سکتا کہ حرکت الف کیا ہے، مگر خوش قسمتی سے ایک شعر
میں است مخفف اشتر بیولت کا قافیہ ہے (اشعر فسیحری یا طیان):

"آں خسیس حرامزادہ چو است — ہم چو خر خر خورد کند بیولت"

نوؤ است جس فرہنگ میں ہے اگر وہ حرکات لفظ سے بحث کرتی ہے، تو الف مفتوح ہے
) - فتحۂ تا کے ثبوت میں بکثرت استشہاد پیش ہو سکتے ہیں، شعرا اسے بالالتزام اختر داخگر کی قسم کے الفاظ
کا قافیہ لاتے ہیں، اور آج تک ایک شعر بھی ایسا نہ ملا، جس میں عنصر دور کی قسم کے الفاظ کا قافیہ
آیا ہو۔ یہ کہنا شاید زیادہ صحیح ہوگا کہ ہر شاعر اقوا کا مرتکب ہوا ہے۔ تحقیق ۲ ص - میں جو اسناد ہیں ان کے علاوہ

، ذال فارسی" غالب کا عقیدہ تھا کہ ذال فارسی حرف نہیں) اور وہ کل ایسے لفظوں کو جو دال سے لکھے جاتے ہیں باستثنا کاغذ دال فارسی یا ذال سے لکھا کرتے تھے۔ اس کے متعلق غالب کو اتوال ذ [illegible] دال فارسی کی وجہ کا ثبوت مطالب بدر ذال فارسی) (کب طلاتاہ اء) میں درج ہے ذیل کا بیان جس میں اس امر پر بحث کی ہے جو مثالیں مذکورہ سے ظاہر ہیں :

(۱) محمد قزوینی مرحوم چہار مقالہ کے مقدمہ میں لکھتے ہیں "با وجود توغل این نسخہ در قدم (سنہ ۶۹۵) ذالہای فارسی کہ در اغلب نسخ معاصرہ و متأخر از این تاریخ از جہانگشای و غیر آن الی حدود سنہ ۸۰۰ ہجری ہمہ جا ذال با نقطہ مسطور است، در این نسخہ باستثنای قلیلی مثل بذا و کوذک و پذیرد و نیافرید و نحو ذلک، ذال بی نقطہ مطابق تلفظ کنونی ایران نوشتہ شدہ است، و از اینجا میتوان استنباط نمود کہ معجم خواندن و نوشتن ذالہای فارسی در جمیع بلاد فارسی زبان تعمیم نداشتہ است، و ظاہراً این نسخہ در یکی از نواحی نوشتہ شدہ کہ حتی در آن عصر نیز غالب ذالہای فارسی را... دال میخواندہ و مینوشتہ اند و مؤید این احتمال... آنست کہ در المعجم فی معاییر اشعار العجم کہ در حدود سنہ ۶۳۰ تالیف شدہ گوید: " در زبان اہل غزنین و بلخ و ماوراء النہر... ذال معجمہ نیست و جملہ دالات... در لفظ آرند " (اس کے بعد دو غیر مقفی ابیات ایک کا قافیہ تھا، دوسرے کا پیدا) " و از این تعبیر " در لفظ آرند " بطور وضوح معلوم میگردد کہ غیر اہالی غزنین و بلخ و ماوراء النہر از بلاد فارسی زبان ذالہای فارسی را در آن ازمنہ ہنوز حقیقۃً ذال معجمہ تلفظ میکردہ، "نہ آنکہ بنا بر یک قاعدہ شعری یا یک مواضعۂ رسم الخطی، مانند الحاق واو بکلمۂ عمرو یا الف بعد از واو جمع مثلاً، چنانکہ بعضی توہم کردہ اند، فقط در کتابت ذال... مینوشتہ اند، ولی در تلفظ دال... میخواندہ اند، لیکن تلفظ این ذال بیگونہ بودہ شک نیست کہ عربی یا نا عربی یا صورت مخصوص دیگری در آن معلوم نیست، ولی ظاہراً قریبہ اشیاء بودہ است بذال عربی بدلائل عدیدہ... از جملہ آنکہ جمیع این نوع کلمات را کہ مشتمل بر ذال فارسی بودہ است، و از قدیم در کلمات عربی داخل شدہ، عرب ذال... فارسی را در جمیع موارد بذال... عربی تعریب یا تعبیر کردہ است، مانند استاذ و بغداذ (نیز بہبذ و شوذر (چادر) در شاذروان و غیرہا، در اسمای جنسی، و ہمدان و نغداذ و قباذ و خرداذبہ و غیرہا در اسمای اعلام۔ و اگر آن نبودی کہ ایرانیان این حرف را مانند ذال... یا اشبہ اشیاء بذال تلفظ میکردہ اند، ابدال " نہ فقط منافی ابرو ست " این... تعریب دلیلی نداشتہ، چہ خود دال مہملہ بر زبان عرب ثقیل نیست و در کلام عرب بی بسیار است، و علت مخصوص دیگری نیز تصور نمیتوان کرد برای اینکہ عرب دائماً و در جمیع مواقع دال... را بذال تعریب نماید " (حاشیہ:" در بلاد فارسی زبان باستثنای بعض نواحی... تا قرن ششم و ہفتم بل ہشتم ہجری ما بین دال و ذال فارسی تمیز میدادہ... اند ہم در تلفظ (ظاہراً) و ہم در کتابت (قطعاً)، در اغلب نسخ فارسی کہ اکنون بدست است و قبل از قرن ہشتم استنساخ شدہ است، ذالہای فارسی عموماً با نقطہ مسطور است، ولی از حدود قرن ہشتم ہجری بجہات نامعلوم بتدریج این تمیز از میانہ برداشتہ است، و ذالہای معجمہ بتدریج بدالہای مہملہ مبدل شد و اکنون جمیع ذالہای فارسی را دال مہملہ نویسند باستثنای قلیلی از کلمات چون گذاشتن و گذشتن و پذیرفتن و آذر و آذربایجان و غیرہا"

اس کی وطن کا

۱۷ فرلیسد، فرلس اور خواہم فرست کو احمد نے موئید کے ۱۸ میں غلط عوام کہا ہے اور ۱۱۵ میں جہاں غالب کے اغلاط لغوی کی بحث ہے، پنج آہنگ کی عبارات ذیل نقل ہوئی ہیں: "اگر نامہ فرلسند و عنوان نولسند" (نامہ بنام نوروز علیخان) "عقیدہ بر ورق نولسم و فرلسم" (نامہ بنام شیفتہ) - موئید میں کتاب مذکور کی وہ عبارت بھی ہے جس میں فرستادن کے تحت اول فرستد و بہ ترقوم ہیں اور ان کے بعد فرلسد وغیرہ درج ہیں - اس کا خاتمہ ان الفاظ پر ہوا ہے: "الاول افصح" احمد نے اس کے بارے میں یہ لکھا ہے: "نزد محققین فرلسد غلط عوام است، چہ جای فصیح" غالب کا جواب یہ ہے: "فرستادن مصدر، فرستاد ماضی، فرستد مضارع، فرست امر۔ کون اندھا ہوگا جو خواہد فرستاد کی جگہ خواہد فرست لکھیگا؟ فرستن مصدر ٹھہرے، تب فرست ماضی۔ الخ

اس کے بعد لوانید وغیرہ کی گنجائش پائی ہے، جو لوگ خواہد فرست و باید فرست لکھینگے وہ زمرۂ بنی آدم سے خارج ہیں۔ مگر مولوی فیل کی پیروی کی ہے کہ وہ غلط ہی درج کرکے اس (کذا) کی تصحیح کرتا ہے۔ مولوی صاحب آگے دیتے ہیں کہ فرستادن کا مضارع فرستد ہے، نہ فرلسد، سکتا، لیکن اگر برعایت قافیہ نثر یا نظم میں منشی یا شاعر لوانید و فرلسد لکھ جائے تو ایسی قباحت لازم نہیں آتی" تیغ ۵۹

احمد نے شمشیر میں لکھا ہے کہ خواہم فرست فرضی غلطی تھی، اس کا تحریری ثبوت موجود ہے۔ غالب کا یہ کہنا کہ کوئی نہیں لکھ سکتا، صرف احمد کو بدنام کرنے کی ہے۔ نہ یہ جاننا کہ خواہم فرست جیسی نوع بری بات ہے اور نہ احمد نے کسی خاص شخص کی طرف اس غلطی کو منسوب کیا ہے۔

اس کے ذکر سے ایسی کسی قسم کا فائدہ نہیں، اس لیے کوئی وجہ نہیں کہ ان کا بیان غلط سمجھا جائے۔

فرلیسد کی کوئی ایرانی سند موجود نہیں اور وحید دستگردی نے اسی کہیں دیکھ کر اظہار حیرت کیا ہے (تعلیق ۲ صفحہ ۴۹۶)۔ اگر غالب کے پاس کوئی سند ہوتی تو وہ "سکتا" کہہ کر اعتراض کو قبول نہ کرتے۔ غالب نے فرلسد ہندوستانیوں کے یہاں دیکھا ہوگا اور ابتدا میں وہ اسے فصیح سمجھتے، گو فرستادن کے نزدیک افصح تھا۔ ہندوستان میں یہ جن لوگوں کے استعمال میں تھا وہ مطلقاً اس کی فکر نہیں کرتے تھے کہ بطور قافیہ آتا ہے یا نہیں، اور خود غالب نے بھی نوید بدون رعایت قافیہ لکھا ہے: "رقم کنید و بمن فرلسید" ماثر ۱۸ غالب نے درفش میں برہان کو ملامت کی ہے کہ وہ ایسے الفاظ درج فرہنگ کرتا ہے جو مستقل ہستی نہیں رکھتے بلکہ محض ضرورت شعری سے مستعمل ہوئے ہیں۔ غالب کو اگر فرلستد کے متعلق یہ علم ہوتا کہ یہ بھی ضرورۃً وجود میں آیا ہے تو پنج آہنگ میں اسے درج نہ کرتے اور کرتے تو ساتھ یہ لکھ دیتے کہ بدون رعایت قافیہ اس کا استعمال روا نہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ "اگر برعایت ... نہیں آتی" محض نکتہ بعد الوقوع ہے۔

یہ بحث کہ لوانید کا قافیہ فرلسد آ سکتا ہے یا نہیں، اصلی ہے اور اسے مان لیا جائے، تو کوئی امر مانع نہیں کہ لوانید میں الفرق سے کر کے اسے نولستد نہ کیا جا سکے اور اسی پر موقوف نہیں، جس فعل میں جی چاہے اور ضرورت متقضی ہو تو اسی قسم کا تغیر کیا جا سکتا ہے۔ یہ کلیہ تسلیم نہ کیا جائے تو فرلسد کے غلط ہونے میں مطلقاً شبہہ نہیں۔

فارسی میں فرستہ و فرلستہ دونوں موجود ہیں، مگر موخر الذکر کے وجود سے یہ لازم نہیں آتا کہ فرلستن مصدر اور فرلسد اس کا مضارع ہے۔ واضح ہے کہ اگر فرلستن ہے تو فرستن بھی ہونا چاہیے۔ فرستن اصل ہے تو فرلستن اشباع کسرۂ راسے پیدا ہوا ہے اور فرلستن اصل ہے تو فرستن اس کا مخفف ہے۔ اس سلسلے میں امور ذیل توجہ طلب ہیں: (۱)

کاف زائد یا کاف تصغیر قدرتی جامک، (جام + ک) لکھا ہے) غالب نے ان الفاظ میں اپنی رائے ظاہر کی: "یہ پیروی قتیل کی ہے کہ وہ ایرانیوں کی تقریر کے موافق تحریر بتاتا ہے - طوطی کو ڑال، طپیز ظاہر وتیدہ کسی کی ہاں ... جامک یعنی ... چولہ بہ تحریا دلہ قدح لکو" (خطوط ص۱۱۱)

جہانگیری تحقیق ۲ ص۱۷۵ میں تحریر کیا ہے: "ایرانیوں کی نظم ونثر میں کاف زیر بحث جیسے کاف تصغیر کہا جاتا ہے اور مثالوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے الفاظ کے ساتھ محض زائد ... ہے۔ بہت کثرت کے ساتھ ملتا ہے اور جامک کی سند یہ ہے علی حب بھی دوسرے الفاظ کے قیاس پر جام کے ساتھ کاف کا استعمال جائز کہنا چاہیے" جہانگیری تحقیق ۲ میں طغرا کے کلام سے خود جامک کی بھی سند دی ہے: "جامکی در دکت ومینا در بغل" (ص۱۵۶) اور اضافہ "ک" کی جو مثالیں دی ہیں وہ ص۵۱۵ سے ص۵۲۲ تک پھیلی ہوئی ہیں اور ان میں بیدلک، زلفینک، فلسفیک، قندیلک اور سبوچک اکثر کی ان مثال میں سے ذیل کی مثالیں تحقیق ۲ سے بغیر حاضر ہیں:

(۱) دیوان قاسمک ص۳، مرغک ص۲۹، بنتک ص۸۶، البک ص۱۰۲، بحیرک ص۱۰۲، وثاقک ص۱۱۱، کمترک ص۲۹۶، مردک ص۲۵۹ (۲) بیہقی تسترک ص۱۱۱، گرگک ص۲۴۴، منالک ص۱۶۷، خواہرک ص۲۰۲، بچگک، بیچارگک، کفچہ انک ص۱۵۳، ضیعتک ص۵۱۲، مدبرک ص۴۸۶، دبیرک ص۱۶۷، شہرک ص۵۰۵، پیشترک ص۷۱۸ (۳) الشافی ماخوذ از بیہقی کلیمک ص۲۷۱، بمنک ص۴۳۸، چینک ص۲۸۳، زلفک (۴) مثنوی رومی بیمرک ص۱۳۳، خلیک ص۱۵۳، خادمک ص۲۵۹ (۵) دامن یلمم کرک ص۱۲ طاسک (۶) جلالیہ خوشترک ص۲۷ (۷) بستان گرگک ص۳۶، کنیزک ص۵، کارک ص۸۲ (۸) بدرچاچ طاسک ص۱۵۱ (۹) دستور فرمک ص۲۲۴، سبوری ص۱۷۵، مرغک ص۲۹۸ (۱۰) ریاست خوابک ص۱۰۲، سرمایک ص۱۰۹، پیرک، سرایک، کنیزک ص۵۲۵ (۱۱) طرستان کونک ص۵ (۱۲) راحت کوبک ص۹۱، (۱۴) دلخواہ مینک ص۲۲۵، جہودک ص۲۳۷، بوزنک ص۲۲۳ (۱۳) کارک ص۲۷ تاجیک ص۱۳۳ (۱۵) دقیقی البک ص۵۳ (۱۶) ذوقی باتمک ص۲۶، ذوقک ص۳۱۹، جنگک ص۱۱۳

فارسی میں ایسے الفاظ موجود ہیں جو بظاہر کسی مصدر سے مشتق معلوم ہوتے ہیں مگر درحقیقت ایسا نہیں، مثلاً پیدا ایسا ہی جو حاصل مصدر کی شکل میں ہے مگر پیدائیدن کا وجود نہیں اور گشتہ جو اسم فاعل کی صورت میں ہے حالانکہ گشتیدن کوئی مصدر نہیں۔ فرستہ بھی اسی قسم کا ایک لفظ ہو سکتا ہے (۲) فارسی میں اگر فرستن ہے تو ظاہر ہے کہ یہ اور فرستادن ہم ریشہ ہیں ایسی صورت میں مضارع ہو گا ایک ہی ہوتا ہے (گشودن وگشادن مضارع گشاید، نمودن ونمادن مضارع نماید) - اس لیے فرستن مصدر ہو بھی تو کچھ ضروری نہیں کہ اس کے لیے ایک نیا مضارع فرستد فرض کیا جائے۔ (۳) فارسی میں گفتن وگفتن کے مضارع گفتد وسفتد (ماضی پر علامت مضارع کا اضافہ) موجود ہیں (مقدمہ انجمن) فرستن کا مضارع فرستد بتکلف ہو سکتا ہے (۴) فرستادن اور اس کے مضارع فرستد کا فرستہ سے وہی تعلق ہو سکتا ہے جو لرزیدن ولرزد، آمیختن وآمیزد، انگیختن وانگیزد، مویدن وموید، خندیدن وخندد کا علی الترتیب لرزہ، آمیزہ، انگیزہ، مویہ، خندہ سے ہے (۵) فرستہ نیلوی میں فرستک ہے کہ میں تو رفانی نیلوی کی یہ عبارت نقل ہوئی ہے: "فرستک دوبار گارد" ص۱۶۱

Linguistics

URDU & PERSIAN

by

Qazi Abdul Wadood

(d. 1984)

.Khuda Bakhsh Oriental Public Library

Patna